श्री रामगोपाल ~~श्रीमाल~~ सक्सेना (नागौर कं.)
द्वारा भेंट

रामायण यककौशिकयः

ماہنامہ زیور پٹنہ
established 1967
widely circulated female magazine
zewar, magazine
patna-800004
ref. no. zr./............ dated............

مخلص محترم جناب بر گوڑ میرا خط آپ کو ملا ہوگا
آپ ادھر آ سکے نہیں شاید وقت دیتے ضرور ملنے کا
آپ نے دی تھی جو مجھے خدمت کام وہ ہو گیا ہے گو ـــ پورا
خط بھی لکھا تھا اس لئے میں نے ایک عشرے کا ہو گیا حصہ
وہ خوشی انجامی تو نہیں ہے مگر ایک ہلکا سا بن گیا خاکا
کچھ اگر ٹھیک ہے تو آپ کا ہے فیض ورنہ ـــ میں نے تو اسکو گوڑ دیا
انق صاحب کے ترجمے کے لئے وہ ذخیرہ نہیں ہے ہندی کا
اور اگر ہے ـ تو اپنے پاس کہاں اس کا ہر ہر قدم پہ ہے خدشہ
بے زبانی بنی ، زباں دانی مختصر مفہوم اس سے ظاہر سا
میں ادا کر سکا نہ اس کو درست اس سے بڑھ کر مگر نہ تھا یارا
آپ آئیں تو اس کو پیش کروں
جیسا کچھ ہے ـــ غبار آلودہ

غبار الحقی

۱۵ مئی سنہ ۸۱ء

ی گھبیر رامچندرجی کی دیا سے

اب سرچشمۂ وحدت و آئینۂ کثرت الموسوم بہ

رامائن یکقافیہ

منظومۂ افق

ف ملک الشعرا منشی دوارکا پرشاد صاحب افق بیکنٹھ باسی

باہتمام بابو منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ

مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں چھپی

 تعداد ۱۵۰۰



[illegible] دندان بھرت لچھمن بان
[illegible] ہے ہین انھین کے وصف بین
[illegible] ہفت جوش و ہفت کوہ
[illegible] ہین انھین کے ہفت رنگ
[illegible] ہین روشن دل ہوے
[illegible] تا ہے انکے دھیان سے
[illegible] مشہور زمانہ سات کانڈ
[illegible] رتے ہین جن کی صفت
[illegible] خاموش اے لبِ کلکِ دقیق

شترہن جی نُطق تو آواز گُش حسنِ بیان
جسم برتن سنکادِ نارد دیس سُورج چندرمان
کرتے ہین ظاہر انھین ساتونکی قدرت کا نشان
ہفت کشور ہفت قلزم ہفت خط ہفت آسمان
ذرہ برق انجم قمر سیارے سُورج کہکشان
زندگی عیش امن آسائش طرب فرحت امان
سات پردے ہین وہ چشم انس و جن کے بیگیان
لچھمین بشن آنند برہما سرستی شنکر امان
مدح کرانکی بھلا یہ تجھ مین گویائی کہان

روشنی پہونچالے گا کسطرح سایہ دھوپ کو
میل سُرمہ چشمِ زہرہ کو بنے گا کیا قلم
ہے مناسب پیش کر کچھ نذرِ موزونیِ طبع

کیا ضیا خورشید کو بخشے گا مہرِ آسمان
آسمان سے کس طرح تارے اُتارےگی زبان
ارمغانِ خوش بیانی تحفۂ حُسنِ بیان

سری رام چندر جی کے دس اوتارون کا مختصر تذکرہ

ہر گھڑی ہر آن ہر لحظہ رہے وردِ زبان
چھیر ساگر کے معاون شیش جی کے تاجِ سر
مرکزِ چشمِ صفت ہوتا نہین وہ نورِ پاک
ایک حالِ مختصر ہو کیجیے اُس کو رقم
جب ضرورت جیسی دیکھی ویسے دِکھلائے چرتر
نقشِ پائے بھرگ کو دی اپنے سینے مین جگہ
دم مین برہما کو کیا پیدا کنول کے پھول سے
رکھ کے مچھ اوتار سنکھا سُر سے چھینے چار وید
شکل مین کشب نے فرمایا مدہ کیٹب کو قتل
کلپ برکش ایراوت امرت مدہ۔ دھنتر کا مین
بھیس مین باراہ کے بیدم کیا ہرناچھ کو
شیرِ نر بنکر ہوئے ظاہر ستونِ سنگ سے
تین پگ دھرتی کا مانگا دان باون روپ مین
لے کے پرسا ہاتھ مین مارا سہسرا باد کو

رام رگھو کُل کیت رگھو کُل بھان رگھو کُل چندربان
لچھمن جی کو ستی سیندور سُرمۂ نگہبان
کیا نگینِ نظم پہ ہوا اُسکی قدرت کا نشان
وان ہزارون قدرتین پاین ایک [illegible]
حسبِ موقع اک نئی صورت سے کی قدرت عیان
خود رہے بیکنٹھ مین آباد کی [illegible]
رگ۔ یجر۔ سام۔ اتھرون [illegible]
سر کیا راچھس نہنگ [illegible]
کر دیے ظاہر سمندر متھ کے [illegible]
لکشمی۔ کچھ۔ سنکھ۔ رمبھا [illegible]
دانت پر روکی زمین [illegible]
لی ہرن کشب کی جان پہلاد کو [illegible]
قدردانی کی نبے مہاراجہ بل کے پاسبان
چھتری لوگونکی بربادی ہوئی آرامِ جان

[illegible] ی کے گُل مین فرمایا ظہور
[illegible] ہین لیلائین وہ طشت از بام ہین
[illegible] کہلائے۔ جسودھا کے کشورا
[illegible] ن۔ رادھکا جی کے سنگار
[illegible] ہلدھر کے۔ گوالونکے رفیق
[illegible] ہ بن۔ بندرابن کے چراغ
[illegible] دکھایا۔ رقص لولی فلک
[illegible] کر۔ چاند لینے کے لیے
[illegible] مارا پوتنا کو پیکے دودھ
[illegible] اندام کاگا سُر دو نیم
[illegible] ٹھوکر کے صدمہ سے سکٹ
[illegible] کر کے پیدا تخل سے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ان مین لائے برن کے لوک سے
صورتِ ناقوس شور افگن ہوا جب سنکھ چوڑ
ناک پر ٹیکا پکڑ کر جُھد راجہ کنس کو
بنگئے رشکِ ہُماے سر لے آکر سین

راجہ دسرت کو بنایا باپ کوشلیا کو ماں
کُل مفصل حال رامائن سے ہوتا ہے عیاں
جان جان بسدیوجی کے دیوکی کے نور جان
گوپیونکے ناز پرور۔ کوبری کے قدردان
دوست اودھو کے سداماں کے شفیق مہربان
برج کے سورج متھراپوری کے چندرماں
بول بنسی کے سنائے۔ لحنِ طوطی زبان
تربھون بان کو دکھائے کھولکر دُرجِ دہان
ہاتھ کی چٹکی سے مل ڈالی شریدھر کی زبان
جسم کو دکھلایا ترناورت کا بارِ گران
ہاتھ بند جھوا کر بڑھائی آبروے ریسمان
جان ہنتاسُر کی لی۔ مارا بکاسُر خصمِ جان
کردیا نعم البدل قدرت کا دے کر امتحان
ناچ کر پھن پر کیے قائم کفِ پا کے نشان
تھا سرِ ناخن حنا کا رنگ یا کوہِ گران
چیر چوریسے کیے اُلفت کے پردے مین نہان
ضربِ مُشت و دست سے کین چور ساری استخوان
پہلوان مارے پچھاڑے فیل۔ پٹکے فیلبان
کردیا حرفِ غلط سسپال کا نام و نشان

تربھون کی سی سُدا مان جی پدمی کے خوش
دروپدی کی آبرو رکھ لی چھڑا کے گج کے پھند
چہرۂ قدرت دکھایا سبکو رکھکر بودھ روپ
اختتامِ دورِ کلجگ مین ہین پھر آثارِ امن

کردیا کُبجا کو معشوقِ حسین [illegible]
مہربانی کی بِدُر کے گھر مین بن [illegible]
باغ وین کے ساتھ فرمایا سُلوک [illegible]
ٹھکلنگی ہو۔ نگہ ہے رفعِ تکلیفِ [illegible]

سری رامچندرجی کا سراپا

دِلکو خواہش ہے کہ لکھ کر کا سراپا ہو بیان
نُور کی تصویر سر سے پانون تک ہین رامچندر
بِشن پسا لگ رام۔ کالی ہے کرشن شیو کا رنگِ حسن
کانمین کُنڈل مکٹ سر پر تلک زیبِ جبین
قدوہ باون بنکے دکھلایا جو بل کو بشن نے
سر وہ جسپر دیوتا پھولونکا برساتے تھے مینھ
سر وہ جسپر مور کے پر کا مکٹ تھا جلوہ گر
جعد وہ صحرا مین باندھا جسکا جوڑا رام نے
وہ جبین جس سے ہے چندن کے تلک کی آبرو
وہ بھوین جسکے اشارے سے لکھن نے دشت مین
وہ پلک جو جانکی کے واسطے رہتی ہے فرش
آنکھ وہ جسنے سری سیتا کو دیکھا باغ مین
کان وہ جسنے سُنی پہلاد کی آوازِ درد

کھینچتا ہے رام کی تصویر یون کلکِ روان
سانولی صورت پہ سبکو مرد مک کا ہے گمان
خال و خط سے ہے نمایان ہر رگ و پے سے عیان
مال بیجنتی گلے مین۔ ہاتھ مین تیر و کمان
قد وہ مچھ اوتار نے کین قدرتین جسکی عیان
مو رچھل جھلتے ہین جسپر بکرم اہل عز و شان [illegible]
مور تھا جسپر سیتا کے بیاہ مین جلوہ نشان
موے مشکین وہ جو بڑھ بڑھکے [illegible]
وہ جبین جسنے بڑھائی [illegible]
سُپ نکھا کی ناک کاٹی [illegible]
مردمک وہ جس سے ہم آغوش [illegible]
جانکی کے ہجر مین جس سے [illegible]
دروپدی کی ٹیر گج کی آہ [illegible]

وہ بسکو سُنگھاتی ہین ہر اک دم چھتین
رِ روشن جو کوشلیا نے چومے پیار سے
ہن جسنے کیے چانول سُدامان جی کے نوش
ہن جسمین جسودھا جی نے دیکھے تین لوک
دہن جسکا [illegible] کا ساک آیا پسند
دہن جسکا لڑکپن مین ہا ماکھن پہ دنت
نٹھ وہ ہنسی سے جو ہلتے تھے ہر دم لب بلب
ت وہ ست جگ مین پڑھتی جسپہ رشیونکی پشتین
وہ زبان کی جسنے قائم چار بیدونکی بنا
وہ گلا جیمال سیتا جی نے پہنائی جسے
ونڈ وہ جسنے پچھاڑے کنس کیشی سنکھ چوڑ
تھ وہ باندھے جسودھا نے جو کرشن اوامن
ہ وہ چوٹی پکڑ کے جسنے [illegible]
کلائی جس کا کنگن جانکی جی سے کھلا
[illegible] جسنے جیلین کے تلک
ت ایسے ہین کہ پھاڑا جسنے ہرناکش کا پیٹ
ہ گی چٹکی وہ جس کے تیر سے راون مرا
سینہ شفاف وہ بستی ہین جس مین چھتین
پشت وہ ست جگ مین کورم کا جسپہ مندر اچل پہاڑ

بوے عطر و عود و مشک و گیسوے عنبر فشان
گال وہ جنکو سمجھتی ہین سیا آئینہ سان
عالم طفلی مین کھائی جسنے مٹی وہ دہان
اگن جل پڑھتی پون آکاش سُورج چندان
وہ دہن جسنے کیے سیوری کے میوکو نوش جان
وہ دہن لی دودھ پیکر پوتنا کی جسنے جان
لب وہ ہنگام سخن سنجی جو تھے شکر فشان
وہ زبان ہر وقت کہتی تھی جو کوشلیا کو مان
پوچھتی تھی جو ہر اک سے جانکی جی کا نشان
دوش جو ہین باعث خانہ بدوشی کمان
زور بازو وہ کہ جس سے لی ہرن کشب کی جان
جسنے توڑی جانکی جی کے سوبر مین کمان
جسمین ہین سنکھ و گدا چکر و پدم جلوہ کنان
وہ ہتھیلی جس سے ہر نے گیند کو دین تھپکیان
خنصر ایسی جسپہ رو کا کرشن نے کوہ گران
رام نے جسپر اٹھائین فوندلی کی استخوان
جس سے دواپر مین ملی ہر نے شر بدھر کی نہان
بھرگ جی کے پانون کا جسپر نمایان ہے نشان
وہ بغل مانند دل آباد ہین جس مین رمان

وہ شکم نکلا کنول کا پھول جس کی ناف سے
وہ کمر جس نے بڑھائی کاچھنی کی آبرو
دابتی ہین لچھمن جی جن کو وہ چرنار بند
بھرت نے پوجی کھڑاون جنکی وہ کومل چرن
وہ قدم ہے جسکے چرنامرت کا نام آب گنگ
وہ قدم جسمین رچی مہندی سیا کے بیاہ مین
وہ قدم چھونے کو جسکے بڑھ گیا آبِ جمن
ایک ٹھوکر سے سکٹ کو جسنے توڑا وہ قدم
خاکِ پا وہ جسنے اپنے فیض سے تاری سلا
مرحبا صد مرحبا شاباش اے فکرِ بلند
واہ کس انداز سے لکھا سراپا کیون نہ ہو
ذکرِ اعضا مین نئی ایسلائین کی ہین منضبط
کیا عجب خوش ہو جو پڑھکر اسکو ہر نازک خیال
ڈر یہ ہے لیکن کہین شاید نہ مضمون آفرین
استعارہ کی نہ کچھ خوبی نہ تشبیہون کے لطف
ہو مناسب بھرنے سے دکھاؤن سحرِ طبع
قد وہ ہے ترشول شیو کا جعد شکین ہے یہ بھی پھانس
بشن کی قدرت کا عقدہ ہے گرہ اُس جعد کی
اس صفت کو جان کر معیوب پھر بولی یہ فکر

ناف وہ جس سے ہوئے دم مین ہری برہما
جسنے عزت تیر و ترکش کی بڑھائی وہ [illegible]
جس نے نابی جسم پل تحت الثری
وہ قدم چھوٹے نے جو دھوئے [illegible]
جو بھرے صحرا البصار [illegible]
پائے نازک وہ جٹایو گدھ نے دی [illegible]
جس نے کبجا کو بنایا گلبدن غنچہ [illegible]
وہ قدم جسکا ہے کالی ناگ کے پھن پر نشان
جو مریضانِ جہان کو ہے سفوفِ حنظلہ
آفرین صد آفرین اے تیزیِ طبعِ رسا
کیسی خوبی سے دکھائے جوہرِ حسنِ بیان
ایک مصرع مین بیان کی داستان کی داستان
کیا تعجب صاد فرمائین جو اس پر قدردان
اسمین حسنِ نظم کی معجز نمائی ہے کہان
پھر بھلا اُوورِ طبیعت کا ہو کیونکر امتحان
پھر کرے معجز نمائی خامۂ معجز بیان
ہے شو درشن چکر پیچ گیسوے عنبر فشان
بشن جی کے پاؤن کا کالی کے پھن پہ ہے نشان
شیش کے پھن پر جناب بشن ہین جلوہ کنان

چوٹی کا ہوا اور ایک وصفِ جعد مین
ہے جعد کالی ناگ چوٹی کی گرہ ہین کرشن چند
ہے پیشانی ہی تلسی کرت راماین کی لوح
کے سر پیشانیِ پُر نور چندن کا تلک
پھر ہوا ظاہر کہ وہ ماتھا ہے سینہ بشن کا
ابروے پُر خم ہی پا مچلے ہوے ہین کرشن چندر
جنبشِ مژگان نہین کہتی ہین رانی نند کی
آنکھ کے پانی سے چشم پاک ہی پانی کا تھال
یون ابروے خمیدہ کی صفت لکھتی ہی فکر
ابرو و چشم و مژہ کی ہی صفت پُتلی کے ساتھ
موے مژگان گردِ دیدہ اسطرح ہین حلقہ زن
وصل ہوتی ہے جھپکنے مین پلک سے یون پلک
ہاتھ یہ تشبیہ آئی موے مژگان کے لیے
یہ گمان ہے زیرِ ابرو چشمِ روشن دیکھ کر
چشمِ سیہ کو عقل کہتی ہے سمدر
ہی پلک رمبھا۔ نگاہِ پرورش ہی کامدھین
زہر غیظ و قہر غصہ۔ آنکھ کا پانی امرت
شمی پُتلی ہی۔ قدِ مردمک ہی کلپ برکش
آنکھ کی گردش ہی ایراپت نگاہِ تیز اسپ

پھر ہوا حل عقدۂ پیچیدۂ حسنِ بیان
ناگنین کالی کی ہین دو گیسوے عنبر فشان
خط جبین پر ہین کہ راماین کی ہین چوپائیان
یا سدا شیو کی جبین صاف پر ہی چندرمان
قشقۂ روشن ہی پاے بھرگ کا جسپر نشان
چاہتے ہین ہاتھ آ جائے تلک کا چندرمان
چاند آ تجکو کنھیا جی بلاتے ہین یہان
جسمین تل بنکر ہی عکس افگن تلک کا چندرمان
ایک ہی کالی کی تلوار ایک شیو جی کی کمان
اک جگہ ہین مجتمع دھن مین۔ بر جھپک چندرمان
کرشن کو گھیرے ہوے گویا کھڑی ہین گوپیان
دابتی ہین بشن کے کومل چرن گویا رمان
زور کرتے ہین دھنک پر دس ہزار اہلِ توان
رام جی نے سیت باندھا ہی سرِ بحرِ روان
جسکے چودہ رتن کی تفصیل کرتا ہون بیان
کوستبھ مُن آنکھ کا تل سنکھ پُتلی کا دہان
مدرہ نگاہِ مست آنکھونکی سفیدی چندرمان
ہے دھنتر بید وہ چشم شفابخش جہان
ہے دھنک موے مژہ خجلت دہ چشم کمان

آنکھ مین پتلی ہی یا ہین جانکی سکھپال مین
مردم دیدہ نہین باون ہین اجہ بل کے پاس
آنکھ کا پانی ہی جل چاول بیاض چشم ہے
دیکھنا نقد نظر ہی اگیاری نور چشم
منضبط یکجا ہین تشبیہ نگاہ و مردمک
ڈھونڈھنے کو گیند اُترے ہین جمن مین کرشن چندر
ہے سواد چشم یا مورت ہی سالگرام کی
وصف لکھتا ہون سفیدی و سواد چشم کا
اک ہی قرب و ہن یا رام سرجو جی پہ ہین
ضم ہوئی یون ایک ساتھ ابرو و بینی کی صفت
بینی روشن نہین تابان میان ہر دو چشم
آرتی کان آرتی کی لو ہے کو اُس کان کی
ایک کو تو رام کہیئے ایک کو شری کرشن چندر
جنبش لب ہے ہین بید اکرشن کی بنسی کے بول
ہی دہن بیکنٹھ سرخی لب رنگین ہے بشن
دانت ہین یا منھ مین دابا مہر کو بجرنگ نے
رام کے بھگتو نکو امرت پھل ہی نارنج ذقن
رشتۂ ہستی عالم ہے وہ زُنّار گلو
رام و لچھمن ہین شری بکرم بلی کے دوش پر

بشن کے دلمین رہان شنکر کے پہلو مین اُما
مانگنے آئے ہین دھرتی تین پگ بھر مکان
رتل سوپاری ہی موے مژگان ہی کشا پلکین مین
چشم روشن شنکلپ پڑھتی ہی بنکر بید خوان
یہ ہی کالی جی وہ کالی جی کی شمشیر روان
یا ہین خال و مردمک چشم سیہ کے درمیان
جنکو ستت کر رہی ہی موے مژگان کی زبان
روپ ارے دھنگی ہی جسمین نصف شو ہین نصف اُمان
یا ہین جمنا کے کنارے کشن جی جلوہ کنان
بزم مین رگھبر کھڑے ہین توڑ کر شو کی کمان
رام و ہین یا ہین لچھمن جانکی ہین درمیان
دو نون عارض ہین سیاپت کے چراغ خاندان
ایک کو سورج سمجھیے دوسرے کو چندرمان
بید کے اشلوک ہین اک شمۂ حسن بیان
دو نون لب ہین جے بجے بیکنٹھ کے دربان
ہی مہابیر انجنی نندن کی مورت یا زبان
سیب غبغب ہی پھل اندرائن کا بہر دشمنان
سلک مروارید ہی مالائے عمر جاودان
یا ہی شانون پر بہار گیسوئے عنبر فشان

مرت لچھمن شترہن بازو ہین۔ لوکُش ہاتھ ہین
ہی دریاے قدرت مچھلیان بازو کی ہین
تذون کے بیچ ہین سینے پہ ہوتا ہے یہ شک
پانچ مکھ سے کرتے ہین شیو پنجۂ روشن کا وصف
خط ہتھیلی کے نہین اشلوک رامائن کے ہین
ہین وہ ناخن یا اُٹھایا کرشن نے انگلی پہ کوہ
حرفِ حسن افزا شکم کی ہی کہ سورج کُنڈ ہے
ہے نازک انگلیونسے پانچ مکھ کے شبد ہین
اے قلم خاموش حاصل ہو چکا نقدِ مراد
خوب مارے ہاتھ بڑھکر قلزم زخار مین
اب شری گھنشیام جی سے طالبِ امداد ہو
دین تصدق مجکو اپنے حسنِ عالمگیر کا
رام سیتا کی جُگل جوڑی نگاہون مین بسے
آنکھ سنگاسن سیاہی آنکھ کی ہو آسنی
ہو جسے چشم اخضر کے لیے تارِ نظر
پریم کی اشکو نگی جس کو جانتے ہین سب لڑی
یا درے پاک مین نکلین جو آنسو پریم کے
دھوئے سیتا کے چرن آنکھونکے پانی سے شفق
سات پردونسے فداے رام کی چشمِ حقیر

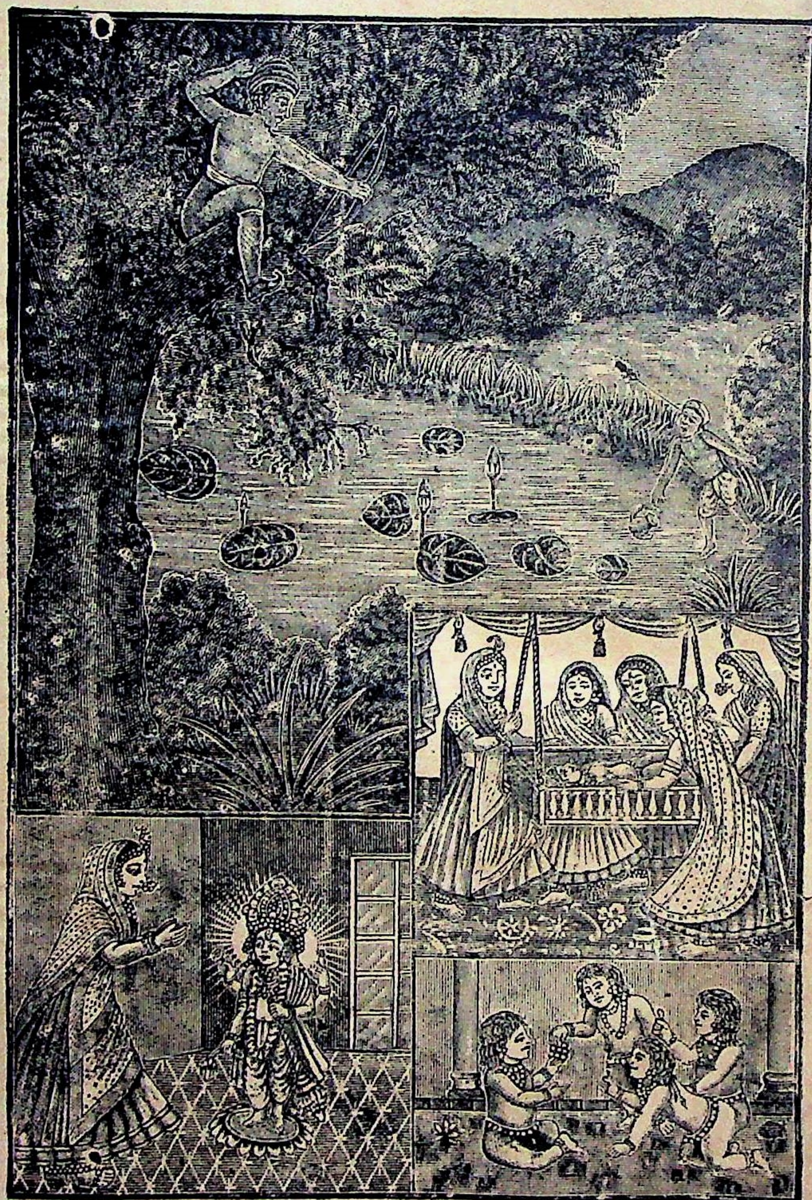
ساعدِ سیمین بعینہ دُوج کا ہے چندرمان
ایک ماہیِ نخ ہین اور ایک حُوتِ آسمان
کرشن جی ہین رُکمنی اور رادھکا کے درمیان
پانچ انگشتِ حنا آلودہ ہین پنچ کنیان
سنکھ کا ہر ایک کو ہوتا ہے مٹھی پر گمان
ہے سر ناخن کہ سیتا نے اُٹھائی ہے کمان
یا جبین شیو پہ ہی چشمِ سوم جلوہ کنان
جنکا پنجہ مرت امرت ہے پے اہلِ جہان
ہو چکا ظاہر بخوبی شمۂ حسنِ بیان
خوب مضمون آفرینی کے کیے جوہر عیان
جسمین سیتا کی نچھاور پاکے دل ہو شادمان
تندرستی۔ زندگی۔ نام آوری۔ فرحت امان
رشک کھائے دیکھکر ہر مردمِ چشمِ جہان
مُو چھل ہون بال قرگلکے پوجاری پتلیان
قشقۂ صندل بنے کہتا ہی جس کو تل جہان
ہوپے دشتِ مژہ تلسی کا مالا بیگمان
چشم اخضر پر ہو سب کو چھیر ساگر کا گمان
پریم کے اشکونسے دھوئے رام پدیہ ناتوان
جلد رامائن کے ساتون کانڈ کی ہو بیگمان

سری رام اوتار



نظم اُردو کر رہی ہے سیرِ اعجازِ بیان
ملک اودھ ہے اک میانِ کشورِ ہندوستان
آبرو سب تیرتھوں کی دیو استھانوں کا فخر
دوارکا متھرا اپوری پریاگ کاشی ہردوار
بدرتھ پورا امراوتی کیلاش بیکنٹھ اندر لوک
نربدا بھاگیرتھی تربینی سرجو چھپیر سندھ
نیم تیرتھ جاترا سندھیا بھجن پُن دان برت
شاستر از بر سبکو ہیں حفظ اٹھارہ پران
انگھ ہے ٹھاکر دوارہ صدر پہلو سر نواس
ذرہ ذرہ کے تصرف میں ہیں قطعاتِ زمین
الغرض ہیں خُرم و خندان یہان سب گل کیطرح
ذرہ ہائے خاک ہیں افشانِ پیشانیِ مہر
خوبیِ آب و ہوا سے جزو و کُل ہیں تندرست
آبِ سرجو فیض میں رگھبر کا چرنامرت ہے
مفلسوں کو آبِ گوہر مفسدوں کو آبِ تیغ
ریگ سرجو کی ہے خاکِ شفا بہرِ مریض
گھور پیشانیِ نارد کا سداشیو کی بھبوت

خامۂ رنگین ہے تُلسی داس جی کا ہمزبان
سجدہ گاہِ مہر و مہ اُمید گاہِ دو جہان
ہر پرستشگاہ کی حُرمت ہر اک معبد کی شان
ہے ہر اک کوچہ ہر اک بازار و ہر زن ہر مکان
ہیں خیابان در خیابان بوستان در بوستان
ہر ندی ہر حوض ہر اک کُنڈ ہے جیسے روان
یان کے باشندوں کو ہیں مطبوعِ دل مرغوبِ جان
رہتے ہیں کل بید ہم شاستر ازہ جبلۂ زبان
دل شوالہ ہے کلیجہ مندر رحیم استھان جان
بوٹہ بوٹہ زر سے ہے آسودہ حال و شادمان
اس گلستان میں بھی ہے لُطفِ کشتِ زعفران
ہر سڑک اپنی صفائی میں ہے رشکِ کہکشان
نام کو بیمار دیکھے مردمِ چشمِ بتان
پاک گنگا جل سے آبِ نربدے سے قیمت میں گران
اوس پھولوں کے لیے امرت برائے نیمجان
کُشتۂ قوت دہ ہر دل سفوفِ حفظِ جان
صیقلِ آئینۂ دل سُرمۂ چشمِ جہان



سری رام اوتار

Mohit

غیرتِ اکسیرِ اعظم ۔ رشکِ خاکِ کیمیا
تھے سری دسرت یہان کے حکمرانِ نامور
اہلِ جرأت اہلِ ہمت ۔ اہلِ طاقت اہلِ زور
عادل و فریادرس ۔ نصفت شعار و دادگر
رزم گہ مین شہ کے استقبال کو تسلیم کو
پنجۂ بخشش مثالِ ابرِ گوہربار تھا
بھر دیا دامن صدف کا گوہرِ شہوار سے
خاک کو کانِ جواہر ۔ بحر کو موتی دیئے
آب تھی سونے کا پانی ناوک و شمشیر کو
نگ چکناتی تھی خنجر کو تلون کے تیل سے
ب صفت کرتا بیان دریا دلی شاہ کی
ر جب کرتے خزانے بخشنے کا باغ مین
نیان تھین تین ۔ کوشلیا ۔ سمترا ۔ کیکئی
ر زمین ۔ ان مال و دولت سلطنت تھا سب ہم
س الم سے دل طپان تھا ۔ مائلِ غم تھا جگر
تھے بقسمت اک منی نہایت نامورِ مشہورِ خلق
منی نے فرمایا شرنگی رکھ جو کرپا سندھ ہین
ایسترا اک شہ نے بھیجی منی کو لانے کے لیے
دشت مین دیکھا جو رکھ نے آہوئے چشم پری

مثلِ شکر بہرِ شیر آبِ دریائے روان
مردِ میدان و توانا و شجاع و پہلوان
ببر و ضرغام و ہزبر و ضیغم و شیرِ ژیان
ملک گیر و ملک بخش و خسروِ کشورستان
قوس ہو جاتی تھی ناوک ۔ تیر ہوتے تھے کمان
دامنِ دولت برنگِ گل تھا زرفشان
زر دیا غنچونکو ۔ پھولونکو لباسِ زرفشان
سنگ کو لعل ۔ اژدرِ خونخوار کو گنجِ نہان
ہر سلاحِ آہنی کو سنگِ پارس تھا فسان
سیف تھی چشمک زنِ تیغِ نگاہِ مہوشان
مانگتا تھا ابر لبِ ساحل کے موجونکی زبان
سہلے کر لیتے تھے فوارے غرارے کلیان
گلبدن ۔ گل پیرہن ۔ ناوک مژہ ۔ ابرو کمان
لیکن ایوان مین نہ تھا روشن چراغِ خاندان
ناک مین دم ۔ اشک آنکھون مین ۔ لبون پر تھی فغان
ایک دن کی اُنسے شہ نے آرزوئے دل بیان
وہ اگر چاہین تو مطلب ہاتھ آئے بیگمان
سروقامت ۔ سنبلین مو ۔ گلبدن ۔ غنچہ دہان
پڑ گئین پیچھے ۔ نظر کلے کے پھندا پتلیان

هنس کے فرمایا که اے غارت گر صبر آدهر ۔ بنگئے هین مردمانِ چشم تیرے تیریان
دستِ مژگان سے بلائین لون گذارش هو قبول ۔ ناوک قد کو ترے آغوش میری هو کمان
اپسرا بولی که دسرت کے اگر فرزند هو ۔ آپکے هاتهون مین دون شبدیز وصلت کی عنان
آئے شنگی رکها اودهه مین جگ کیا دی شه کو کهیر ۔ بارور جس سے هوئین راجه کی تینون بیبیان
بطن کوشلیا سے ماه چیت مین نومی کے روز ۔ هوگئے رگناته جی زینت ده کون و مکان
بهرت جی نے نور بخشا کیکئی کی آنکه کو ۔ دو کهلے باغِ سمترا مین گلِ فخرِ جهان
ایک لچهمن جی ضیابخشِ چراغ ماه و نجم ۔ شترگهن ایک آفتابِ آسمانِ عز و شان
راجه دسرت جی نے چوما شاهدِ عشرت کا منه ۔ هوگیا وابسته دامان دولت شادمان
دیوتاؤن نے عروج عرش سے برسائے پهول ۔ صورت بلبل چهک اٹهے عقابِ آسمان
تهے علاج چشم بد آنکهون کے تل شکل سپند ۔ دست مژگان پدر هر وقت تها سایه کنان
پرورش ماں ان کو کرتی تهی۔ یه ماں کو پرورش ۔ دوده یه پیتے تهے۔ انکا شربتِ دیدار مان
ربع مسکون مین یه تهے۔ اربع عناصر۔ چار خلط ۔ چار مصراع رباعی بیاضِ دو جهان
چار پهل کے دینے والے۔ چار جگ مین سرفراز ۔ چار بید و نکے مصنف۔ چار اطراف جهان

اسے چار آنکهین کرے سورج کی یه طاقت نهین ۔ چار منه سے کرتے هین وصف انکا برهما جی بیان

بسوامتر کی اودهه مین تشریف آوری اور رام و لچهمن کو همراه لیکر روانگی

تهے کسی صحرا مین بسوامتر مُن جلوه کنان ۔ کاشفِ اسرارِ غیبی۔ واقفِ رازِ نهان
ان کو ماریچ و سباه و تاڑکا کرتے تهے تنگ ۔ تهے بلائے آسمانی کی طرح ایذا رسان

مُن تپ کا ہش سے مضطر تھے کسے تپ کا تھا ہوش
آتشِ رنج و محن سے تاپتے تھے پنج اگن
کاٹتے تھے ہونٹھ دانتوں سے۔ ملا کرتے تھے ہاتھ
جب سُنا اوتار اجودھیا مین لیا ہے رام نے
طالبِ مرہم ہوے زخمِ جگر کے واسطے
شاہ بولا ہین بہت کم سن ابھی رام و لچھمن
خشک ہوگا ان کے جانے سے مرے دل کا کنول
آپ کو سرکوبیِ اعدا اگر منظور ہے
منقطع جب ہو گئی اُمید بسوامتر کی
شاد بسوامتر کو کر دو قبولِ عرض سے
ہین جنابِ بشن کے اوتار راجہ رامچندر
پُرزے پُرزے دامنِ کہسار کر دین پھاڑ کر
گر ضرورت رزمگہ مین ہو سلاحِ جنگ کی
بُرجِ میزان وے کٹوری قبضۂ شمشیر کو
بیخِ خر آپ ہی غیرت سے کٹ کٹ جائینگے
راجہ دسرت سُن کے یہ تقریر راضی ہو گئے
بن مین بسوامتر نے جا کر عبادت کی شروع
آئے ماریچ و سباہ و تاڑکا جب بہرِ جنگ
روئے چلائے سباہ و تاڑکا بیجان ہوے

بید کیا پڑھتے کہ مثلِ بیدِ لرزان تھی زبان
کرتے تھے جل سین۔ آنسو کر کے آنکھون سے روان
بن مین یون تھے جسطرح بتیس ۳۲ دانتون مین زبان
کی مصیبت اپنی بالتصریح دسرت سے بیان
رام و لچھمن کی مدد چاہی برائے حفظِ جان
رزمگہ مین کیا کرین گے تیغ کے جوہر عیان
بوستانِ زندگی مین دخل پائے گی خزان
لیجیے مجھسے کمک کے واسطے فوجِ گران
راجہ دسرت سے ہوے گویا شستِ اسرار دان
بھیجدو رام و لکھن کو بہرِ قتلِ سرکشان
سالکِ راہِ حقیقت۔ مالکِ کون و مکان
چادرِ مہتابِ گردون کی اڑائین دھجیان
ماہِ نو شمشیر دے۔ قوسِ فلک تیر و کمان
چاند بن جائے سپر کا ماہتابِ آسمان
اِن کے قبضے مین نظر آئے گی جب تیغِ روان
مُن کو سونپے اپنے فرزندِ گرامی خاندان
بن گئے رگھبر پئے سازِ پرستش پاسبان
سر کیا رگھناتھ جی نے ناوکِ آتش فشان
جا گرا ماریچ غش کھا کر لبِ بحرِ روان

سب کے دل سے نکل گئی خارِ مصیبت کی خلش
دستِ نصرت سے پُچھے آنسو جو بسو امتر کے

ہو گیا پیشِ نظر آئینۂ امن و امان
رام و لچھمن کو بنایا مردمِ چشمِ مکان

جانکی جنم

تھے جنک پُر کے شہنشاہِ جنک اک حکمران
اتفاقاً ایک دن جنگل میں پہونچے سیر کو
تشنگی سے وُرِ غلطان ٹوٹتے تھے خاک پر
خشک ہو کر قلزمِ زخّار ریگستان ہوے
پیاس کا چسکا تھا۔ پانی کی ندی کو چاہ تھی
سبزۂ گلزار کی پیاس اوس سے بجھتی نہ تھی
یاد فرمائے نجومی شاہِ عالی جاہ نے
دست بستہ شاہ سے گویا ستارہ دان ہوے
ہل چلایا جب شہِ والا نسب نے دشت مین
پتلیوں کی کھل گئیں آنکھیں۔ پھڑک اُٹھی نظر
آکے گھر۔ رانی کو وہ تصویرِ نورِ پاک دی
خوش ہوئین کلمین (دلاری بشن جی کی) لچھمین
لچھمین۔ اندرانی۔ برھمانی ستی۔ گانے لگین
کنکری سُر تال۔ لے سے چھیڑتی تھین سب کے دل
ہوکے خوش۔ رنگ اپسراون نے جمایا ناچ کا

پارے مردی مین غضنفر۔ زور مین پیل دمان
خشک تھے پیاس کے مارے لبِ بحرِ رواں
ہر صدف تھی ماہیِ بے آب کی صورت طپان
سوکھ کر کانٹا ہوئی ماہیِ دریا کی زبان
چشمۂ دریا تھے پیاسے۔ حوض تھے تشنہ دہان
کرتے تھے سیر سراب دشت نخلِ بوستان
انجمِ قسمت کی گردش کی سُنائی داستان
ہل چلائیں آپ اگر حل ہو یہ عقدہ بیگمان
شکل سیتا کی ہوئی آئینۂ خُم سے عیان
چشم نے کھولی دعا کو موے مژگان کی زبان
جس سے روشن ہو گئی ایوان میں شمعِ خاندان
سرستی (برھما کی پیاری) (لاڈلی شیو کی) اُمان
دادرے۔ دُھرپد بھجن سارنگ تھے پٹھ بھان
بین نارد کا دہن تھا۔ کشن کی بنسی زبان
راجہ اندر کا اکھاڑا کر دکھایا آسمان

اهلیا تارن اور دهنس جگ

ناچ وہ ناچین کہ جس سے رقص زہرہ گرد ہو — وہ رہس جس پر کنھیا کے رہس کا ہو گمان
شاد تھے راجہ جنک دیدارِ نورِ پاک سے — بشن کے دل مین جو بستی تھین ہوئین زیبِ مکان
پرورش سے کام رکھا نام رکھا جانکی — گوشۂ ہر چشم تھا آغوشِ مادر بیگمان

اہلیا تارن

جانکی جی جب ہوئین تقدیر کی صورت جوان — فکرِ شادی مین ہوا مائل شہِ عالی مکان
زینت و زیبِ شبستان تھا سدا شیو کا دھنک — وزن مین کوہِ گران خم مین ہلالِ آسمان
اسطرح تھا جسمِ ماہی سے غُبرا کو بار — رات بھاری جیسے ہو بہرِ مریضِ نیم جان
ٹوٹنا کیسا۔ نہ ہلتا تھا کسی شہ زور سے — زاغ جس کے تھے عقابِ چرخ۔ ناوک کہکشان
عہد سلطان نے کیا۔ جو توڑ ڈالے یہ دھنک — بیاہ لیجائے خوشی سے دخترِ ابرو کمان
منعقد بزمِ سوئمبر کی جو شاہنشاہ نے — آئے سُنکر طفلک و پیر و جوان خُرد و کلان
جانب متھلا نگر رگھنا تھ جی عازم ہوئے — تھے لکھن ہمراہ۔ بسوامتر مُن تھے ہم عنان
راستہ مین شکلِ سنگِ رہ پڑی تھی ایک سِل — اُڑ گئی سوئے فلک بنکر زنِ غنچہ دہان
تھی اہلیا استری گوتم رکھیشر کی یہی — بد دعا سے تھی یہی اُس راہ کی سنگِ نشان
رام نے خاکِ کفِ پا کے دکھایا معجزہ — سنگ وہ پارس بنا۔ وہ بُت بنِ ابرو کمان
غسل فرماکر جناب رام و لچھمن گنگ مین — ہو گئے کاشانۂ چشمِ جنک مین میہمان

سری رامچندر جی کی باغ مین رونق افروزی اور سیتا جی سے چار چشمی

نور کا تڑکا ہوا جب بولے مرغِ نغمہ خوان — نورِ قدرت کی تجلی دیکھ لے چشمِ بتان

وقت آپہونچا طلوعِ آفتابِ شرق کا
چھوٹنے کو ہر کنول کا پھول نافِ شب سے
جلوۂ خورشید ہونے کو ہے بالائے فلک
ہے کرن ہونے کو روشن چشمہ خورشید پر
ہے نسیم صبح چلنے کو سہانا وقت ہے
یہ صدا سنکر جو فرش گل سے اُٹھے رامچندر
برگِ اشجار گلستان نے بجائے جھانجھ و دف
سنکھ بجتا تھا چٹکتی تھی جو سر بستہ کلی
رام و لچھمن جی نے بسوامتر کے چومے قدم
ڈبڈبائے دیدۂ نرگس مین آنسو پریم کے
پھول نخلون نے چڑھائے ہاتھ جوڑے برگ نے
دیکھکر دیدار پر کرمان پھری خوشبوئے گل
بنگیا ہر نخل ترِ فیضِ قدم سے کلپ برکش
باغ مین تھی اک سری گوری کی مورت جلوہ گر
کشورِ متھلا نگر مین تھا یہ دستورِ قدیم
جبھ مائی کے بدولت جاگ اُٹھتے تھے نصیب
جانکی جی بھی اسی مطلب سے آئین باغ مین
ہمنشین ہمجولیان۔ سکھیان۔ خواصین ساتھ تھین
یاسمین رُخ۔ یاسمن بر۔ سنبلین مو۔ سرو قد

جانکی بطن سنبو سے ہونیوالی ہین عیان
ہونیوالے ہین کنول کے پھول سے برہما عیان
سو ررکھنے کو ہین سرپر رام فخرِ خاندان
باندھنے والے ہین سہرا رام رکھ گل جہان
جانکی ہین آنے والی بہرِ سیرِ بوستان
آرتی کرنے کو اُٹھا دستِ مہرِ آسمان
کھولکر پڑھنے لگے بھونرے کنول کی پوتھیان
تھا سرِ قطراتِ شبنم سے قدمبوس آسمان
پھول لینے کو ہوئے رونق فزائے بوستان
مور چھل جھلنے لگے طاؤسِ باغِ بیخزان
غنچۂ سوسن نے اُستت کے لیئے کھولی زبان
سایہ بن بن کر گرے قدمون پہ نخلِ بوستان
باغ اجودھیا ہوگیا۔ سرجو بنی جوئے روان
رافعِ حاجاتِ عالم جرم بخشِ عاصیان
عورتین شادی کے پہلے سر جھکاتی تھین یہان
مانگ کا سیندور تھی مندر کی خاکِ آستان
پاکدامانی جلو مین تھی۔ حیا تھی ہمعنان
سبکی سب خورشید طلعت سبکی مہ ابرو کمان
نرگسین دیدہ۔ سمن لب۔ گلبدن غنچہ دہان

ہر طرف پھرتی تھین ہاتھونمین لیے مہندیکا ول
وصفِ سوسن کی سخن بنتی تھی دانتونکو مسی
عطرِ گل سونگھا۔ نظر کی پوششِ طاؤس پہ
سرمہ چشمِ غنچۂ نرگس کا۔ سوسن کی مسی
نورافشانِ زرِ گل۔ زیورِ ہر شاخِ گل
مندر مین سیتا گئین گوری کی پوجا کیلیے
یان ہوا خواہین جو مثلِ گل ہوا کھانے لگین
دودھ آتش ایک جا تھے۔ سیتے چراغ و گل بہم
کوئی سمجھی دونون آنکھین۔ کوئی سمجھی جان و جسم
دوڑ کر آئین سری سیتا سے یون کی التماس
دو جوان کمسن چمن مین توڑنے آئے ہین پھل
خوش خرام و خوش گلو کبک و عنادل کیطرح
مندر سے نکلین سیتا۔ آئی نظر شکلِ اُمید
سانولی صورت جو آنکھونمین ہوئی پر توفگن
ہاتھ کی مہندی بنی چشمِ محبت کی نگاہ
زلف کو خوشبو۔ نگہ کو شرم۔ ماتھے کو تلک
رام سے بولے لکھن۔ یہ کون ہین رشکِ چمن
آنکھ نرگس۔ عارض روشن۔ ترنج ناگور لب
رام جی بولے۔ یہ ہین ابرو کمان شاید وہی

آنکھ مین دیکر جگہ سرمہ کو ہر سو تھین روان
کلمۂ تعریفِ گل بنتے تھے لب کو رنگِ پان
پائے گلشن کی حنا دیکھی۔ لبِ طوطی کا پان
طوقِ قمری۔ غازۂ برگِ نہالِ بوستان
سنبلِ پر پیچ و خم کا گیسوئے عنبر فشان
لکھور کی صورت ملی ماتھے پہ خاکِ آستان
رام و لچھمن جی نظر آئے میانِ بوستان
روز و شب۔ شام و سحر اک وقت تھے جلوہ کنان
کوئی سمجھی مہر و مہ۔ کوئی زمین و آسمان
دُخترِ گل آج بھولا ہے میانِ بوستان
جن کے چہرے سے خجل ہے آفتابِ آسمان
صورتِ طاؤس و طوطی خوش لباس و خوش بیان
ہو گئین اس طرح بیحس جیسے مندر مین اُمان
بن گئین رگھناتھ کی تصویرِ عکسی پتلیان
رخ کو غازہ۔ آنکھ کو سرمہ۔ لبونکو رنگِ پان
نگ انگوٹھی کو۔ نگین کے واسطے نام و نشان
جسکا قد ہے سرو۔ سنبل گیسوئے عنبر فشان
سیب غبغب۔ غنچۂ نورس دہن۔ سوسن زبان
حسن جسکا دیکھکر ہو جان بلب شیوی کمان

کر کے دل قابو مین سیتا وان گئین پھر مندمین
دلمین شکلِ رام۔ وصفِ بھگوتی وردِ زبان

خود شوالے مین تھین لیکن دل تھا محوِ سوزِ عشق
دیکھتی تھین دمبدم پھر پھر کے سوے بوستان

ہار پھولونکا جو مورت پر چڑھایا پوج کر
گر پڑا وہ زمین پر چھُٹ کے مالا ناگہان

مسکرائین بھگوتی۔ اس بیخودی کو دیکھکر
جانکی نے سہم کر کی آرزوے دل بیان

جے سری کیلاش دیپک جے ہمنچل کل ونش
جے سدا شیو شمبھو شیامل رُوپ پھن دامن امان

پورن اچھیا کیجیے۔ مجھپر دیا کی درشٹ ہو
دُکھ کا اندھیارا مٹے۔ سُکھ کا اُجالا ہو عیان

بھگوتی بولین پھلو پھولو منورتھ سدہ ہو
ہو اٹل اس طرح جیسے بشن کی پیاری رمان

نقدِ دل پا کر اُدھر سیتا گئین رنواس مین
رام و لچھمن پھول لیکر رشی کے پاس آئے یہان

دھنش جگ

پنجۂ خورشید نے جب لی کمانِ آسمان
ہو گیا پیشِ نظر بزمِ سوئمبر کا سمان

دیوتا آئے۔ سارے آئے۔ آئے مہر و ماہ
شہریار آئے۔ قوی بازو۔ توانا پہلوان

رام و لچھمن ساتھ بسوامتر کے وارد ہوے
قُوت و طاقت جلو مین تھی شجاعت ہمعنان

قوس پر زور آزمائی خوب کی ایک ایک نے
ہو گئے شل سب قوی ہیکل قوی بازو جوان

دس ہزار اکبار اُٹھے دور کرنے کے لیے
تیر کے مانند لیکن چھُوٹ کر بھاگے کمان

تھک کے بیٹھا دل ہر اک کا دستِ قوت شل ہوے
راون خود سر سے بھی اُٹھی نہ وہ قوسِ گران

دیکھکر یہ حال آزردہ ہوے راجہ جنک
یون دکھائے طیش کھا کر جوہرِ تیغِ زبان

اے جوانو جاے غیرت ہے۔ نہ ٹوٹا یہ دھنک
آج طاقت ہے کہان۔ جوشِ توانائی کہان

خوب دیکھی تاب و طاقت۔ خوب اہل زور ہو
ہو کے برہم عرض کی لچھمن جتی نے رام سے
آپکے صدقے سے وہ طاقت بہم ہی جسم مین
دی جگہ پہلوے اُلفت مین لچھمن کو رام نے
جب دہنک کو توڑکر تو کھنڈ رگھبر نے کیے
رام کو جیمال سیتا نے پنہائی بزم مین
پرسرام اک برہمن جمدگن کے فرزند تھے
بزم مین آئے گرائی اس طرح برق کلام
مرد میدان ہے تو آجائے تبر کے سامنے
یون پرسید ہر سے تبسّم کرکے بولے رامچندر
بول اُٹھے لچھمن خطاوار اس جگہ کوئی نہین
کیجیے شکر۔ آج قیدِ غم سے بیچاری چھٹی
سُنکے لچھمن کے سخن بولے جنک سے پرسرام
طفل کیا ہی چل ہی اندر اپن کا بس کی گانٹھ ہی
چاہو جیتے ہو خیر اگر لے جاؤ محفل سے اِسے
اِس تبر نے ہاتھ کاٹے ہین سہسر باہو کے
بولے لچھمن کیا ضرورت اس قدر تکلیف کی
آپکے اظہارِ طاقت کی کوئی حاجت نہین
رام سے بولے پرسرام آپ ہی کا ہی قصور

بس چلو۔ کافور ہو۔ بھاگو۔ کرو خالی مکان
حکم اگر ہو توڑ ڈالون اُٹھکے یہ قوس گران
پیس ڈالون جسم جلاّد فلک کی استخوان
کر دیے تیغ توانائی کے جوہر خود عیان
خوش ہوئین سیتا۔ ہوے راجہ جنک جی شادمان
گونج اُٹھے شورِ مسرت سے زمین و آسمان
اس خبر سے پائی آگاہی اُنھون نے ناگہان
قوس توڑے کسکا مُنھ۔ کسکا جگر کس مین ہی جان
مُنھ دکھائے ہی کمان کا توڑنیوالا کہان
مین خطاوار آپکا ہون مجھسے ٹوٹی ہی کمان
خود دو پارہ ہو گئی چھونے سے قوس ناتوان
تھی نقاہت کے سبب قوس کے ہونٹون پہ جان
مُنھ تو چھوٹا اسکا ہی۔ لیکن ہی گز بھر کی زبان
سنکھیا۔ ہرتال۔ سم۔ زہر اسکا ہی طرزِ بیان
ورنہ اسکا ڈھونڈھنے سے بھی نپاؤ گے نشان
چھتری کا ہون عدو لاشو نسے پاٹے ہین مکان
کیجیے بند آنکھ جسمین ہین نظر سے ہون نہان
جوہرِ قوت ہی خونریزی یاد سے عیان
ورنہ کیا طاقت تھی جو کرتا لچھمن گستاخیان

رام بولے کیوں نہو۔ کیا عقل ہی کیا فہم سے ہے
میں سزاوارِ غضب ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں
یہ اثر پیدا کیا اس گفتگوے نرم نے
اک کمان دیگر کہا یہ قوس اگر تم سے جھکے
کی خمیدہ قوس چھوتے ہی سری گھناتھ نے
چلدیے حضارِ محفل محوِ خجلت بزم سے

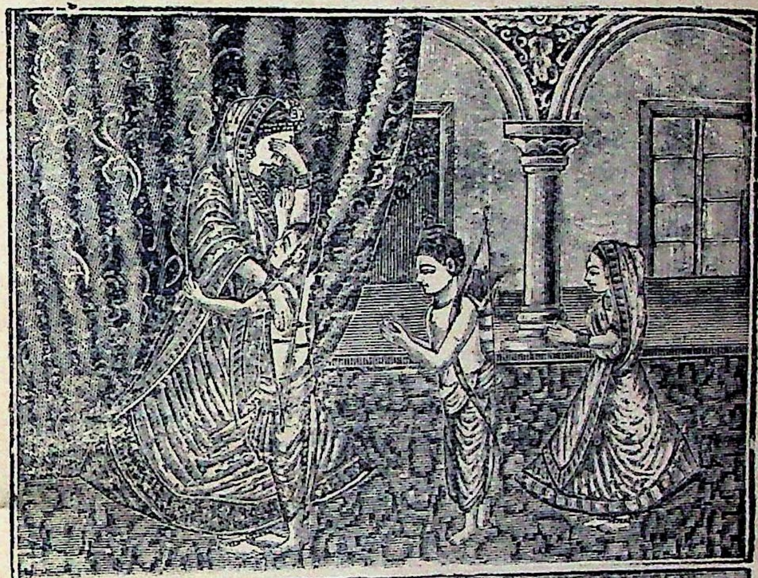
کون مجرم ہو غضب کی تیغ ہو کس پر رواں
میاں کیا جانے اگر مجرم ہو تیغِ خون فشاں
پرسرام اوتار سمجھے رام جی کو بیگماں
رفعِ شک ہو جائے ٹھنڈھی ہوں غضب کی گرمیاں
پرسرام اُٹھے۔ قدم چھو کر گئے سوے مکاں
رام و بسوامتر و لچھمن نے بسایا بوستاں

رام بواہ

جب سری رگھناتھ جی نے بزم میں توڑی کماں
راجہ دسرت کو لکھا خط آئیے لیکر برات
جانب متھلا نگر دسرت گئے لیکر جلوس
رام و لچھمن جی سوار توسنِ گلگوں ہوے
جب برات آئی جنک جی بھیجے استقبال کو
شیو۔ برن سنکادو۔ برہما تھے شریکِ بزم عیش
جانکی مائی کی شادی کی سری رگھناتھ سے
قوت بازوے شاہنشاہ جو کشن کیت سے تھے
بھرت کے ساتھ ایک بیاہی جھرمن کے ساتھ ایک

ہو گئے راجہ جنک جی اپنے دل میں شادماں
جسمیں ہو شادی دخترِ گلرخ و غنچہ دہاں
تھے جا میں جزو و کُل پیر و جوان خرد و کلاں
آ کے بسوامتر جی بیٹھے سرِ تختِ روان
لائے ساتھ اپنے درِ دولت یہ انبوہِ گراں
ماہتاب و مہر و انجم سے زمین تھی آسمان
لکشمن کے ساتھ بیاہی دوسری دخت جوان
انکی تھیں گل پیرہن۔ غنچہ دہن دو لڑکیاں
چرخ نے بہرِ دعا کھولی مہِ نو کی زبان

راجہ دسرت آئے واپس جانبِ مُلکِ اودھ
بس گیا بوے مسرت سے دماغِ دو جہان





سری رام جی کا بن باس

رام بن باس

ایکدن آئینہ دسرت نے جو دیکھا ناگہان
دھیان آیا دل مین۔ لطفِ حکمرانی کچھ نہین
یون مشیرون سے کہا کل ہو تلک کا ساز جمع
آئے ہر تیرتھ کا جل۔ ہر باغ کے پھل پھول ہین
کر دیا ارکانِ دولت نے تلک کا ساز جمع
منتھرا تھی کیکئی کی اِک کنیزِ فتنہ جو
کیکئی سے عرض کی دسرت ہوئے گوشہ نشین
بھرت کو دیکھا نہ سلطان نے نگاہِ لطف سے
دوستیِ شاہ پر تمکو نہایت ناز تھا
ہو گیا ظاہر کہ تھے اندازِ الفت ظاہری
یہ نہ سمجھو سلطنت پاکر رہین گے رام رام
وہ ہین بھائی کا دشمن بڑھکے بھائی سے نہین
زر کو گل بنجائے۔ فوّارہ خزانے کے لیے
شاہ سے ایفائے وعدہ کے لیے تم ہٹ کرو
مجکو سمجھانے سے مطلب تھا تمھین سمجھا دیا
یہ سخن سُن کر ہوا محوِ حسد رانی کا دل
جب شہِ دسرت شبستان مین گئے ہنگام شب
پیار سے الفت سے پوچھا کیون پریشان حال ہو

زلفِ شبگون نے دکھایا صبحِ پیری کا سمان
اب کرون گوشے مین یادِ مالکِ کون و مکان
رام کو دونگا سمندِ حکمرانی کی عنان
میہمانون کے لیے مجکو بنا دو میزبان
دیوتا آئے۔ ہوے شاہانِ عالم میہمان
سخت رنجیدہ ہوئی قصّہ کی سُنکر داستان
ہونگے اب رگھناتھ جی مُلکِ اودھ مین حکمران
کھُل گیا۔ ہی کچھ نہ کچھ آپسمین چشمک بیگمان
اب کہو وہ دن کہان ہے وہ محبت ہے کہان
ورنہ کیون رہتے بھرت محتاج تختِ خاندان
دیکھنا آنکھون کو دکھلاتا ہے کیا کیا آسمان
تازیانہ ہو براے توسنِ عمرِ روان
غنچۂ دل کے کھِلانے کو ہے بادِ خزان
جانشین ہون بھرت۔ ہون رگھناتھ جی بن کو روان
چاہیے مانو یا نہ مانو۔ سوچ لو سود و زیان
محوِ حیرانی ہوئی خاک اوفتادہ ذرہ سان
کیکئی رانی کو پایا مائلِ آہ و فغان
فکر کیا ہے۔ درد کیا ہے۔ کیا ہے ایذائے نہان

سچ کہو کیا ہو تمنا۔ کسکی خواہش ہو تمہین — کیا ہوس۔ کیا آرزو کیا چاہ ہے اے جانِ جان
کسکو مالامال کردے مال سے دستِ کرم — بانکپن کس کو دکھائے جوہرِ تیغ روان
کسکو دون اورنگ شاہی کسکو بخشون تاج و تخت — کسکے دامانِ جوانی کی اُڑا دون دھجیان
کیکئی بولی۔ ملے تختِ حکومت بھرت کو — رام چودہ سال تک بن کو بنائین بوستان
عہد سابق تھا جو یہ۔ دلکی یہی ہے آرزو — کیجیے ایفاے وعدہ سے مجھے اب شادمان
مرد کو پھرنا نہین لازم ہو اپنے قول سے — عہد پیما جو ہین۔ اُنکی ایک ہوتی ہو زبان
شاہ بولا کیکئی کیسا خیالِ خام ہے — ہے کہان عقلِ رسا۔ فہم و فراست ہو کہان
رام ابھی کمسن ہین کیونکر اُنکو بھیجون سوے دشت — یہ جدا ہونگے تو ہوگا مُرغِ جان بے آشیان
مین اگر انکو کرونگا دیدۂ روشن سے دور — ٹوٹ جائے گی عنانِ توسنِ عمرِ روان
بھرت ہون فرمانروا ملک اودھ مین شوق سے — رام کو جانے نہ دونگا سوے دشتِ بے نشان
رام کو تختِ خلافت کی ذرا پروا نہین — اُنکے قبضے مین ہین اورنگِ زمین و آسمان
منھ سے جو کچھ کہدیا نقش مقدر ہو گیا — بات کیا جو عہد ٹوٹے جسم مین جبتک ہو جان
کیکئی بولی۔ نہین ہین آپ اگر پیمان شکن — پھر تامّل ہو عبث۔ تکرار و حجت رائگان
الغرض وقتِ سحر آئے جو راجہ رامچندر — سرگذشتِ عہد سابق کیکئی نے کی بیان
پھر یہ فرمایا کہ تم چودہ برس بن مین رہو — بھرت جی ہون گے سرِ تختِ حکومت حکمران
سُن کے یہ رگھناتھ نے رخصت طلب کی شاہ سے — بہر خدمت جوشِ الفت سے ہوے لچھمن روان
جانکی آنسو بہاتی آئین کوشلیا کے پاس — عرض کی۔ جاؤنگی مین بھی رام جی کے ہمعنان
پاؤن چھوتی ہون مجھے اب حکم رخصت دیجیے — جسمین پاؤن رام کی خدمت سے لطفِ جاودان
روئین کوشلیا۔ کہا سیتا نہو آنکھون سے دور — دشتِ غربت مین نہین وہ لطف ہو جو ہے یہان

تم ہو نازک تمسے اُٹھے گی نہ تکلیفِ سفر
ضعف سے حالت تبہ ہو گی نصیب دشمنان

رام کو جانے دو بن مین اپنے گھر مین تم رہو
وہ بہارِ دشت دیکھین تم فضاے بوستان

ایک سیتا نے نہ مانی سب نے سمجھایا بہت
رام کے ہمراہ صحرا کو چلین نالہ کنان

مچگیا کہرام ہر سو۔ رو دیے سب جن و انس
ہر بشر تھا محوِ شیون۔ مائل آہ و فغان

ڈبڈبائے اشک چشمِ ابر کے۔ چلائی رعد
برق تک اس رنج کے مارے فلک پر تھی طپان

کون دل تھا جو نہ مچھلی کی طرح بیتاب تھا
کون تھی چشمِ بشر جس سے نہ آنسو تھے روان

وہ زبان تھی کون جس پر قصۂ ماتم نہ تھا
کون وہ لب تھا نہ جسپر تھی الم کی داستان

کون سینہ تھا۔ نہ جسکو کوٹتی تھی ضربِ مشت
کون سر تھا توڑتا تھا جو نہ دیوارِ مکان

کون تھی زلفِ دوتا جسکو پریشانی نہ تھی
تھا کلیجہ کون جسمین تھی نہ ایذائے نہان

اسطرف باہر مکان کے رام نے رکھا قدم
گر پڑا اُن کے سر سے تاجِ سلطانی وہان

اپنے بیگانے ہزارون تھے رکابِ رام مین
جانبِ صحراے بے پایان رواں تھا کاروان

جاتے جاتے ایک دشتِ پُر بلا مین شب ہوئی
درج لب سے وان ہوے رگھناتھ جی گوہر فشان

اب نہ میرے ساتھ اُٹھائے کوئی تکلیفِ سفر
اپنے اپنے گھر کو واپس جائین سب خرد و کلان

ہاتھ مین رکھین عنانِ صبر کو چودہ برس
گر رہے زندہ تو واپس آئینگے سوے مکان

آنکھ ملتے جب اُٹھے مردم نہ رام آئے نظر
روتے چلاتے سسکتے پھر گئے سوے مکان

بیقراری مین تھے سب سیماب و نبضِ جان بلب
مرغِ بسمل۔ ماہی بے آب۔ برق آسمان

سری رامچندر جی کا چترکوٹ پر قیام

تھا نگھا اک مردِ صحرائی جسیم و پہلوان
رام کے چومے قدم ہمراہِ اہلِ خاندان

واقفیت تھی جو کامل بن کی راہون سے اُسے
رہنمائی کو ہوا رگھناتھ جی کے ہمعنان

کردیا رخصت سومنتِ نکتہ ور کو رام نے
خاک سے تن کو جلا بخشی۔ ملی ریگ روان

چہرۂ آئینۂ زانو دکھایا زلف کو
جسم مین پہنا لباسِ زعفرانی زرفشان

پاک فرماکر بدن کو غسلِ آبِ گنگ سے
کی طلب ملاح سے کشتی لبِ بحرِ روان

دست بستہ عرض کی ملاح نے کہتے ہین لوگ
فیضِ پا سے اڑتے ہین مثلِ شرر سنگِ گران

مجکو ڈر ہے میری کشتی بھی نہ اُڑ جائے کہین
حکمِ اقدس ہو۔ تو دھوکر پانون کرلون امتحان

جب اجازت مل گئی دھوئے قدم ملاح نے
وہم دل سے مٹ گیا۔ صاف ہوگیا حرفِ گمان

بیٹھے کشتی پر سری رگھناتھ۔ لچھمن۔ جانکی
منزلِ مقصود طے کی۔ صورتِ موجِ روان

کرکے طے صحرا۔ کیا دریائے تربینی مین غسل
جاکے بھاردواج کے گھر مین ہوئے پھر میہمان

رہ کے شب بھر۔ صبحکو پہونچے لبِ بحرِ جمن
حکم رگھبر سے ہوا رخصت نکھادِ نکتہ دان

رام نے دیکھی جو زلفِ شام روئے مہر پر
بالمیک اہلِ کرامت کو بنایا میزبان

نذر دے کر میوۂ شیرین رکھیشر نے کہا
کیجیے اس بن کو بس کر غیرتِ باغِ جنان

اس جگہ ہے چترکوٹ اک کوہ رشکِ کوہ قاف
جسکے پہلو مین ہے بحرِ گنگ کی دھارا روان

جملہ سامانِ طرب موجود ہین بالائے کوہ
سیکڑون نامی رکھیشر ہین ریاضت کش یہان

ہے مناسب آپ چندے اس جگہ رکھین قیام
اپنے قدمون سے جگادین قسمتِ کوہِ گران

سچ کو منہ سے ہوئے رخصت سری رام و لچھمن
کوہ کو جا کر بنایا اپنا سنگ آستان

دسرت جی کا انتقال

جب پھر اسوئے اودھ خالی سومنتِ نکتہ دان
شاہ سے صحرا نوردون کا کیا قصہ بیان

رہ گئے دسرت اسقدر رگھناتھ جی کے رنج مین
غرق دریائے فنا مین ہوگئی کشتی جان

مچ گیا کہرام اعزا اقربا رونے لگے
ہر مکان مین مرغِ کلفت نے بنایا آشیان

تھے حبابِ دیدۂ تر اشک کے چشمون مین غرق
شیشۂ دل نالۂ سوزان سے تھے آتش فشان

لوٹتے تھے خاک پر پیارے کی صورت طفلِ اشک
چشم تر پتھرا گئی تھی۔ پھر گئی تھین پتلیان

حال سن کر انتقال شاہ کا آئے بششٹ
آستینِ پند سے پونچھے سرشکِ خاندان

اپنے نانا کے مکان مین تھے بھرت اور سترگھن
آئے کریا کرم کرنے کے لیے محوِ فغان

ماں سے پوچھا کسطرح شہ نے پیا جامِ اجل
ہین کہان رام اور لچھمن۔ جانکی جی ہین کہان

کیکئی بولی تمہارے رام و لچھمن صحرا نشین
جنکے غم مین جان دی سلطان نے ہو ہو کر طپان

صورتِ گل بھرت نے چاک اپنا پیراہن کیا
زخم کی صورت کیا چشم سیہ کو خونفشان

لیکے لاشہ راجہ دسرت کا لبِ سرجو گئے
جسمِ مردہ کو جلایا شمع کی صورت وہان

بھرت ملاپ

صبح کو اُٹھکر بھرت جی مائلِ آہ و فغان
رام و لچھمن کے منانیکو ہوے گھر سے روان

ساتھ اعزا تھے بششٹ و سترگھن ہمراہ تھے
تھین جلو مین راجہ دسرت کی تینون رانیان

پیش و پس تھے اپنے بیگانے جنک تھے ہمرکاب
جملہ تھے وابستۂ دامانِ دولت ہمعنان

جانبِ منزل روانہ جب چلا وہ قافلہ
پائی آگاہی نکھادِ صف شکن نے ناگہان

دلمین سمجھا بھرت جی ہین مائلِ جور و ستم
حملہ آور ہون گے رام و لکشمن پر بیگمان

خاندانکے جسقدر تھے لوگ۔ حکم اُن کو دیا
ہون بھرت پر حملہ آور طفل و پیر و جوان

ہاتھا پائی کرکے مُنہ چومین عروسِ تیغ کا
زخم سے معشوقۂ شمشیر کی چومین زبان

لشکر اُس صحرا نشین کا جب چلا خنجر بکف
بول اُٹھا اک پیر اچھی چھینک کی تاثیر ہے
اب تامل رائگان ہے بہر خونریزی چلو
کوئی بولا عقل سے معلوم ہوتا ہے مجھے
ظاہرا ہوتا ہے ظاہر سب پریشان حال ہین
سُن کے یہ تقریر معقول۔ اس طرح بولا نِکھاد
گر ذرا بھی مین بل ابروے کمان مین پاؤنگا
الغرض پہونچا جو لشکر مین تو سب گریان ملے
بھرت جی کے پاؤنکو چوما لب دامن کی طرح
رفتہ رفتہ جب بھرت پہونچے قریب چترکوٹ
کی گذارش لیکے انبوہِ گران آتے ہین بھرت
سُن کے آمد بھرت کی لچھمن ہوے محوِ غضب
سلطنت کیا ہاتھ آئی ہے۔ کشی کرنے لگے
گر اُٹھایا سر تو مل ڈالون کا پشہ کی طرح
رام بولے بھرت محوِ دشمنی ہرگز نہین
آتشِ جوش و حرارت لے لچھمن تم گُل کرو
سامنے رگھناتھ کے آئے اسی عرصہ مین بھرت
بھر بشر نے اپنے سینے سے لگایا رام کو
ملنے مین پرام سے بولے بھرت جی اور بشسٹ

جانبِ بازوے چپ چھپنے لگا کسی نے ناگہان
ہم بغل ہونے لگے عروسِ فتح سے خرد و کلان
تیغ برگشتہ بھرت سے ہے کشیدہ ہے کمان
رام کے لینے کو جاتا ہے یہ انبوہِ گران
کوئی گریان ہے کسی کے لب پہ ہے آہ و فغان
مین پئے تفتیش حال جنگ جاتا ہون وہان
کاٹ دونگا تیغ سے ہر رشتۂ عمرِ روان
کوئی بھی خندان نہ تھا مانند زخمِ خون فشان
رہنمائی کی۔ بتا کر۔ رام و لچھمن کا نشان
پیش رام و لچھمن و سیتا نکھاد آیا دوان
چشم دُسرے چھپنے والے ہین منگ آسمان
بھرے خونریزی کو ہو تیار اے تیر و کمان
یہ جگر۔ یہ دم۔ یہ دل۔ یہ جوش یہ تاب و توان
صورتِ حرفِ غلط دم مین مٹا دونگا نشان
جان مین معنی وہ ہین قالب مین ہون قالب وہ ہین جان
بدگمان زیرِ بغل ہوشا ہدِ امن و امان
گر پڑے قدمون پہ مثلِ گیسوے عنبر فشان
قفلِ اشکِ تر گرے قدمون پہ ہو ہو کر طپان
آپ چل کر ہون بسا ب ملک اودھ مین حکمران

آپ کے غم مین سری سرت نے لی سُرپُر کی راہ — خاک بر سر رنج سے رہتی ہین تینون رانیان
ایسی پھیلی ہی اجودھیا مین وبائے درد و غم — عازمِ شہرِ خموشان ہین سب اہلِ خاندان
حال سُن کر مرگِ شہ کا رام روئے اسقدر — اشک سے مثلِ زمین پانی پہ ٹھہرا آسمان
یون کہا حکمِ پدر کو مین نہ ٹالونگا کبھی — گھر نہ واپس جاؤنگا چودہ برس کے درمیان
تم کرو فرمانروائی شوق سے میرے عوض — عدل سے رکھو ہر اک پیر و جوان کو شادمان
کہکے یہ نعلین چوبی دی نشانی کے لیے — گر کے قدمو نپر بھرت رخصت ہوئے نالہ کنان
خانۂ دل مین بسائی یاد سیتا رام کی — تخت پر رکھی کھڑاؤن رام کی بہرِ نشان
سترہن کے ہاتھ مین سونپی عنانِ سلطنت — خود ہوئے مشغول یادِ مالکِ کون و مکان

سری رامچندر جی کی راجہ اندر کے بیٹے کو چشم نمائی

رام لچھمن - جانکی اکدن سر کوہ گران — تھے زبس محوِ تماشائے بہارِ گلستان
جانکی جی کو پنہایا زیورِ گل رام نے — طوق - جھومر - پات - کنگن - ہار - بتّھی بالیان
جینت راک فرزند راجہ اندر کا تھا بد سرشت — بدگہر - بدذات - بدکردار - ننگِ خاندان
بن کے زاغ بوم خصلت جادو و نیرنگ سے — چونچ ماری پائے سیتا پر برائے امتحان
جب سری رگھبر نے دیکھی یہ شرارت زاغ کی — سر کیا جوشِ غضب سے اُس پہ تیرِ جانستان
زاغ نے مانگی مہادیو - اندر - برہما سے مدد — زورِ جسمانی سے کی درخواستِ امن و امان
تیر نے پیچھا نہ تینون لوک مین چھوڑا اگر — شکل کوئی بھی نظر آئی نہ بہرِ حفظِ جان
ہوکے تنگ آخر گرا رگھناتھ جی کے پاؤن پر — عرض کی عفوِ خطا ہو اے مُعینِ بیکسان
مین خود اپنے جرمِ سنگین سے ہوا ہون سر بجیب — اب ہو مجھ پر دامنِ لطف و کرم سایہ کنان

رام نے اک آنکھ اسکی کی پُٹے تنبیہ کور
زاغ اُڑا سر در گریبان ہوکے سوئے آسمان

سُپ نکھا کی گوشمالی

رام و لچھمن سیر کرتے کرتے جا پہونچے وہان
سُپ نکھا ہمشیرۂ راون کا مسکن تھا جہان

شکل دیکھی سُپ نکھا نے جب سری رگھبیر کی
ہاتھ سے جاتی رہی صبر و تحمل کی عنان

بن کے اک معشوقۂ طنّاز بولی رام سے
مین بہن راون کی ہون نازک بدن ابرو کمان

میرے طالب سیکڑون شاہان خوش اقبال ہین
کر دیا مجھپر نچھاور سیکڑون نے نقد جان

گو ہزارون خوبصورت بھی ہوے شیدائے حسن
مین ہوئی لیکن نہ اپنے طالبون پر مہربان

آپکی صورت پہ شیدا ہو گیا ہے آج دل
کیجیے نقد تمنا دے کے مجھکو شادمان

رام بولے یان ہے دامان تعلق ہاتھ مین
کر سری لچھمن سے جا کر مدعائے دل بیان

سُپ نکھا لچھمن کے پاس آئی۔ کہا غمشاد دل
باتون باتون مین سنائے لحن طوطی زبان

دل سری لچھمن کا تھا لذات دُنیا سے بری
پانُون مین پہنی تعلق کی نہ زنجیر گران

اپنی اصلی شکل بدلی جب ہوئی مایوس وہ
قد بڑھا کر تاڑ سا۔ سر پہ اُٹھایا آسمان

رام و لچھمن کو فن نیرنگ دکھلانے لگی
جانکی کے سمت لپکی صورت برق تپان

رام کا پاکر اشارہ غیظ سے لچھمن اُٹھے
گوش و بینی کو دکھائی تیزی تیغ روان

دو تھے کھر دوکھن شہ لنکا کے بھائی اُسجگہ
اُنکے پاس آئی وہ محو آہ و فریاد و فغان

رام و لچھمن کے نشان و نام سے بخشی خبر
سرگذشت و واردات گوش و بینی کی بیان

جانب دشت اُٹھ کے کھر دوکھن چلے خنجر بکف
بہر خونریزی لیے چودہ ہزار افسر جوان

دیکھکر یہ رنگ لچھمن جی سے بولے رامچندر
جانکی جی کو کرو پنہان سرِ کوہِ گران

حکم سُن کر رام کا رخصت ہوئے لچھمن جتی
کوہ پر جا کر کیا سیتا کو نظروں سے نہان

یان حضورِ رام کھر دوکھن نے بھیجا نامہ بر
کہدیا۔ کہنا کہ ہم لائے ہین فوجِ جانستان

صف شکن گر ہو۔ تو آؤ رزمگہ مین جنگ کو
مُورچہ چھپنو دکھاؤ تیزیِ تیغِ روان

گوش و بینی جسکے لچھمن جی نے کاٹے تیغ سے
وہ بہن راون کی ہے گُل پیرہن غنچہ دہان

ہون اگر پہلوے راون کے لیئے دلِ جانکی
صُلح کی صورت نظر آئے برائے حفظِ جان

گو تم اپنے زور مین یکتائے عالم کیون نہو
ہم سمجھتے ہین۔ نہین تمسا جہان مین ناتوان

جب سُنایا ایلچی نے آکے پیغامِ عدو
رام نے ہنسکر دکھائی بُرّشِ تیغِ زبان

نام ہے رام و لکھن۔ دسرت کے ہم فرزند ہین
جان پڑ جائے چھوین گر ہاتھ سے تیرِ کمان

دم ہمارا دیکھکر خود دم بخود ہوتی ہے تیغ
ٹوٹتا ہے اپنے ڈر سے رشتۂ عمرِ کمان

ہم دکھائین گر فروغ اپنی سپر کے چاند کا
پُرزے پُرزے دامنِ خنجر ہو مانند کتان

حاکمِ لنکا جو اپنے زور پر کرتا ہے ناز
ایک دن ویران کرونگا مرغِ جان کا آشیان

جان دینے کیلیے باندھی تو ہے تم نے کمر
پھر ملے گا مادرِ گیتی کا گہوارہ کہان

دشمنو نسے جب کہا رگھبر نے برجستہ جواب
تیر برسانے لگا رگھبر پہ انبوہِ گران

اسقدر رگھبر نے مارے ناوکِ لشکر شکن
رُونگٹے بھر تنِ اعدا نے تیرِ روان

دیدۂ زخمِ بدن سے جزو و کل خونبار تھے
کوئی بسمل۔ کوئی بیدم تھا۔ کوئی تھا نیمجان

اہلِ خنجر پہ ہوئی تاثیر چشمِ زخم کی
پھر گیا خنجر گلے پر۔ کر گئی شمشیر جان

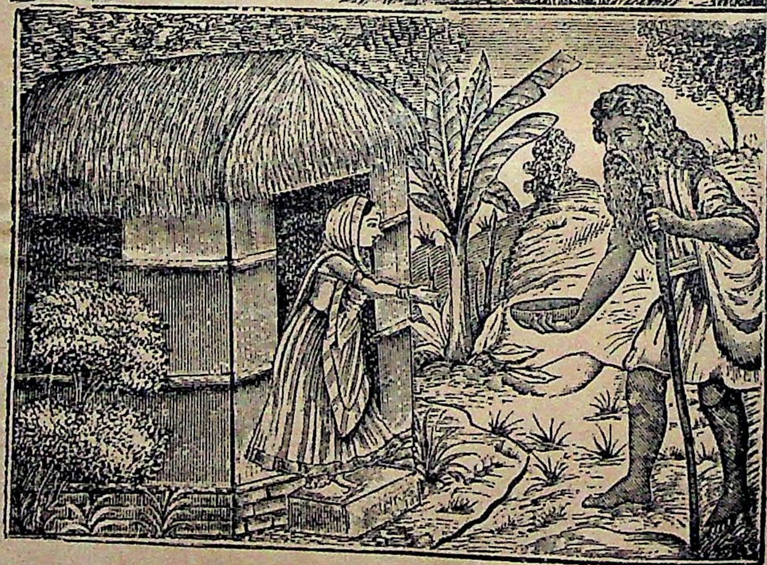
بولتا کیونکر نہ رن تیزی ناوک دیکھکر
تھا نہ کوئی بھی دہان زخم خندان بےزبان

ہو کے فارغ جنگ سے مسکن پہ آئے رامچندر
کوہ سے لائے سری سیتا کو لچھمن شادمان

سیتاہرن

سُوپ نکھا پہونچی جو میدانِ وغا مین ناگہان
روئی۔ واویلا مچائی۔ سر دُھنا۔ نالے کئے
اے برادر تجکو دنیا کی خبر اصلا نہین
تیرے ہوتے غیر میری ناک کاٹین رو رہے
رام و لچھمن شاہزادے ہین اودھ کے ذی حشم
مین جو پہونچی اتفاقاً اُنکے مسکن کے قریب
دو دکھن دکھلا گیا جب چودہ ہزار افسر گئے
اُنکے ساتھ اک ہے عروس خوش گلو خوش گفتگو
پردہ دار ایسی ہے وہ دیکھا نہ لب تقریر نے
چُعد وہ مو بافت نے دیکھی نہ گردن ہار نے
ابروئے پُرخم شکن نے چینِ نے لوحِ جبین
گھر کے باہر آنکھ کی پتلی قدم رکھتی نہین
جو نہ غازہ وہ دیکھے عارضِ روشن کا نور
جو مہاور ہو۔ وہ دیکھے پائے رنگین کا خرام
جو نہ سُرمہ۔ وہ دیکھے جادوِ چشمِ سیہ
مثلِ شانہ جسکا دل صد چاک ہو دیکھے وہ زلف
پارسا ایسی کہ طاقت کیا جو شانہ سر چڑھے
پائے مُردہ دونون بھائی نذر آور پہلوان
پیشِ راون جا کے لنکا مین ہوئی محوِ فغان
دیکھ تو کیا ظلم سہتے ہین دلِ اہلِ جہان
تو ہے مستِ مو گلگون۔ منائے شادیان
صف شکن۔ بحقدر صف آرا دلاور اور نوجوان
گوش و بینی کاٹ لی آبروئے خاندان
کشتۂ مژگان ناوک ہو گئے سب پہلوان
عربدہ جو۔ خوبرو۔ مرغولہ مو۔ ابرو کمان
رہتی ہے پوشیدہ چشمِ ناف سے اُسکی میان
آرسی نے رخ۔ مسی نے وہ دہانِ بے نشان
چشمِ خم نے زلف۔ آنکھ آنسو نے۔ تالو نے زبان
وہ نظر سُرمہ کی نظر سے بھی رہتی ہے نہان
ہاتھ وہ دیکھے جو ہو برگِ حنائے بوستان
جو نہ رنگِ مسی دیکھے وہ تنگی دہان
دیکھے اعجازِ لبِ جان بخش جو ہو تنگ پان
جو نہ صندل وہ پیشانی کو دیکھے بیگمان
آئینہ سے آنکھ لڑ جائے یہ ممکن ہے کہان





سیتا ھرن

جسم کو پوشاک بے شرمی سے تن پوشی ہو ننگ
مردم دیدہ کی صورت آنکھ نے دیکھی نہین
نازکی سے بار ہی پیشانی تابان کو چین
حسن صورت کو ملاحت۔ خال مشکین کو نمک
ہار کو گل۔ ہار گردن کو۔ گلو نکو رنگ و بو
مانگ کو سیندور۔ خم ابرو کو۔ چہرہ کو نقاب
رخ کو غازہ۔ ہاتھ کو مہندی۔ مہاور پاؤنکو
سرمے مژگانکو سیاہی۔ جعد مشکین کو شکن
بوجھ اٹھا سکتی نہین پوشاک بوے عطر کی
جز وہین سیندور کے۔ رنگ شفق شنجرف گل
غازہ مین پڑتا ہے نور مہ ضیاے آفتاب
جز و سرمہ مردمان چشم کے دل کا سواد
ہو سویدا کے زبان سوسن اس گل کی مسی
شاہ راون نے سنی جب سوپ نکھا کی سرگذشت
اٹھکے ہنگام سحر جا کر کہا ماریچ سے
سوپ نکھا کی ناک کاٹی ہے سری رگھبیر نے
رام کا نام مبارک جب سنا ماریچ نے
یہ وہی ہین رام مارے ہین جنھون نے اہل زور
فتح حاصل انسے ہو۔ یہ حشر تک ممکن نہین

ہو پئے چشم آرسی کو منھ لگانا کسر شان
رہتی ہین پردہ نشین پلکونسے ہر دم پتلیان
خط ہتیلی کو گران ہو۔ نطق کو حرف بیان
بوے عنبر بیز ہو گیسوے عنبر فشان
خاتم انگلی کو۔ نگین کو جلوہ نام و نشان
دانت کو رنگ مسی افشان جبین کو ہو گران
زلف کو پیچ۔ آنکھ کو سرمہ۔ لبونکو رنگ پان
خامشی بہر دہن۔ طرز سخن بہر زبان
گوٹ گھونگھٹ کو گران۔ سنجاب آنچل کو گران
جوہر لعل یمن۔ سرخی مہر آسمان
روشنی برق باران۔ تابش برق یمان
چشم آہو کی سیاہی رنگ سرمے آسمان
ہے شفق کے زخم کا پھایا مہاور بیگمان
بہر خونریزی کمر بستہ ہوا شکل کمان
دے مہم سخت مین مجھکو مدد اے مہربان
انسے لیتا ہو عوض مجھکو ذرا حیل ہمعنان
کی گذارش مین نخوبی لے چکا ہون امتحان
مار کر تیر فلک پر مجھکو پھینکا تھا یہان
انکی پامردی کے آگے سرکشی ہے رائگان

شاہِ راون یہ سخن سُن کر ہوا محوِ غضب
خوف سے رعشہ پڑا تحلّلِ تن ماریچ مین
دلمین یہ سوچا کہ جان اس سے بچانا چاہیے
یہ چھل اندرائن کا۔ امرت چھل وہ یہ بسِ وہ امرت
جان وہ لینگے تو جان آئیگی میری جائین
سوچ کر یہ ساتھ راون کے گیا وہ اُس طرف
جانکی سے رام بولے تم سماؤ آگ مین
اپنا اصلی نور سیتاجی نے سونپا آگ کو
گو سری لچھمن جتی تھے واقفِ رازِ دنیا نہ
الغرض پہونچے جو وہ بدخو قریب رامچندر
دشمنی کی آنکھ سے دیکھا جو وہ اُنکی طرف
اپنے ساتھی سے کہا اب کس لیے تاخیر ہے
اُٹھکے شوقِ صید مین جائین سری رام و لکھن
بنگیا ماریچ آہو جادو و نیرنگ سے
دوڑنے مین دھوپ اُڑنے مین رُخِ عاشق کا رنگ
جانکی جی کی نظر اُٹھی جو صحرا کی طرف
رام سے بولین کہ یہ آہو پکڑ لا دو مجھے
رام بولے۔ کیا تمھین اسکی اسیری سے غرض
ہو ہرن۔ یا ہو چھلاوا۔ سحر ہو۔ نیرنگ ہو

دین زبانِ خنجر بُران سے اُسکو دھمکیان
روح و دل سہمے۔ کلیجا کانپ اُٹھا۔ تھرّائی جان
رام کو تحفہ مین دینا چاہیے عمرِ روان
دوت یہ جمراج کا۔ وہ بشن جان بخشِ جہان
یا پ کٹ جائینگے مارین گے جو وہ تیرِ روان
یان گئے لچھمن تلاشِ گُل مین سُوے بوستان
آستین جسمین چڑھاؤن بہرِ قتلِ سرکشان
صرف مایا رہ گئی رگھناتھ جی کے ہمعنان
لیکن اُن پر بھی ہوا ظاہر نہ وہ رازِ نہان
کھا کے غش راون گرا نِکلی ہوئی تاب و توان
شیر اُنھین پایا بدلے آہوِ روحِ روان
اگر کوئی تدبیر جس سے شکلِ مطلب ہو عیان
بھاگ جاؤن جانکی کو لیکے مین سوے مکان
چوکڑی بھر بھر کے دکھلانے لگا اٹھکھیلیان
تھا غزالِ چشم پھرنے مین لچکنے مین کمان
چار آنکھین ہو گئیں اُس بدنظر سے ناگہان
جسمین طفلِ دل کے بہلانیکی صورت ہو عیان
دشت مین آباد رہتا ہے گروہِ سرکشان
کیا کسی کو علم کسکی فتنہ سازی ہو یہان

جانکی جی نے جو پھر ہٹ کی تو اُٹھے رامچند
تیر کیا آہو پہ مجبوری سے تیرِ جانستان

خاک پر گر کر ہوا جولانِ غزالِ فتنہ جو
رام نے اک اور مارا ناوکِ آتش فشان

جب نشانہ پھر گیا خالی۔ تو مارا تیر اور
جس سے زخمی ہو کے آہو گر پڑا نالہ کنان

رام کی آواز سے چلایا وقتِ جان کنی
آؤ اے لچھمن۔ خبر لو۔ جان ہوتی ہے روان

جانکی لچھمن سے بولیں سُنکے یہ آوازِ درد
جا کے دیکھو حال کیا ہے۔ کون ہے محوِ فغان

رام کی غمگین صدا معلوم ہوتی ہے مجھے
آفتِ تازہ نہ آئی ہو۔ نصیبِ دشمنان

عرض کی لچھمن نے بھائی کو ذرا کھٹکا نہیں
چیختا ہے درد کے مارے غزالِ نیمجان

جانکی بولیں۔ کرو حیلہ نہ ہنگامِ مدد
جاؤ دیکھو۔ کیا الم ہے۔ کیا ہے ایذا اے نہان

اُٹھکے مجبوری سے جنگل کو چلے لچھمن جتی
خطِ مدور خاک پر کھینچا پے امن و امان

جانکی کو نقش میں بٹھلا کے یہ تاکید کی
پائے مستحکم رہے اس دائرے کے درمیان

اسطرح سمجھا بجھا کر وہ اُدھر رخصت ہوئے
بنکے راون برہمن پیشِ سیتا آیا وہان

عرض کی۔ ہوں شدتِ فاقہ کشی سے جان بلب
ہو جو کچھ موجود بخشش اے چارہ سازِ بیکسان

جب سری سیتا مہارانی ثمر دینے لگیں
برہمچاری نے دعائیں دیکے یوں کھولی زبان

دائرے کے آ کے باہر دیجیے مجکو ثمر
جسکے پھل سے آپ بھی پاکے پھل ہوں شادمان

جو ہیں سیتا جی نے رکھا نقش سے باہر قدم
گود میں لیکر سوئے لنکا ہوا راون روان

جٹایو کا قتل

کرگس اک تھا عرش پر یہ شتاب عقابِ آسمان
قالبِ نخلِ کہن کے واسطے تھا مرغِ جان

جانکی جی قبضۂ راون میں جب آئیں نظر
جسمِ دشمن پر پروں سے اپنے ماریں قمچیان

دیکھکر کرگس کو راون نے فدائے سرکشی
شہپر اپنے ایسے مارے کرگس جرار نے
جا کے سیتا کو تہ نخل کہن پنہان کیا
ہوش مین آ کر عدو نے اسقدر برسائے تیر
فتح پا کر کشور لنکا کی جانب راہ لی
زیور اپنے کچھ سری سیتا نے پھینکے راہ مین
وان جو رام آہو کو لیکر واپس آئے شام کو
رنج و درد از حال ہو بائین پھڑکتی آنکھ ہی
عرض کی لچھمن جتی نے - جائے رنج و غم نہین
کاٹکر یون راہ باتو نمین - جو مسکن پر گئے
اشکبار آنکھین ہو نمین لوٹنے زمین پر طفل اشک
حال پوچھا جانکی جی کا وحوش و طیر سے
جو کڑی بھولا تھا ہر اک - فتنہ سبکا تھا ہرن
جب بڑھے آگے تو خون پایا سر دامان دشت
مثل ماہی ایک کرگس مضطرب آیا نظر
کیون پڑا ہی نہ بے ہین بال و پر پرواز کو
مرغ بسمل نے کہا - میرا جٹایو نام ہے
جب وہ زور تیر سے سر لوک لینے کو گئے
مین اڑا لایا یہان بالائے شہپر جب انھین

جنگ کو چھوٹے مقابل طائر تیر پران
ہاتھ کے ٹکڑے اُڑا دے کر کے بے تاب و توان
چونچ سے لینے لگا پھر کار شمشیر و سنان
کر دیا بے جنبش اُس کو صورت زاغ کمان
جانکی کو قید مین رکھا میان بوستان
خیل میمون دیکھکر پھینکا لباس زرفشان
راہ مین لچھمن ملے - پوچھا کہ سیتا ہین کہان
سانحہ کوئی نہ دلپر ہو - نصیب دشمنان
جانکی جی ہین فروکش نقش خط کے درمیان
اُس مہ اُمید کا پایا نہ ہالے مین نشان
ہر طرف دوڑی نظر - گھر مین ہر اک سو چیلیان
شاخ سے گل سے ثمر سے نخل سے پوچھا نشان
کیان بیان کرتے ہرن سیتا ہرن کا داستان
پر کہین پائے کہین ترکش - کہین تیر و کمان
اُس سے پوچھا کس لیے ہی مائل آہ و فغان
خاک پر لوٹن کبوتر کیطرح کیون ہو طپان
راجہ دسرت مجھپہ رہتے تھے ہمیشہ مہربان
آسمان سے برق وش گرنے لگے ہو کر طپان
ہو گئی قائم محبت میرے اُن کے درمیان

راون آج آیا جو سیتا جی کو لیکر اُس طرف — مجکو طیش آیا۔ لڑا۔ لیکن گرا محوِ فغان
تھی جو مرتے وقت پابوسیِ قدس کی ہوس — روح تھی قالب میں وہم آنکھوں میں تھا ہونٹوں پہ جان
صرف اتنا کہکے جامِ موت کرگس نے پیا — محبسِ قالب سے نکلا طائرِ روحِ روان
اُس ہما خصلت کی کِریا کرم کرکے رامچندر — جستجوے جانکی میں پھر ہوئے گرمِ روان
رہزنی کرنے لگا آکر کبنڈھ اک راچھس — رام یوں بولے لکھن سے کون ہے یہ بدگمان
منع کردو جا کے دکھلائے نہ زور اپنا مجھے — باز آئے فتنہ سازی سے اگر ہو خوفِ جان
لاکھ سمجھایا بجھایا جا کے لچھمن نے اُسے — شیشۂ جوشِ عدو لیکن رہا آتش فشان
رام نے مارا جو تیر آنکھیں ہوئیں دشمن کی بند — لیکن انسان بن کے یوں افشا کیا رازِ نہان
عرض کی گندھرپ تھا میں اپنے اگلے جنم میں — تھا دعاے بد سے بدکردار و بدظن بدگمان
تیر کھا کر بددعا کا آج اثر جاتا رہا — شکر و احسان آپنے بیکنٹھ میں بخشا مکان
حال پنہان کرکے ظاہر وہ گیا سرلوک میں — یان ہوئے رگھنا تھ جی سیوری کے گھر میں میہمان
شادمان سیوری ہوئی پھولے خوشی سے ہاتھ پاؤں — دھوئے چرنامرت سے کام و لب و نطق و دہان
کھل گئیں آنکھیں نگاہِ عجز پر کرمان پھری — آستین کرنے لگی ہر موئے مژگان کی زبان
سر نکلا آنکھ سے پتلی نے درشن کے لیے — لب پہ آئے اشتیاقِ دید میں حرفِ بیان
لے کے میوے عرض کی مقبول ہو یہ برگِ سبز — نذر، ہدیہ پیش کش، سوغات، تحفہ ارمغان
رام نے اُسکو پھلوں کے بدلے بخشے چار پھل — کر دیا فیضِ کرم سے نشن یوگ اُسکا مکان
دیکے خاطر خواہ پوچھیں میہمانی کا صلہ — رام نے پوچھا جناب جانکی جی کا نشان
عرض کی سیوری نے یاں رشت ایک پمپا پور ہے — کیا تعجب گر پتا سیتا کا ملجائے وہان

رام و لچھمن پھر ہوئے محوِ تلاشِ جانکی

تیز تھین بہرِ عدو نوک مژہ کی برچھیان

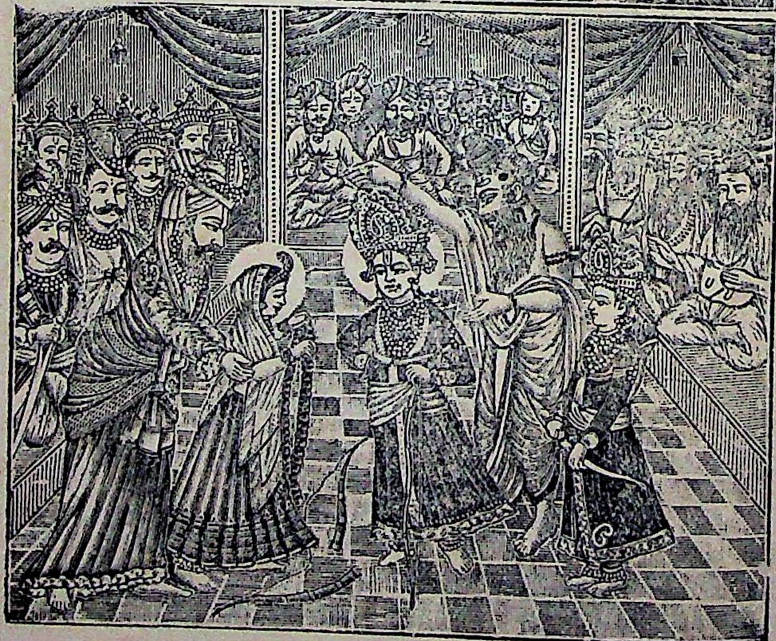
سری ہنومان جی کی سری رام چندر سے ملاقات

جب سری رام و لچھمن آگے بڑھے محوِ فغان
ہر بہانِ بہر دو تر نے سر قد تعظیم دی
شاہِ میمونانِ زور آور کوئی سگریو تھا
بال کے ڈر سے چھپا تھا جا کے اُس کہسار پر
اُسنے دیکھا رام و لچھمن کو جو محوِ گفتگو
انجنی نندن سے بولا جا کے پوچھ لے حال
بال کے جاسوس اگر ہون مجکو دیدینا خبر
برہمن بنکر سری بکرم نے پوچھا رام سے
کھُل گئی چشمِ حقیقت روے اقدس دیکھکر
دیتے ہین چھپا تو نکو چرنامرت چھالے پھوٹکر
کیا لیے چوری سے سنگھاسر لے چارون تبدیر
کیا اذیت از بہر توجگ کو دی پر گراہ نے
کیا سہر یاد سے پھر چھینا ہے کالدھین
رام بولے راجہ دسرت جی کے ہم فرزند ہین
کیا بتائین۔ کیون نہین صحرا نوردی ہمکو خار
جانکی جی کھو گئین۔ نکلے جو ہم بن باس کو

دشتِ پنپا پور کو پایا فریبِ بوستان
شاخِ نخلِ بار ور نے دین پھلونکی ڈالیان
کوہ سگریو بیلتین۔ صفدر۔ دلاور پہلوان
تھے جہا بیر انجنی نندن انیس و مہربان
مخبرانِ بال صفدر کا ہوا دل کو گمان
کون ہین یہ جستجو مین کسکے آئے ہین یہان
جسمین ڈھونڈھون اور جائے امن بہرِ حفظِ جان
آپکا کیا نام ہے۔ کون آپ ہین۔ گھر ہے کہان
دیوتا کہنے کو فخر اپنا سمجھتی ہے زبان
آپکو کس بھاگت کی قسمت بلا لائی یہان
کیا ہوئی پھر گوش زد بھلاو کی آہ و فغان
کیا ضرورت پھر ہوئی لینے کو بل کا امتحان
شیو نے کیا نیچ ہو کے بھسماسر سے پھر چاہی امان
رام و لچھمن نام ہے۔ ملک اودھ مین ہے مکان
کیا کہین۔ گونگے کا سپنا ہے ہماری داستان
دل ہمارا جانتا ہے۔ جو ہے ایذائے نہان

صفحہ ۱۵ و ۱۸





اهلیا تارن اور دهنس جگ

ہم ہین آوارہ انھین کی جستجو مین رات دن
انجنی نندن بدل کر شکل قدمونپر گرے
لیکے جب رام و لچھمن کو اپنے مسکن پر گئے
میرا بھائی بال شاہنشاہِ پنپا پور ہے
جنگ مین زور دغا سے چھینتا ہو نصف زر و ...
قوتِ بازو وہ مجکو جانتا تھا۔ مین اُسے
کوئی رنجش دو ندلی تھا یا مردِ شیر دل
دی شکست اُنکو جو امدادِ ظفر سے بال نے
بال نے مجھسے کہا جاتے ہین بہرِ جنگ ہم
جال اُدھر یہ کہکے مجھسے کوہ کے اندر گیا
بال کو مارا عدو نے سر بکف نے کرکے زیر
اس سبب سے دہن کوہ گران کو کرکے بند
سُنکے اہلِ خاندان نے سرگذشت رنج و غم
کچھ دنون کے بعد بال آیا مکان پر فتح مند
ملا نہ آرام و عشرت کو گیا لے بال و پر
مین ہوا اس دشت مین روپوش وانسے بھاگ کر
ہو دو چار دکھ کی جو اس دارالامان بال آئے
ہو جو ممکن آپسے کچھ مو شگافی کیجیے
رام بولے بال کو بے دم کرونگا کل ضرور

کوبکو صحرا بصحرا۔ بوستان در بوستان
بال و سگریو دلاور کی بیان کی داستان
آگے یون سگریو نے کی سرگذشت اپنی بیان
فیل طاقت مین۔ جوانمردی مین ہے شیرِ ژیان
ہے یہی باعث مقابل اُسکے ہین سب ناتوان
ربط ازل سے درمیان مین تھا مثالِ جسم و جان
مردِ میدان قوی بال و جری و پہلوان
ہوکے پسپا دامنِ کہسار مین پائی امان
پندرہ دن تم ہمارے منتظر رہنا یہان
یان مہینا ختم ہونے پر ہوا مجکو گمان
مجکو دکھلائے نہ زورِ ضربتِ گرزِ گران
اپنے گھر والون سے جاکر کی وہ کیفیت بیان
دشتِ پنپا پور کا مجکو بنایا حکمران
جل گیا دیکھا جو میرے سر پہ تاجِ زرفشان
زوجۂ گلفام چھینی بن کے میرا خصمِ جان
ہے مقامِ شکر یان مطلق نہین خوفِ زیان
جسم جل جائے کچھ ایسا کوہ ہو آتش فشان
بال پر موے سر آتش کا ہو جنمین گمان
تمکو تختِ سلطنت دیکر کرون گا شادمان

عرض کی سگریو نے مین ایک دن تھا کوہ پر اک عروسِ مہ جبین اوجِ ہوا پر تھی روان
شرمگین نیسان تھا جسکے چشمِ گوہر بار سے جسکے رونے کی صدا تھی خندۂ برقِ طپان
مجمعِ میمون کو محوِ سیرِ صحرا دیکھکر اک لباس زرفشان پھینکا سر کوہِ گران
آج ظاہر ہو گیا سیتا مہامائی تھین وہ کھل گیا اوجِ ہوا پر تھین وہی نالہ کنان
خیر اب آپ اپنے دل سے کیجیے حک حرفِ رنج ڈھونڈھ لاؤنگا سری سیتا کو مین ہونگی جہان
رام بولے تم پہ قتلِ عدو باندھو کمر مکتفی میری مدد مجھو بولے حفظ جان
عرض کی سگریو نے گو زور مین کچھ شک نہین ہے مگر مدِ نظر تیر افگنی کا امتحان
دوندلی راچھس جو بھائی سے ہوا تھا لڑکے زیر اوڈھان ہین سرِ کہسار اُس کی استخوان
انکو جوشہ زور اٹھائے بال کو مارے وہی ہو اُسی کے ہاتھ سے حلِ عقدۂ امن و امان
ہی سوا اسکے برائے امتحان اک اور بات سات تاڑونکے شجر باہم مسلسل ہین یہان
اُنکا سینہ گر کوئی چھیدے فقط اک تیر سے رزمگہ مین بال کو بیجان کرے وہ بیگمان
نوکِ ناوک سے شجر تاڑونکے چھیدے رام نے صرصرِ زور آوری نے خس بنا دین استخوان
قوتِ بازو دکھائی بال کو سگریو نے ہو کے شل لیکن سری رگھبر کے پاس آیا دوان
عرض کی خوب آپنے میری مدد کی وقت جنگ واہ صاحب واہ دی خوب آپنے امن و امان
رام بولے شکل پہچانی نہ تیری آنکھ نے اس سبب سے سر کیا مین نے نہ تیرِ جانستان
پھول کا مالا پہنکر وہ نشانی کے لیے مائلِ کشتی ہوا مستِ مئے تاب و توان
زیر جب دیکھا سری رگھبیر نے سگریو کو بال کو فوراً کیا زخمی تیرِ جانستان
دیدۂ زخمِ جگر سے رو دیا بال اشک خون کر دیا گل بادِ ناوک نے چراغِ روح و جان
مرگِ شوہر کے الم سے مضطرب تارا ہوئی بالکے مرنیکی ایذا سے ہوا انگد طپان



سري جانكي جي سے هنومان كي ملاقات

ی تسلی سب کو سمجھا بجھا یا رام نے
دامنِ تسکین سے پوچھے اشک اہلِ خاندان

نت کی فرمانروائی کی عطا سگریو کو
بیاہ تارا سے کیا حسبِ رواجِ خاندان

ام و لچھمن کی جو انگد نے اطاعت کی قبول
ہو گیا عہدہ ولی عہدی کا پاکر شادمان

ستجوئے جانکی کے واسطے لیکر قسم
رام و لچھمن جی رہے جاکر سرِ کوہِ گران

یکھتے تھے موسمِ بارش مین سیرِ برق آہ
ابرِ دیدہ سے رہا برسات بھر دریا روان

ی رقت دیکھکر پھٹتا تھا سینہ ابر کا
اُن کو مضطر دیکھکر کہتی تھی بجلی الامان

جانکی جی کی سراغیابی اور لنکا مین آتشفشانی

ب ہوا سگریو زینت بخشِ تختِ خاندان
جانکی کی جستجو مین کی روان فوجِ گران

ل بیمون نے تلاشِ جانکی ہر سمت کی
خوب کی پیمائشِ فرشِ زمین و آسمان

ھک گئے لیکن نہ شکلِ ڈھونڈھا آئی نظر
شل ہوے لیکن نہ پایا جانکی جی کا نشان

خرش آکر کہا محوِ ندامت رام سے
ہو گئی قسمت سے اپنی جانفشانی رائگان

ر طرف ڈھونڈھا ہر اک گوشہ کو دیکھا کہین
یہ نہین معلوم ہوتا ہے کہ سیتا ہین کہان

ام جی افسردہ خاطر مضطرب غمگین ہوے
انجنی سُت سے کہا اب تم ہو منزل پر روان

وہی نشانی کو انگوٹھی اپنے دستِ پاک کی
ہاتھ مین اسپِ ہوائے پُر اثر کی دی عنان

نبی ہنومن کمر بستہ ہوے بہرِ سفر
جا ہونت انگد ہوے راہِ الم مین ہمعنان

و بو صحرا بصحرا کی تلاش جانکی
چار سو پھر کر ہوے وارد لبِ بحرِ روان

تھا وہان سنپاتی کرگس اُفتادہ خاک پر
جان بلب بیتاب غمگین مضمحل مضطر طپان

نے جب دیکھا انھین بولا بہت بھوکا تھا مین
آج تکو صورتِ لقمہ کرونگا نوشِ جان

سُنکے یہ تقریر اُڑے صحرا نوردونکے حواس
عرض کی رام و لچھمن رونق فزاے دشت تھے
جنگ کی کرگس جٹایو نے۔ مگر بسمل ہوا
تجھسے اب یہ التجا ہے رہزنی سے در گذر
جب سُنی سنپات کرگس نے جٹایو کی خبر
یون کہا۔ تھا قوتِ بازو مرا وہ مُشتِ پر
گر پڑا وہ شبنم آسا تیزیِ خورشید سے
جل گئے پر۔ طاقتِ پرواز زائل ہو گئی
ایک رکھر نے دی دعا پاکر مجھے بال و پر
شکر ہے آج آپنے درشن دیے۔ احسان کیا
جانکی کا حال سُنیے۔ مُلکِ لنکا مین ہین وہ
دُور گو ہین مجھسے لیکن ہین نظر کے سامنے
جسکو طاقت ہو سمندر پار۔ جا کر دیکھ لے
انجنی نندن سوارِ کشتیِ ہمت ہوے
تھا میانِ بحر اک رچھس عدوے جن و انس
جسکا سایہ دیکھتا تھا۔ کھینچ لیتا تھا اُسے
انجنی نندن نے اُس بےخانمان کی جان لی
اُس جگہ سے کشورِ لنکا کی سیر آئی نظر
جب عنانِ عزم اُٹھائی ملکِ لنکا کی طرف

رہ گیا دبکر۔ سمٹ کر آشیان مین مرغِ جان
لے گیا سیتا مہارانی کو کوئی ناگہان
رام نے دی آگ اُسے۔ پرّان ہوا جب مرغِ جان
ہمکو جانے دے کہ ڈھونڈھین جانکی جی کا نشان
رو کے اپنی نوجوانی کی روایت کی بیان
ایکدن پرّان ہوے سوے فلک۔ جب تھے جوان
لیگئی جرأت مری مجکو قریبِ آسمان
بازوے ہمت ہوے شل۔ گر پڑا ہو کر طپان
پر نئے جمینگے جب رام کے قاصد یہان
آئیگی قبضے مین تیغِ طاقت و تاب و توان
سہ رہی ہین ظلم ظالم کے میانِ بوستان
اُسکا شہبازِ نظر میرے لیے ہے مرغِ جان
لائے مطلب کی خبر پاے سیاہی کا نشان
موج وش کرنے لگے طے منزلِ بحرِ روان
کوہ پیکر۔ قد و قامت مین نظیرِ آسمان
خون سے کردیتا تھا گلگون چادرِ آبِ روان
پار اُتر کر پار سے پہونچے سرِ کوہِ گران
تھے طلائی سقف و در سونے سے پیلا تھا مکان
آئی سُرسا اژدرون کی مان برائے امتحان

ڈانٹ کر بولی۔ کدھر جاتا ہے بیخوف و خطر
آگے میرے سامنے کر جوہرِ طاقت عیان

بس نہ اب آگے قدم رکھ۔ مین تجھے کھا جاؤنگی
ہون وفورِ اشتعال سے دلفگار و نیمجان

انجنی سُت نے کہا رگھناتھ کا قاصد ہون مین
جانکی جی کی خبر لینے کو آیا ہون یہان

روکتی کیون ہے مجھے۔ جانے دے۔ لانے دے خبر
واپس آکر دونگا اپنے بانکپن کا امتحان

لاکھ سمجھایا۔ مگر مانا نہ اُس بدذات نے
سحر دکھلانے لگی مانندِ چشمِ مہوشان

چار جوجن کا بنایا اُسنے جب اپنا دہن
سر پہ رکھی انجنی سُت نے کلاہِ آسمان

اور بھی عرضِ دہن کو جب طوالت اُسنے دی
گھس گئے مُنھ مین سری بکرم بلی مثلِ زبان

کان کا پردہ اُلٹ کر مُنھ دکھایا سامنے
جانبِ سُر سُر کیا اُسکو رہِ باطن کو روان

لنکنی اک دیونی تاریک منظر بدسرشت
کشورِ لنکا کی تھی دربان نگہبان۔ پاسبان

اُسنے جب روکا۔ ڈرایا۔ دھمکیان دین۔ نیچ کیا
انجنی سُت نے طپانچہ مار کر لی اُسکی جان

جانکی کی جستجو پر پھر جو آمادہ ہوے
آگ سورج کی ہوئی گُل۔ شام کا چھایا دھوان

انجنی نندن وفورِ شوق سے پھرنے لگے
دربدر۔ خانہ بخانہ۔ بوستان در بوستان

جستجو ہی مین تھے یہ۔ ناگہ سحر خندان ہوئی
ہر بھجن گانے لگی منقارِ مرغِ نغمہ خوان

آرتی ایشر کی کر کے دی سری سورج کو دھوپ
دھیان مین بھگوان کے گوشے مین بیٹھے چند یہان

پانی سورج کو دیا گُل نے بنا کر اوس مین
پوتھیان پڑھنے لگے برگِ نہالِ بوستان

تھا جو بھائی شاہِ راون کا بھبھیکن نام بھگت
رام سیتاپت کا نام اُسنے کیا وردِ زبان

انجنی نندن کو دھیان آیا یہان ایسا ہے کون
نام جو رگھناتھ جی کا لیکے ہے عذب البیان

یون کہا آہستہ۔ آ اے رام کے طالب ادھر
مجکو دیکر دولتِ دیدار کر دیجے شادمان

زیرِ بام آکر بھبھیکن نے کہا۔ کون آپ ہین
نام کیا ہے۔ کام کیا ہے۔ آپکا گھر ہے کہان

انجنی سُت نے کہا۔ بکرم ہمارا نام ہے
وے مدد گر بھگت تجھکو ہو سری گھناتھ کی
گی بھیکن نے گذارش جانکی ہین باغ مین
یار پا مین آپ سیتا تک۔ خیال خام ہے
انجنی نندن نے فرمایا ہمین کچھ ڈر نہین
کھٹکے یہ گلزار مین داخل ہوے شبنم کی طرح
خسرو لنکا اسی عرصہ مین آیا اُس جگہ
جانکی جی سے لجاجت کر کے یون کی گفتگو
یاد بھولو رام کی مجھپر کرو لطف و کرم
جانکی جی نے کہا خاموش رہ خاموش رہ
ڈر ارے ظالم سری رگھناتھ سے کچھ خوف کر
آگ یہ سُنتے ہی راون کے بدن مین لگ گئی
عرض کی مندودری نے۔ کیا خیالِ خام ہے
سُنکے یہ تقریر راون۔ اُلٹے پانون پھر گیا
غیظ سے بولا مہینے بھر کی مہلت اور ہے
جانکی جی مائلِ درد و تعب ہونے لگین
لب چباتی تھین سمجھکر اُنکو۔ ہیرے کی کنی
دلکو جب پتھر بناتی تھین۔ نکلتے تھے شرر
ترِ جٹا تھی ایک راون کی کنیزِ خوش سیر

جانکی کی جستجو ہمکو بلا لائی یہان
دے نشان۔ سیتا مہامائی فروکش ہین کہان
جسجگہ ہین سیکڑون دربان۔ ہزارون پاسبان
وہ چمن وہ ہے۔ نہین جسمین کبھی دخلِ خزان
یان فقط ہر نام کافی ہے برائے حفظِ جان
ہو گئے مانندِ بو پیراہنِ گل مین نہان
ساتھ تھین معشوقہ نازک بدن غنچہ دہان
ابتو ہو شاخِ نہالِ اُلفتِ دل گلفشان
ہاتھ سے اب نکلی جاتی ہے تحمل کی عنان
اسقدر ترکِ ادب۔ یہ بد دماغی الامان
جان لے اور نگ یہ ہوگا۔ نہ تاجِ زرفشان
جانکی جی کو زبانِ تیغ سے دین دھمکیان
حلق عورت پہ کہین چلتی ہے تیغِ خونفشان
دل دُکھانے کو کیے تھین مقرر پاسبان
مان جائین۔ قتل کر ڈالونگا ورنہ بعد ازان
دشمنونکے ظلم سے رہنے لگی لب پر فغان
اشک پیتی تھین سمجھکر آبِ شمشیرِ روان
جب بھڑکتی تھی جگر مین آگ اُٹھتا تھا دھوان
صاف باطن پاک طینت نیک مغز نکتہ دان

عرض کی سیتا سے اُسنے خواب دیکھا کل عجیب
آکے اک میمون نے لنکا کا اُجاڑا بوستان

ٹیان پھونکین۔ لگادی قلعۂ زرین مین آگ
تھے قریب سرو آتشبازِ سرو بوستان

پھول انارونکے نگاہونمین انارونکے تھے پھول
تھے نہال بوستان مثلِ چنار آتش فشان

رام نے راون کو مارا تیر آتشبار سے
تاج بخشی کی بھبھیکن کو بنایا حکمران

تم نہ گھبراؤ۔ عیان ہوجائیگی تعبیر خواب
دور ہوگی جان کنی۔ مٹ جائیگا دردِ نہان

اتنے مین بکرم نے پھینکی رام کی انگشتری
جانکی جی کی جدائی کا کیا قصۂ بیان

جانکی حیران ہوئین انگشتری کو دیکھکر
دل کو اندیشہ ہوا پیدا ہوئے وہم وگمان

دھیان تھا انگشتریِ رام لایا کون شخص
کس مین ایسا زور ہے۔ ہے کون ایسا پہلوان

بکرم آئے سامنے سیتا کو پاکر فکرمند
کی بیان صحرا نوردانِ الم کی داستان

جانکی بولین خفا شاید سری رگھناتھ ہین
ہے یہی باعث۔ خبر اب تک نہ لی آکر یہان

سچ بتانا یاد آتی ہے کبھی میری اُنھین
چشم تر ہوتی ہے۔ رہتی ہے کبھی لب پر فغان

عرض کی بکرم نے تمسے بڑھکے غم ہے رام کو
اشکباری سے ڈبو دیتے ہین سقفِ آسمان

جب خبر پہنچاؤنگا۔ آئینگے لینے کے لیے
مار کر راون کو بخشینگے تمھین نقد امان

جانکی مائی نے پھر پوچھا کہ فوجِ رام مین
تمسے بڑھکر زور ور ہین۔ یا تمھین سے پہلوان

انجنی نندن نے قد اپنا بڑھایا اسقدر
طول مین کم تھی شعاعِ آفتابِ آسمان

کی گذارش۔ فوج مین ہر ایک اہلِ زور ہے
سُور کے مانند ہین ہون جسکے آگے ناتوان

پھر کہا دکھ ہے فرطِ اشتہا سے بیکلی
گر اجازت ہو۔ تو پھل کھاؤن میانِ بوستان

جانکی جی نے کہا مشکل ہے گلشن مین گذر
وان حفاظت کو مقرر ہین ہزارون پہلوان

انجنی سُت نے کہا اسکا مجھے کھٹکا نہین
ہے قوی تر نام اکھیر۔ گر قوی ہین پاسبان

کہکے یہ داخل ہوئے اُس گلشنِ سرسبز مین
نخل اُکھاڑے پھول توڑے بار ڈالے باغبان

پائمالی کا دیا غم مثل سبزہ باغ کو
کھائے چُن چُن کر ثمر۔ ٹہنے جھٹکے پہلوان

جو بچے زندہ گئے راون کے آگے چشم تر
پائمالیِ گلستان کی حکایت کی بیان

تھا اچھے راون کا فرزند اہلِ طاقت اہلِ زور
اُس سے راون نے کہا جا تو میان بوستان

حکمت و تدبیر سے بکرم بلی کو قید کر
چشمِ گلشن کو دکھا آئینہ امن و امان

لے کے اک فوجِ گران پہونچا اچھے گلزار مین
انجنی نندن پہ مارے ناوکِ آتش فشان

کاہ کی صورت یون سُت نے اُکھاڑا اک درخت
فوج کو مارا کچل ڈالین لچھے کی استخوان

وہ شجر برہما کی شکتی تھا برلے اہلِ زور
تھا یہ سدھرجی کا پرسا۔ رام کا تیر روان

شمبھو کا ترسول تھا۔ بجر اندر کا۔ ارجن کا بان
بشن جی کا چکر۔ کالی جی کی تیغ خونفشان

تھا سری نرسنگھ کا ناخن۔ سری بکرم کا گرز
آتشِ سوزان۔ بلاے آسمان۔ برقِ طپان

نیشِ عقرب یا دمِ اژدر تھا یا دندانِ مار
غیرتِ خرطوم فیل و پنجہ شیر ژیان

میگھ ناد اپنے پسر کو بھر دیا راون نے حکم
جا کے بکرم کو کرے پابند زنجیر گران

تھا وہ اچھین بلتین پہونچا پے جنگ و جدل
کی سری بکرم بلی پر۔ بارشِ تیر روان

صورتِ تقدیر لڑتے تھے سری بکرم بلی
پیس ڈالین پہلوانانِ جری کی استخوان

بار کر ہمت مخالف نے نکالی برہمہ پھانس
گردنِ بکرم مین ڈالی صورتِ طوقِ گران

انجنی نندن نے سوچا مین نے گر توڑی کمند
قول برہما کا اثر جاتا رہے گا بیگمان

سو چکر یہ دیدہ و دانستہ پھندے مین پھنسے
پانو نسے لپٹی رگِ پا بنکے زنجیر گران

للاے اچھس جب سر محفل سری بجرنگ کو
دینے کو تعظیم اُٹھی راونکی شمشیر روان

کی بھبھیکن نے گذارش بار یہ ہے تیغِ فتح
پیش قاصد سیف مین کیا دم ہلانے جو زبان

حکم راون نے دیا سب اسقدر مارین اسے
خون تھوکے دیدہ تر۔ مغز اُگلدے استخوان

دستِ بدعت جب اُٹھایا مجمع شہ زور نے
انجنی نندن نے لی سر پر بلائے آسمان

میل تیور پر نہ آیا۔ بل نہ پیشانی پہ تھے
تھی وہی جرأت۔ وہی ہمت۔ وہی تاب و توان

کر چکے جب سب ستم پاسب شکل دیا راون نے حکم
دُم جلا دو اسکی۔ مثلِ رشتۂ شمع مکان

اسقدر پینیہ ہوئی بکرم بلی کی دُم مین صرف
تھا لحافِ چشم مین باقی نہ روئی کا نشان

پلپے کی قسم مین باقی یہ دو چیزین رہین
چاندنی ماہ فلک کی۔ چادرِ آب روان

جب لگائی آگ دم مین تیل صرف اتنا ہوا
پھر ہوے روشن نہ بجھ بجھکر چراغ خاندان

آتشِ دُم سے ہوے بیدم ہزارون مرد و زن
جل گئے قصرِ بھبھیکن کے سوا لاکھون مکان

آتشِ دُم کی سمندر مین سری بکرم نے گل
جانکی کے پاس آکر کی وہ کیفیت بیان

جانکی جی نے دیا چوڑامن اپنا کھول کر
انجنی نندن ہوے رخصت۔ پھر سے سو مکان

جاموںنت انگد کو لیکر رام کے درشن کیے
دے کے چوڑامن بتایا جانکی جی کا نشان

رام بولے کیون نہو۔ بکرم بلی کیا بات ہے
فرد اپنی پا مردی مین ہو زیرِ آسمان

بھبھیکن کی لنکا سے جلا وطنی

جب سُنا بکرم سے رگھبر نے سیا جی کا نشان
حکم فرمایا پئے تیاری فوجِ گران

فوجِ میمونکو مُسلح کر دیا سگریو نے
ہو گئے لیس افسرانِ لشکرِ لشکر ستان

فوج لے کر عازمِ لنکا ہوے دسرت کشور
کوہ و صحرا کر کے طے پہونچے لب بحر روان

غل مچا لنکا مین سیتا جیون آئے لیکے فوج
خوف سے لرزے سپہ سالار۔ کانپے پہلوان

شاہِ راون سے بھبھیکن نے کہا کچھ ہوش ہے
عاقبت بینی سے کام اسوقت کرنا چاہیے
بھیجنا سیتا کا لازم ہے مری دانست مین
فائدہ کیا مول لین بیٹھے بٹھائے درد سر
سُنکے یہ تقریر وہ بدکیش بولا غیظ سے
تو نہین واقف کہ مین کس درجہ اہلِ زور ہون
اگن جل - پرتھی پون چارون مطیع الحکم ہین
میرے سر دس - چار سر برہما کے شیو کے پانچ سر
یہ زوالِ عقل - یہ کم ہمتی - یہ بزدلی
کی بھبھیکن نے گذارش ہین کہان اسوقت ہوش
ہو فروغِ مہرِ طالع چار دن کی چاندنی
مجھکو ڈر ہے خواب غفلت سے نہ سو جائے نصیب
شاہ لنکا نے کہا خاموش رہ خاموش رہ
کھینچکے یہ ماری تنِ ناصح پہ لات اک زور سے
رام کے درشن کیے اُس خانمان برباد نے
قشقۂ پُرنور پیشانی پہ کھینچا رام نے
مخبرِ لنکا جو سُک سارن مہمان تھے اُسجگہ
جب ہوے اچھی طرح رسوا تب آزادی ملی
عرض کی ایسا جری لشکر کوئی دیکھا نہین

رام لچھمن لیکے آپہونچے اک انبوہِ گران
سوچ لینا چاہیے اچھی طرح سود و زیان
جوش خونریزی - حماقت - سرکشی ہے ناگہان
عاجزی سے پیش آنا چاہیے شکلِ کمان
پھر جو بات ایسی نکالی منھ سے - کاٹونگا زبان
سلب ہوتی ہے مری ہیبت سے رُوحِ آسمان
زیرِ فرمان ہین جون جم - اندر - سورج - چندرمان
فرق جب یہ ہے - تو پھر ہمسر بشر میرا کہان
یہ خیالات ایسے ایسے نسلِ انسان سے گمان
عقل کھو بیٹھے کہان - فہم و فراست ہے کہان
نقش بر آب آپ سمجھین جوہرِ تیغ روان
خوف ہے مسمار ہو جائے نہ سونیکا مکان
دور ہو - ہٹ سامنے سے روک لے بدخو زبان
ملکِ لنکا سے نکالا - غم دیا - چھینا مکان
کی جبین سائی سے حاصل دولت امن و امان
ہاتھ مین دی رام نے پھر حکمرانی کی عنان
اُنکو لشکر نے کیا پابندِ زنجیر گران
ملکِ لنکا مین شہِ راون کے پاس آئے دوان
بسکہ اک ادنےٰ سپاہی بل مین ہے پیلِ دمان

خیمۂ زرین فرش کش ہین سری سیتا رمن
سنگِ پارس سے سوا ہی جنکا سنگِ آستان

فوج کی آنکھون نہین پائی ہی بھبھیکن نے جگہ
ہر سپہ سالار کے دل مین بنا ہی میہمان

ہاتھ آئی مُلکِ لنکا کی حکومت رام سے
قدردانی سے ملا ہی خلعتِ اعزاز و شان

سیت بندہ لیلا

یون بھبھیکن سے ہوے گویا تھے جو پرسش کنان
کس طرح لشکر کرے طے منزلِ بحرِ روان

کی بھبھیکن نے گذارش۔ گر سمندر راہ دے
پار اُتر کر مُلکِ لنکا پر چڑھے فوجِ گران

رام فرشِ کاہ پر بیٹھے لبِ دریاے شور
کی برابر تین دن اپنی مرادِ دل بیان

نقش بر آب التجا و آرزوے دل ہوئی
چُپ لبِ ساحل رہے خاموش موجونکی زبان

دیکھکر بیرج ادائی خشمگین رگھبر ہوے
بحرِ آب تیر کو پُل بن گئی شاخِ کمان

خوف سے زہرا حبابِ بحر کا پانی ہوا
یون ہوا گویا برہمن بنکے بجرنے زبان

نیل و نل کی دستکاری سے جو ہو طیار پُل
ناپ ڈالے دم مین لشکر چادرِ آب روان

قدرت فضال دعا سے ایسی حاصل ہی انھین
پھول ہو جائے جو ڈالین بحر مین سنگِ گران

پہلوانِ کوہ پیکر لائے تھے پتھر اسقدر
تھا نہ آرائش کو بھی باقی پہاڑونکا نشان

نیل و نل نے ایک پل مین کردیا طیار پُل
دم مین دریا پار اُترا لشکرِ کشورستان

تھے سپہ سالار اٹھارہ پدم اس فوج مین
دشمنونکے خونکے پیاسے مثلِ خنجر خونفشان

خیمۂ زرکار مین ٹھہرے سری رگھکل دنیش
جسمین جھالر کے عوض ٹانکی گئی تھی کہکشان

آنکھ تھا خیمہ تھا جسمین تھے پڑے پلک کے
رام و لچھمن مردمک تارِ نظر تھی ڈوریان

انگد کی لنکا مین ثابت قدمی

جب سناراون نے آئی رام کی فوج گران
خنجر جرأت کو دکھلایا رخِ سنگِ فسان

حکم لشکر کو دیا تیار بہرِ جنگ ہو
خون کا دریا کرے میدان ہیجا مین روان

چست سرداران جنگی ہر قدم افسر ہوئے
بہرِ خونریزی بنی فوجِ مژہ فوجِ گران

یہ خبر سُن کر ہوا رگھناتھ جی کو یہ خیال
فائدہ کیا مفت بیجان ہون ہزارون پہلوان

بھیجا اپنی طرف سے چاہیے پیغام صلح
کیا تعجب ہم بغل ہو شاہدِ امن و امان

مشورہ کرکے پیامِ صلح لکھا رام نے
خط کو لیکر جانب لنکا ہوئے انگد روان

راستے مین ابنِ راون کو کیا ٹھوکر سے قتل
جا کے راونکو دیا محفل مین خطِ زر فشان

حاکمِ لنکا نے پڑھکر غور سے مضمونِ پند
جنگ نامہ لکھ کے پھینکا پیش پیکِ نکتہ دان

یون کہا انگد سے تجھکو رام کا کچھ ڈر نہین
نخوت ایسی یہ غرور و خود نمائی۔ الامان

کام لے انجام بینی سے ذرا آ ہوش مین
رام دم بھر مین مٹا دینگے ترا نام و نشان

کر کے آنکھین لال پیلی غیظ سے بولا عدو
دور ہو۔ لب بند کر۔ خاموش اے بے خانمان

دشت پیماؤنکے کہنے پر چلا۔ کی قاصدی
آکے چھینٹونمین ڈبویا نام اہلِ خاندان

کچھ نہین پروا خیالِ انتقام بال کی
ڈوب مر۔ کچھ کھاکے سو رہ۔ کیا لڑاتا ہے زبان

رام سے بالفرض طاقت جنگ کرنیکی نہ تھی
کیون نہ مجھسے لی کمک کے واسطے فوجِ گران

میرے منھ پر اسقدر بڑھ بڑھکے باتین مارنا
رام کی ایسی صفت یہ لنترانی۔ الامان

ٹیکے انگد نے زمین پر اپنے ہاتھ اس زور سے
تاج راون کا گرا۔ تھرائی روحِ آسمان

یون کہا گر جسطرح سر پر مین پایا بال نے
تو بھی اکدن پائے گا شہرِ خموشان مین مکان

دون کی لیتا ہی مجھسے آج۔ کیا بھولا وہ دن — بال کے زیر بغل رہتا تھا سرگرم فغان
یاد ہی کچھ کسکے سر پر روز جلتے تھے چراغ — کون ایوان سہسر آباد کا تھا شمعدان
کہکے یہ دابا قدم سے اپنے دامانِ زمین — کشورِ لنکا مین گاڑا اپنی لنکا کا نشان
شرط کی اپنی جگہ سے گر ذرا اُٹھے قدم — رام کا ناوک نہ ہرگز ہو ہم آغوش کمان
لاکھ سر پٹکا نہ اُٹھا پاؤن اہلِ زور سے — تھا قدم یا ظُلم راون کا کہ شیوجی کی کمان
ہو گیا ایسا اچل شیوجی کی مورت جسطرح — لا تجم اسطرح جیسے بھرگ کے پد کا نشان
کیکئی کی ہٹ جنک کا عہد دسرت کا بچن — رام کا عزم سفر راون کا شوقِ این و آن
جب جوانمردی نہ کام آئی کچھ اس انبوہ کی — خود چڑھا کر آستین راون جھکا مثلِ کمان
قاصدِ پامرد بولا کھینچکر پاے قوی — رام کے ہوتے قدمبوسی مری ہے رائگان
گر قدم لے رام کے حاصل ہو نقدِ سروری — سلطنت دائم رہے۔ قائم رہے نام و نشان
کہکے یہ رخصت ہوا آیا حضورِ رامچندر — نامہ راون دیا کی جملہ کیفیت بیان
تیر جوشِ برہمی پہ باڑھ رکھی رام نے — ہو گیا سینہ سپر خنجر کمر بستہ کمان

میگھناد اور لچھمن جی کی لڑائی

آنکھ ملتا جب اُٹھا سوتے سے مہرِ آسمان — لیگئے میدان مین لچھمن جی اک انبوہِ گران
نیم درشن۔ کیسری۔ رکھ راج۔ باون ساتھ تھے — نیل۔ نل ہمراہ تھے۔ بکرم بلی تھے ہمعنان
اسطرف سے میگھناد آیا مُسلح سر بکف — خنیغم افگن ساتھ تھے لاکھون۔ ہزارون پہلوان
نیچے زخمون کی آنکھون مین جگہ پانے لگے — بارشِ تیر روان کرنے لگی ہر اک کمان
برق دم تھی صورتِ خنجر سپاہِ رامچندر — فوجِ میمون تھی مثالِ فوجِ مژگان خونفشان

سیکڑون مارے پچھاڑے شل کیے۔ بیدم کیے
گھاٹ اُتارے تیغ کے ایک ایک نے لاکھون جوان

جامونت۔ دھومر۔ نیل۔ انگد۔ لکھمن۔ سگریو۔ گند
پیستے تھے گرز سے فوجِ عدو کی استخوان

نیل نل تر کھراج۔ ہاون۔ انجنی نندن۔ مکند
مارتے تھے گرز۔ بھالے۔ تیر۔ شمشیر رواں

ابنِ راون کو کیا سیدھا لکھن کے تیر نے
وقت پر آڑے نہ آئے۔ بانکے ترچھے پہلوان

ترکشون نے آنکھ پھیری۔ دم چرایا سیف نے
تیغ نے کاٹی کنائی۔ دے گئی کاندھا کمان

تیر بغلین جھانکتے تھے۔ ڈھال کا اُترا تھا مُنھ
میان تھی تلوار سے انگشتِ حیرت در دہان

دلمین کٹ کر رہ گئی فرطِ خجالت سے کمند
مارے غیرت کے نہ اُٹھتا تھا سرِ گرزِ گران

پیٹھ دکھلا کر جو بھاگے دشمنِ سینہ سپر
رام کے پاس آئے لچھمن۔ فتح پا کر شادمان

میگھناد اور لچھمن جی کا محاربۂ خونریز اور مایا روپی جانکی کی سرتراشی

سر بکف جس دم ہوا مہر اُفق سے آسمان
لیگئے میدان مین لچھمن جی اِک انبوہِ گران

میگھناد آیا مقابل جنگجو لڑنے لگے
میان سے باہر ہوئے خنجر۔ چلے گرزِ گران

زخم کھا کھا کر عدو کی فوج کام آنے لگی
بحرِ خون ہونے لگا میدان۔ ہیجا مین رواں

تیغِ میمون نے اُڑایا چٹکیون پر تیر کو
ناوک اُنگلی پر نچاتی تھی مخالف کی کمان

جب لکھن ہاتھون مین شمشیرِ ظفر لینے لگے
میگھناد آگے بڑھا مستِ مئے تاب و توان

سحر سازی سے ہوئے واقف سری لچھمن جتی
ناوکِ جادو شکن سے حک کیے حرفِ گمان

خانۂ نیرنگ و افسون کو ملایا خاک مین
دشمنون کے سر پہ نازل کی بلائے آسمان

مُور چا چھینا۔ زبانِ تیر چٹکی سے ملی
تیغ کو بیدم کیا۔ توڑا سرِ گرزِ گران

دامنِ شمشیر دان تھے پردۂ چشمِ عدو
تھے اُدھر موے مژہ ناوک پے چشمِ کمان

منہ نہ یہ اعدا کا تھا آتے جو تلوار ونکے منہ
دم نہ تھا یہ دم جو لیتے زیرِ خنجر پہلوان

تیغ سے تھی دامنِ اغیار کی نیچی نگاہ
ناوکون کے سامنے ہوتی نہ تھی چشمِ کمان

گریۂ اعدا پہ زخمِ خونفشان ہنسنے لگے
بنگئی اشکِ ندامت آبِ سوفار و سنان

پیٹھ ڈھالون نے دکھائی۔ پھر گیا قوسون کا منہ
زنگ سمجھے مورچے کو تیر و تیغِ خون فشان

الغرض اعدا ہوئے پسپا نہ کھائے مُنہ پہ زخم
رام کے پاس آیا واپس لشکرِ کشور ستان

لچھمن جی پر شکتی بان کا وار

جب خمار آلودہ دیکھی چشمِ مہر آسمان
رام نے بھیجی برائے جنگ فوجِ جانستان

سونپ کر لچھمن جتی کو یون کہا بجرنگ سے
ہر گھڑی رہنا سپر بنکر لچھمن کے ہمعنان

شاہِ لنکا سے ہوا یون حرف زن وان میگناد
آج ہمدوشِ عروسِ فتح ہو لنکا یہان

رونق افروز آپ ہون چلکر عروجِ بام پر
گردنِ اعدا پہ دیکھین بُرّشِ تیغِ روان

الغرض طرفین کے لشکر سوئے میدان گئے
تیر برسانے لگے ابرِ کمان سے پہلوان

اپنا رنگ ایسا جمایا لڑکے فوجِ رام نے
سیکڑونکی جان لی۔ بیدم کئے لاکھون جوان

ایک کو جھٹکا دیا۔ ٹکا جھپٹ کر ایک کو
ایک کو تلوار ماری۔ ایک کو گرزِ گران

ایک کو ٹھوکر سے مارا ایک کا چاٹا لہو
ایک پر خنجر لگایا ایک پر ضربِ سنان

طفلِ اشک آسا ہزارونکو ملایا خاک مین
سیکڑون بسمل کئے۔ لاکھون کو چھوڑا نیمجان

جان بلب کوئی۔ دم اٹکا تھا کسیکی آنکھ مین
کچھ سسکتے تھے کوئی نالان تھا کوئی تھا طپان

جب نظر آئے شہِ لنکا کو آثارِ شکست
سُوئے لچھمن اپنا شکتی بان مارا ناگہان

انجنی سُت نے جو مارا اک طمانچہ زور سے ۔ تیر نے آباد کی پھر جاکے آغوشِ کمان

کی مشیت سے خطا۔ جسوقت شکتی بان نے ۔ تیز کی راون نے برھما جی پہ شمشیرِ زبان

یون سری نارد سے برھما جی ہوئے گرمِ سخن ۔ وہ کرو حکمت کہ شکتی کی ہو جسمین کسرِ شان

نارد آئے رزمگہ مین ہر بھجن گانے لگے ۔ جنکو سُنکر وجد مین تھے جزو و کُل پیر و جوان

پا کے غافل سب کو پھر راون نے مارا اپنا تیر ۔ کھا کے غش لچھمن گرے زائل ہوئی تاب و توان

انجنی سُت لائے لچھمن کو حضورِ رامچندر ۔ آئے بسمل کی عیادت کے لیے پیر و جوان

مچگیا کہرام۔ ہر سُو۔ رام چلّانے لگے ۔ ہر سپہ سالار کی آنکھوں سے آنسو تھے روان

رام کہتے تھے اُٹھو لچھمن۔ نہ دو تکلیفِ ہجر ۔ وقتِ مشکل اسقدر بے اعتنائی الامان

ساتھ آئے تھے نہ جسمین مجھکو ہو رنجِ سفر ۔ چھوڑے جاتے ہو مجھے تنہا مصیبت مین کہان

باپ مَن چھوٹے۔ وطن چھوٹا سری سیتا چھٹین ۔ تم جو تھے وہ بھی ہوئے ہو نذرِ قہرِ آسمان

تم تو جاتے ہو۔ کہو سیتا ملین گی کسطرح ۔ جان چھوڑیگا مری کیونکر گروہِ سرکشان

تاج بخشی عہد پیمائی کی صورت کون ہے ۔ یاد ہو کچھ۔ مین نے کیا دی بھبھیکن کو زبان

مُنہ سمترا کو دکھاؤنگا کہو کس شکل سے ۔ کیا کہینگے مجھکو تنہا دیکھکر اہلِ جہان

کیا مری صورت سے نفرت ہے جو آنکھین بند ہین ۔ بولنا کیا مجھسے چھوڑا بند کیون کی ہے زبان

تمپہ مین صدقے۔ بس اُٹھکر میرے آنسو پونچھ دو ۔ تھک گئی ہے شدتِ فریاد سے میری زبان

واہ کیا قدرت ہے جگ کو جو چھڑالے گراہ سے ۔ جسکی نافِ پاک برھما کو کرے کُل سے عیان

جورِ آتش سے بچائے جان جو پہلاد کی ۔ خاکِ پا جسکی سِلا کو ہو سفوفِ حفظِ جان

جو جلائے سات سات آرام جان مُحی الدین ۔ بال کو جو دینے والا ہو حیاتِ جاودان

وہ لکھن کے واسطے روئے اُسی کی شان ہے ۔ ورنہ کیسا فکرِ غم۔ کیسی الم کی داستان

سچ جو پوچھو تھے امرت آنسو وہی بہر مریض — تھی سجیون مور لچھمن کو وہی آہ و فغان
کی ببھیکن نے گذارش ہو سکینا اک طبیب — وہ اگر آئے تو جیئگا ہو مریض نیمجان
پوچھکر نام و نشان بکرم بلی راہی ہوے — ملک لنکا سے اُٹھا لائے سکینا کا مکان
دیکھکر نبض اسطرح بولا وہ نباض اجل — بسمل مضطر فقط ہے رات بھر کا میہمان
رات بھر مین گر سجیون مور دوناگر سے آئے — زخم کے آنسو نچھین مٹ جائے ایذائے نہان
جب گئے بکرم بلی بوٹی کو لینے کے لیے — اس خبر سے آگہی راون نے پائی ناگہان
روبروے کال نیم آیا کہا کچھ فکر کر — انجنی سُت کو نہ جانے دے سر کوہ گران
اُس ستمگر نے جمایا سحر انگیزی کا رنگ — کوہ کو بخشی ضیاے آفتاب آسمان
بنکے شکل مُن کتھا پڑھنے لگا بھگوان کی — جسکو سُنکر وجد مین تھا فتنہ پرداز آسمان
دامن کہسار پر بکرم نے جب رکھا قدم — فرش کین آنکھین مخالف نے براے میہمان
پیاس کی شدت سے تھے بکرم بلی کے ہونٹھ خشک — جا کے دیکھا چہرۂ آئینۂ بحر روان
ایک مچھلی پاے اقدس کھینچکر پران ہوئی — جانب گردون گئی بنکر زن غنچہ دہان
عرض کی نیرنگ کا ہی کارخانہ دشت مین — چھوٹنے پائے نہ نادانی کے ہاتھون سے عنان
سُنکے یہ بکرم نے مفسد کو ملایا خاک مین — زلف کے مانند رکھا دوش پر کوہ گران
دلمین دھیان آیا کہ آج اظہار طاقت کیجیے — لیچلے چل کر اودھ مین بھرت جی کا امتحان
سوچکر یہ جب ہوے رونق دہ ملک اودھ — یہ بھرت نے دیکھا انھین اوج ہوا پر ناگہان
شک ہوا پیدا کہ یہ کوئی عدوے رام ہے — کوہ لیجا کر چلے ڈالے نہ انبوہ گران
اس گمان سے فوراً اک تیر پر خس سر کیا — جسکے صدمے سے گرے بکرم بلی نالہ کنان
شدت ایذا سے لب پر تھی شکایت درد کی — رام جی کا نام تھا تعویذ بازوے زبان

رام کا نامِ مبارک سُنکے پوچھا بھرت نے
کون تم ہو۔ کسجگہ رہتے ہو۔ کیون آئے یہان

حال بکرم نے کہا آغاز سے انجام تک
وجہ کی کوہِ فلک پایہ کے لانیکی بیان

بھرت جی بولے کہ بیٹھو اُٹھکے میرے تیر پر
جسجگہ جانا ہو۔ مین تم بھر مین پہونچادون وہان

جب سری بکرم بلی نے تیر پہ رکھا قدم
گو وہ کو کرنے لگی خالی بھرت جی کی کمان

مانعِ اظہارِ طاقت انجنی نندن ہوے
عرض کی یہ سب بناوٹ تھی براے امتحان

تھکے یہ لیکے سکینا کو سجیون مور دی
جس سے لچھمن جی نے پائی دولت عمر روان

خوش ہوے پیر و جوان خرد و کلان شادان ہوے
رکھکے آئے انجنی سُت شت مین کوہِ گران

کمبھ کرن کی موت

جب سُنا راون نے جی اُٹھا مریضِ نیمجان
کار پردازانِ شاہی سے ہوا گوہر فشان

عقل آرائی کرو۔ کیونکر ظفر قبضے مین ہو
سُرخرو کسِ شکل سے ہون تیغِ خونفشان

حرف ون وابستہ دامانِ دولت یون ہوے
کمبھ کرن کی ذات سے یہ ملک ہے دار الامان

خواب شش مہ سے جو وہ جاگے تو جاگ اُٹھے نصیب
طیش کھاتے ہی کرے فوجِ عدو کو نوش جان

سُنکے یہ راون نے مشکل سے کیا بیدار اُسے
جملہ رُوداد ابتدا سے انتہا تک کی بیان

کمبھ کرن بولا حماقت دیدہ و دانستہ کی
جانکی جی سے کیا آباد کیون اپنا مکان

مادرِ گیتی کا گہوارہ کیا خالی عبث
بیوقوفی کی۔ ملاکے خاک مین لاکھون جوان

مُفت مین اپنی بگاڑی بات تو نے حیف ہے
عقل دوڑائی نہ کچھ۔ سوچا نہ کچھ سود و زیان

عرض کی راون نے ہان بیشک خطا سرزد ہوئی
لیکن اب ہو جائیگی مُنہ پھیرنے سے کسرِ شان

تجکو میری آبرو اسوقت رکھنا چاہیے
وقتِ مشکل دے مدد رکھ آبروے خاندان

کہکے یہ باتین ہوئے دونون شریکِ بزمِ عیش
رات بھر کی نوش دونون نے شرابِ ارغوان

صبح نے ٹانکی کرن جب شملۂ خورشید مین
کمبھکرن میدان مین پہونچا لیکے انبوہِ گران

چشمِ فوجِ رام نے نظروین جب تیغ لا اُسے
اُٹھ گیا فرشِ زمین سے پلّۂ ہفت آسمان

دشت خارستان بنا برسائے یہ لچھمن نے تیر
ڈوبے اعدا ایسا برسا آبِ تیغِ اصفہان

بیجان لاکھون عدو ہر خرس و میمون نے کیے
ہر سپہ سالار نے مارے ہزارون پہلوان

کمبھکرن کے سر پہ آپہونچی۔ جو خنجر لیکے فتح
سب پہ کی نازل بلائے ضربتِ گرزِ گران

خونِ میمون اپنے ہاتھون مین ملا مہندی کی طرح
مُنہ مین جھونکے خرس و بندر دانتون سے چبائے استخوان

سیکڑون ٹھوکر سے مارے شل کیے بیدم کیے
ناخنون سے نوچکر زخمی کیے لاکھون جوان

گرز مارے دوڑ کر جب انگد و سگریو نے
لیچلا اُنکو بغل مین داب کر سوئے مکان

دیکھکر یہ حال چھپّا صورتِ پوشاکِ نیل
جس سے مثلِ سنگ جسم اُسکا ہوا آتش فشان

آگ جب بھڑکی ہوئے آزاد قیدیِ بغل
ناک پر تلوار پھیری۔ کان پر سیفِ روان

شاہِ راون نے جو دیکھی آتش افشانیِ جسم
آگ ہوکر کی نگاہِ قہر سوئے آسمان

اندر کانپ اُٹھے۔ جون سہمے۔ برن تھرّا گئے
آبِ باران سے مٹائی آتشِ جسمِ جوان

غم ہوا دیکھے عدو نے جب کٹے بینی و گوش
دلمین سوچا۔ جانبری کی آرزو ہے رائگان

سوچکر یہ پھر بڑا اتنا ہوا مانندِ پیل
کھائے کچھ کچھ مُنہ مین جھونکے کچھ کچل ڈالے جوان

تنگ ہوکر سرفروشون نے مچایا شور و غل
لے مہاراج ادھراج اب دیکھیے نقدِ امان

رام آئے کمبھکرن پر سر کیا فی الفور تیر
سر اُڑا لیکن رہا جسمِ فلک پیکر روان

اور اک تیرِ روان مارا اسی رگھبیر نے
انجنی نندن نے پھینکا دشت سے جسمِ گران

جو بچے راچھس وہ بھاگے جی چُرا کر جنگ سے

رامچند آئے مظفر شاد کام و شادمان

میگھناد کا قتل

جب سنی راون نے مرگِ کمبھ کرن کی داستان
جامۂ صبر و تحمل کی اُڑائین دھجیان

برہمی سے خاک پر ٹپکے ہزارون طفل اشک
شدتِ درد جدائی سے رہا شب بر تپان

میگھناد آیا گذارش کی ہے ذکر غم فضول
دیجیے دل کو تسلی کیجیے ضبطِ فغان

لینے جاتا ہون عوض مین کمبھ کرن کا رام سے
خونبہا لینے کو ہے تیار شمشیرِ روان

کھکے یہ کرنے گیا دان جگ حصول فتح کو
دی بھبھیکن نے خبر اسباب کی سب کو یہان

انجنی نندن گئے۔ برہم کیا سامانِ جگ
نیمجان دربان کیے۔ مارے ہزارون پاسبان

طیش کھا کر میگھناد اُٹھا۔ نہ لایا تابِ ضبط
پھر خونریزی گیا لے کر سیاہ پہلوان

نامور اُٹھنے لگے۔ تیر و تبر چلنے لگے
دشمنو نکے مارنے کو تن سے گئے گرز گران

جسمِ اعدا مین جگہ پائی سلاحِ جنگ نے
تیغ ابرو بن گئی۔ موئے مژہ تیر روان

لب لبِ سوفار۔ سر گرز گران۔ گیسو کمند
ہو گیا سینہ سپر۔ آغوش ترکش۔ قد کمان

ابنِ راون نے کیے سر ایسے اثر دار تیر
بن گئی پائے سپہ کو سانپ زنجیر گران

نخلِ صندل سے تھے نظر مین مارِ پیچیدہ سے جسم
تھا ہر اک شہزور پر شیوجی کی مورتکا گمان

ابنِ راونکو شہِ خمر سان نے پھینکا سو قلعہ
تیر سے لاکھون اُجاڑے آشیانِ مرغِ جان

اندرجی کے حکم سے آئے گرڑ میدان مین
اژدہے کھا کھا کے فوجِ رام کو بخشی امان

تھی جو غالب بیہُشی تاثیرِ سم سے فوج پر
چارہ سو کرنے لگا امرت کی بارش آسمان

سب دلاور خوابِ غفلت سے یکایک جاگ اُٹھے
مچ گیا شورِ مسرت۔ خوش ہوئے پیر و جوان

ابن اُون خوابِ غفلت سے ہوا بیدار اُدھر
لشکرِ میمون بنایا جادوئے نیرنگ سے
فوج سحر انگیز فوجِ رام سے لڑنے لگی
کاٹتی تھی تیغ یا تو نہین رہ گردن کشی
بدعتِ دستِ عدو سے جب ہوا لشکر تنگ
سر ہوا دشمن اُڑا سر بند آنکھین ہو گئین
ہاتھ جب آیا سلوچن کے وہ دست دستگیر
سر پھنسا پنجے مین کسکے تو ہوا کیونکر قلم
داغ اگر میرے لباسِ پارسائی مین نہین
یون ہوا محو رقم دستِ عدو سے سر بکف
...اکل پر خار مین چودہ برس سے ہین مقیم
...مگی نے ہاتھ اُٹھایا مین نے اُنکے ظلم سے
...ل یہ پڑھکر سلوچن آئی فوجِ رام مین
...م بولے رحم کھا کر اُس کے حالِ زار پر
...ض کی نا روئے پائیگا جو پھر یہ زندگی
...ت ورنا بود ہو جائین گے نخلِ زندگی
...لے یہ تقریر سمجھے رازِ پنہان رامچندر
...م کی صورت سر غو زیر خندان ہو اگر
سنکے یہ بولی سلوچن اُس سرِ ناپاک سے

سر کشی کے واسطے آیا سوئے میدان فوان
زور ور پیدا کیئے ہم کلۂ شیر ژیان
ڈھال تلوار و نسے کاٹی تیر سے شاخِ کمان
ہاتھ اُٹھتے ہی نہ تھے گویا سر حلق و میان
سر کیا لچھمن جتی نے ایک تیرِ جانستان
ایک ہاتھ اُڑ کر حصارِ زین پہونچا ناگہان
یون ہوئی پرسانِ حالِ زار سر گرم فغان
کس قوی بازو نے توڑا رشتۂ عمرِ روان
مجکو دستاویز لکھدے صورتِ کلکِ روان
ہین جو لچھمن جی معین و دستگیر بیکسان
دل نہین ہی مبتلائے خواہش وصلِ بتان
سر مقید ہی میانِ لشکرِ کشورستان
سر طلب کرکے ستی ہونے کی خواہش کی بیان
دلمین ہی دون اسکے شوہر کو حیاتِ جاودان
زنگ آلودہ نہ ہوگا خنجرِ روحِ روان
بوستانِ دہر ہو جائیگا پامالِ خزان
دیکھے سر اسطرح سائل سے ہوئے گوہر فشان
ہو یقین دلکو ترا شوہر یہی ہی بیگمان
پارسا گر ہون تو ہنس دے صورتِ برقِ طپان

جب نہ سرِ خندان ہوا یون حسرت و غم گُل ہوئی
بیوقوفی کی گنوائی مُفت تو نے اپنی جان

تیری ہمت پست کی تھی گر کسی نے وقت جنگ
کیون نہ کی میرے پدر سے آرزوے دل بیان

سیس جی ہم بھر مین کرتے دشمنِ جانی کو پست
جانبِ ملکِ عدم کرتے روانہ کاروان

سُنکے یہ تقریر سر ہنسنے لگا مانند گُل
یون ہوا اکشافِ رمزِ مخفی و رازِ نہان

جبکا لچھمن نام ہی وہ سیس کے اوتار ہین
میرا قاتل ہی انھین کا ناوکِ آتش فشان

الغرض یہ سُنکے۔ سر لیکر سرِ دریا گئی
جل کے خاکستر ہوئی وہ عورتِ ابرو کمان

راون کی لڑائی

جب چلے تیرِ شعاعِ آفتابِ آسمان
راونِ شہ زور نے تیار کی فوجِ گران

افسرِ لشکر نہنگِ قلزمِ پیکار تھے
تھا پلنگِ بیشۂ زور آزمائی ہر جوان

اژدہا ور۔ کوہ پیکر۔ پیلتن۔ ضیغم شکار
سر بکف۔ صفدر۔ قوی بازو۔ دلاور پہلوان

اسطرف سے انگد و سگریو و بجرنگی گئے
نیل۔ نل۔ باون رکھب پہونچے لیے گرزِ گران

چڑھکے راجا اندر کے رتھ پر گئے رام و لچھن
پیش و پس تھے جان نثاران قوی ہیکل دوان

اردلی مین پایمردی تھی۔ خواصی مین ظفر
ہمت و جُرأت جلو مین۔ فتح و نُصرت ہمعنان

سیکڑون راچھس ہوئے کُشتہ لچھن کے تیر سے
رام نے مارے ہزارون۔ مردِ میدان پہلوان

تیراندازی صف آرائی مین سب مشغول تھے
جوہرِ مردانگی کرتے تھے زور آور عیان

کاٹتے تھے یون زبانِ تیغ سے گردنکو خصم
بات جیسے کاٹ دیتی ہی مخاطب کی زبان

ہاتھ کو کرتے تھے خون آلودہ مہندی کی طرح
سُرخ کر دیتے تھے یون مونھونکو جیسے رنگِ پان

سر کٹا کر کاٹتی تھی۔ فوجِ دشمن راہِ زیست
وقتِ بد کاٹے نہ کٹتا تھا۔ یہ تھا دردِ نہان



راون کي لڙائي اور اُسکا خاتمه

حاکمِ لنکا برس پڑتا تھا اہلِ زور پر
اوجھل آنکھوں سے۔ نظر کے آگے۔ بینائی سے دور
آگ سے انکو بنایا۔ دکش پر جاپت کا جگ
سُرمہ کر ڈالیں صفیں نکرم بلی کے گرز نے
آنچ جو سہتے تھے تلوار دنگی ٹھنڈے ہوگئے
ہوگئی پیشِ نظر تصویر لنکا داہ کی
غیرتِ موئے سرِ آتش کرن سورج کی تھی
آتش گل کیطرح کردی گل آتش رام نے
سب کو محفوظ آگ سے رکھا سمندر کی طرح
آتشِ رنگِ حنا کیطرح سرد آتش ہوئی۔
سربکف لڑتے رہے یونھیں برابر تین دن
فوج افسون ساز اُدھر اونکو دیتی تھی کمک
تیغ سے نیچا دکھاتے تھے جوان خم ٹھونک کر
بل نکل جاتا تھا دم مین۔ بل کی لیتی تھی جو سیف
رام کا ناوک جو گھستا تھا عدو کی فوج مین
دم لبِ شمشیر پر تھا اسقدر غالب تھا خوف
تھی نہ جسم دامنِ پرچم کو رعشہ سے نجات
حشر یہ برپا مخالف نے کیا روز سوم
صورتِ کوہِ گران میدان مین کی آتش فنی

تھا کبھی کوندھا۔ کبھی بادل۔ کبھی برقِ طپان
ظاہر و گُم۔ غائب و موجود۔ مخفی و عیان
جل گئے جنمین ستی کیطرح لاکھون پہلوان
نامدار ونکا مِٹایا نیل نے نام و نشان
شعلہ خو تھے آگ پر سیماب کی صورت طپان
پھر رہا تھا سامنے آنکھونکے ہولی کا سمان
صورتِ اسپند تھا آتش سے نالان آسمان
آگ کو پانی بنی آبِ لبِ تیرِ روان
فوج کو جلنے سے دی پہلاد کی صورت امان
ہوگئے شعلے شرر کیطرح نظروں سے نہان
خوب تیغِ سرفروشی کے ہم ہوئے جوہر عیان
چھینتا تھا مورچا لڑ کر ادھر تیرِ روان
فوجِ دشمن مین اُٹھاتے تھے جو سر گرزِ گران
سینے ہو جاتے تھے تنتے تھے جو تیرِ دُشمنان
تھی کڑی دِل کی۔ مگر مُنھ پھیر لیتی تھی کمان
الامان صد الامان۔ کہتی تھی خنجر کی زبان
کانپتی تھی سیفِ پُرخم تھرتھراتی تھی کمان
تیرِ خونی کو کیا مثلِ چنار آتش فشان
آگ برسائی وغا مین بنکے مہرِ آسمان

سیرِ برفستان دکھائی فصلِ سرما کی طرح
دی سری لچھمن کو شکتی بان سے ایذائے زخم
آگ کی فی النار آبِ تیر سے رگھناتھ نے
قوتِ بازو کو صحت دی سجیون مُور سے
ہوش مین آکر سری لچھمن ہوے پھر محوِ جنگ
فوجِ دشمن مین نہ کوئی رہ سکا ثابت قدم
مُنھ کی کھاکر۔ تو کدم میدان سے بھاگے عدو

برف برسا کر بنایا دشت کو کوہِ گران
سحر سے سب پر کیا رازِ توانائی عیان
برف کو دکھلائی سرگرمیِ مہرِ آسمان
فوجِ دشمن کُش کو بخشا خلعتِ امن و امان
اِختتلو بولا لبِ خاموش سے تیرِ روان
پانْوں انگد کا بنے پا مرد و گردن کُش یہان
واپس آئی فوجِ فاتح۔ شادکام و شادمان

راون کا خاتمہ

تھی شکستِ فاش سے دلمین جو ایذائے نہان
جا بنے۔ جگ سے۔ ہُون بنے تر سے چاہی کمک
یان بھبھیکن نے جو دی شغلِ عبادت کی خبر
حاکمِ لنکا کو پٹکا۔ جگ کو رکھا نا تمام
بل پڑے غصے سے لچھمن کی جبین پر گل کی طرح
دشمن آیا رزمگہ مین اینڈتا مانندِ پیل
جلوہ گر تھا اپنی فوجِ بے عدد مین اسطرح
سینہ پل جاک فرمایا سری رگھبیر نے
حکم فرمایا محبت سے بھبھیکن کے لیے
لُطف اُٹھائے تاجپوشی کے مزے آرام سے

مندر مین پوجا کو بیٹھا راون محشر نشان
دیوتاؤن سے دعا مانگی برائے حفظِ جان
انجنی نندن گئے مندر کی چومی آستان
نیجان دربان کیے مارے پچھاڑے پاسبان
انجنی نندن ہوئے نظروں سے مثلِ بُو نہان
طیش مین آ کے بہروپ اصورتِ شیرِ ژیان
حلقۂ مژگان مین جیسے مردمِ چشمِ بتان
بند کردی آمد و رفتِ گروہِ سرکشان
شوق ہمراہی کو سمجھے پیروی را اُلگان
بندگانِ خلق کو رکھے کرم سے شادمان



راج گدی

کی بھبھیکن نے گذارش یہ کبھی ممکن نہین
ہو قدمبوسی قدس سے بہار جاودان

مین نہ جیتے جی قدم چھوڑونگا مہندی کیطرح
تخت شاہی ہو مجھے دولتسرا کی آستان

عرض اہل آرزو منظور کی رگھناتھ نے
رایت لشکر کو دکھلائے اجودھیا کے نشان

بھرت کو بکرم نے تشریف آوری کی دی خبر
نسخۂ صحت لکھا بہر مریض نیمجان

اشک سرجو کے بجھے ٹھنڈا ہوا موجونکا دل
کھل گئی قسمت اجودھیا کی ہوئی ٹھنڈی خزان

پنج بھولا جان آئی بھرت جی کی جان مین
ستروہن خرم ہوے۔ ہر ایک رانی شادمان

راج گدی

جب نوید آمد آمد سے ہوا دل شادمان
پیشوائی کو بھرت الٰہی ہوے عشرت کنان

تھین سمترا کیکئی کوشلیا سکھپال مین
ستروہن جی تھے سوار ہودج پیل دمان

جملہ جو شباش اودھ ارکان دولت ساتھ تھے
تھا روانہ کاروان طفل و پیر و جوان

دو کچھ چل کر نظر آئی سواری رام کی
سرزمین شہر نے پایا عروج آسمان

بھرت قدمو پر گرے زلف حسینان کیطرح
پائونکے بوسے لیے بنکر حنائے بوستان

ستروہن نے کی بغل گیری جنیو کی طرح
سب جھکے پرنام کرنے کیلیے مثل کمان

شوق پابوسی کو عالمگیر پاکر رام نے
کین ہزارون صورتین اعجاز قدرت سے عیان

کی بغل گیری ملے ہر ایک سے ہولی کیطرح
دامن الفت سے پوچھے اشک اہل خاندان

گھر مین آئے کھل گئی قسمت در و دیوار کی
بن گئے زیب و صفا گلدستۂ طاق مکان

کین بیان خدمات غمخواری سری بجرنگ کی
خسرو لنکا بھبھیکن کی سنائی داستان

الغرض کل خیر خواہونکی بیاں کی سرگذشت
ذکر غمخواری رفاقت تندہی نام و نشان

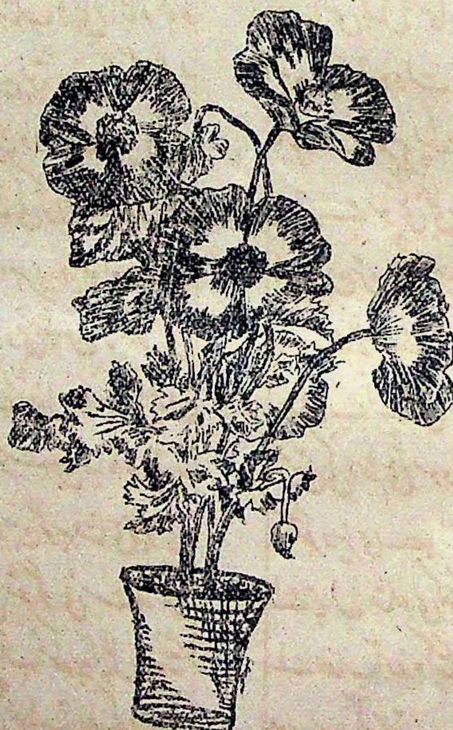
شب بسر کی شرکتِ بزمِ سرود و رقص میں
تختِ گردوں پر جو بیٹھا شاہِ اقلیمِ اُفق
تختِ شاہی نے قدم چومے گُہر پاروں کی طرح
پیش کی وابستگانِ امنِ دولت نے نذر
خلعت و انعام پائے جُملہ خاص و عام نے
قفل ٹوٹا دستِ بخشش سے درِ خیرات کا
جا بجا موجود ہیں ابتک وہی آثارِ جود
خاک سے گلشن میں ہوتا ہے زرِ گُل کا ظہور
اشرفی زر سے بھرا ہے دامنِ طاؤسِ باغ
پہنے ہے زنجیر سونے کی کرن سے مہرِ چرخ
کان قابض ہے جواہر پر دفینوں پر زمین
جب ہوئی میعاد پوری جشنِ عالمگیر کی
ملکداری میں ہوئے مشغول راجہ رامچندر
آفتابِ نفع سے روشن کیا ماہِ ضرر
بس بس اے دُرجِ دہن گوہر فشانی ہو چکی
اے کلیدِ فکر قفلِ شعر گوئی بند کر
اے عروسِ ناطقہ اب مُنہ پہ آنچل چھوڑ دے
ہاتھ اُٹھا اے کلکِ رنگیں اب دُعا کے واسطے
کر گذارش ماہتابِ آبرو بڑھتا رہے

کی ضیائے رُخ سے روشن چشمِ ماہِ آسمان
رام نے رکھا سرِ اقدس پہ تاجِ زر فشان
چترِ زر سورج سے بنکر سر پہ گھوما آسمان
چرخ نے ہدیہ کیے ماہ و قمر کے ارمغان
گوہر و یاقوت و الماس و زر و لعلِ گران
گو کُچھ برسیں ہیں ظاہر ہیں یہ گنجِ نہان
ہیں اُسی بذل و سخا کے آج تک ملتے نشان
ہیں خزانے دولتِ فوّارہائے بوستان
بارِ زر سے خم ہے پشتِ ماہیِ بحرِ روان
برق ہے سونے کی بجلی بہرِ گوشِ آسمان
ماہیِ پیچان بن گئے ہیں مالکِ گنجِ نہان
رام سے رخصت ہوئے سب اہلِ شوکت میہمان
عدل سے رہنے لگی ساری رعایا شادمان
قیمتی کی اشرفی سود سے جیبِ زیان
آ شکر ریزی سے باز اے طوطیِ طبعِ روان
اے چراغِ شاعری کبتک رہیگا گلفشان
اے عقابِ آرزو کبتک ہوائے آسمان
ہو سری رگھناتھ جی سے طالبِ امن و امان
سُرخرو رکھے اُفق کو آفتابِ روح و جان

رکھے سیتا کی نچھاور اشرفی بوٹی کی جیب	آفتابِ صدقہ کی ہو چراغ خاندان
وردِ لب، وردِ زبان، وردِ دہن ہر نام ہو	ہو یہ رامائن پسند خلق و مرغوب جہان

گر قلم بند اے اتق اب مصرعِ تاریخ سال
رام رگھو اکل گیت۔ رگھوکل بھان رگھوکل چندرما

سنہ ۱۸۸۵



رام لیلا کا نظارہ

رام کے نام سے آرام کی صورت دیکھی
دیدۂ دل نے جو اس نام کی صولت دیکھی

آنکھ سے عزّت و اکرام کی صورت دیکھی
چشمِ باطن نے سری رام کی صورت دیکھی

دفع ہو رنج اگر لب پہ رکار آجائے
حکمت ملجائے زبان پر جو مکار آجائے

جو بشر کرتا ہے سیتا کا لقب وردِ زبان
منہ سے نکلا جو رمان پورے ہوئے سب ارمان

زخمِ دل سیتا ہی مٹاتی ہے ادائے پنہان
دستِ رحمت سے سیتا نے سیا چاکِ دامان

جانکی جی کا جہان نام زبان پر آیا
جان کی خیر ہوئی مقصدِ دل بر آیا

پاپ ان ناموں کے رٹ لینے سے کٹ جاتا ہے
ٹاٹ افلاک و فلاکت کا الٹ جاتا ہے

پاٹھ سے پاٹ یم رنج کا گھٹ جاتا ہے
آ کے جراج سر ہلے سے پلٹ جاتا ہے

نام ان ناموں سے رہتا نہیں بدبختی کا
نام مٹ جاتا ہے تشویش و غم و سختی کا

دل پھڑک اُٹھا جہان رام کی چھب بانکی دیکھی
دوش پر زینتِ شاہانہ کمان کی دیکھی

کھلین آنکھین جو وہ چھب آنکھ نے بانکی دیکھی
سُرمگین چشم مین تصویر رمان کی دیکھی

سانولے رنگ مین چہرے کی چمک ملتی ہے
ابر مین روشنیٔ برق فلک ملتی ہے

ضو فشان راج سنگھاسن پہ عقیق و الماس
شتر ہاسن اور بھرت قوت بازو چپ و راس

مسندِ زر پہ تھا چھپتر مکلل اجلاس
جانکی بائین طرف پہنے عروسانہ لباس

مور چھل سر پہ لکھمن آٹھ پہر جھلتے ہین
سر پہ چتر رنگ مہابیر چنور جھلتے ہین

جانکی جی کے لیے فرش پلک رہتی ہے
رخِ پرنور مین کندن کی دمک رہتی ہے

ہر بنا گوش مین کنڈل کی جھلک رہتی ہے
چاند سورج مین کفِ پا کی چمک رہتی ہے

منفعل چاند سدا شو کے تلک سے دیکھا
جسنے دیکھا اُسے خورشید کے شک سے دیکھا

ہے مبارک وہ بشر جسنے یہ چھب دیکھی ہے
آنکھ سے میمنتِ نام لقب دیکھی ہے

خوبیٔ چشمِ سیہ سُرخیٔ لب دیکھی ہے
رام آئے ہین نظر شے کوئی جب دیکھی ہے

غم دنیا غم فردا غم عصیان نہ رہا
دیوتا ہو گیا انسان کہ وہ انسان نہ رہا

مندرون مین یہی چھب اہل نظر دیکھتے ہین
سنگ مین نورِ ازل جائے شرر دیکھتے ہین

یون نزاکار کو ساکار بشر دیکھتے ہین
اس طرف رام کو صورت کو ادھر دیکھتے ہین

چشم دل کو وہی تصویر نظر آتی ہے

سامنے صورت رگھبیر نظر آتی ہے

کبھی گہوارے مین رگھبر کو مچلتے دیکھا
کبھی صحرا مین کبھی گھٹنیون چلتے دیکھا
کبھی مان باپ کی آغوش مین پلتے دیکھا
سر اعدا کبھی قدمون سے کچلتے دیکھا

کبھی تو گھمنڈ دھنش کے لیے رکھتا تھے ملے
کبھی تنہا ملے سیتا کے کبھی ساتھ ملے

کیا کہین چشم تصوّر جو سمان دیکھتی ہے
شیش کے پھن پہ کبھی جلوہ کنان دیکھتی ہے
رام ملتے ہین جدھر اور جہان دیکھتی ہے
کبھی دل مین کبھی قربِ رگِ جان دیکھتی ہے

کبھی مُورت مین وہی موہنی مورت دیکھی
کبھی آنکھون مین وہی سانولی صورت دیکھی

اس تصور کا نظر نے جو نظارہ دیکھا
آنکھ نے صدقِ عقیدت کا اشارہ دیکھا
اوج پر خوبیِ قسمت کا ستارہ دیکھا
پہلے جو دیکھا تھا جلوہ وہ دوبارہ دیکھا

اے آفق رام کے کسطرح فضائل ہون بیان
شیس جی سے بھی نہ رگھبر کے خصائل ہون بیان

جلوے کے جو تریتا مین نظر عالم کو
نل کو سگریو کو انگد کو بتری بکرم کو
شیو کو سنکادک نارد کو زنِ گوتم کو
رام لیلا نے وہی آج دکھائے ہم کو

دیوتون کے جو سروپ اسمین نظر آتے ہین
پریم کے اشک ہر اک آنکھ مین بھر آتے ہین

ہر طرف دورِ تریتا کی ہوا آتی ہے
محفلِ اندر سے آوازِ غنا آتی ہے
ہفت افلاک سے جے جے کی صدا آتی ہے
پانون چھونے کو پون سُت کے صبا آتی ہے

جنم دسرتھ کا سپھل ہو گیا تپ کے پھل سے
عقدہ حل ہو گیا قدرت کا جنک کے ہل سے

مدسے اون کے مظالم کی جو گذری تعداد
چھیر ساگر پہ گئو بن کے گئی - کی فریاد
پرتھوی سے نہ اُٹھا کوہِ جفاؤ بیداد
بشن جی کی نظرِ رحم سے چاہی امداد

ہوا الہام نہ گھبراؤ مین جسم لیتا ہون
جنم اجودھیا کے مہاراج کے گھر لیتا ہون

ہوئی رگھرائے شرنگی کی ریاضت اکسیر
عالم افروز ہوئے مثل مہ و مہرِ منیر
راجہ دسرت کی مہارانیون نے کھائی کھیر
شترہن - بھرت لکھمن اور سیاپت رگھبیر

دھرم مین چار عناصر کے یہی بانی ہین
چار ویدان کے لیے محو ثنا خوانی ہین

مچ گئی دھوم زمانے مین کہ اوتار ہوا
نظر افروزِ جہان زورِ پرانوار ہوا
ذات سے ہے جسکی ترا کار وہ ساکار ہوا
جو تھا وہ جرعہ کشِ شربتِ دیدار ہوا

آسمان بدلا زمین بدلی - زمانہ بدلا
ہوا تبدیل مکان - صاحب خانہ بدلا

جگمگا اُٹھا کفِ پا کی ضیا سے رنواس
طُرفہ تھے کھیل کلیل اور عجب راس بلاس
ہوا بیکنٹھ اودھ دیش اجودھیا کیلاش
دیوتا رہتے تھے حاضر پئے خدمت چپ و راس

خلق کی آنکھ کے پردے تھے بچھونے انکے
چاند سورج تھے لڑکپن مین کھلونے انکے

علم پڑھکر جو یہ استاد و نکے اُستاد ہوئے
پھول اُٹھے دلمین سری گادھسون شاد ہوئے

راجہ دسرت سے ملے شاکیِ بیداد ہوے
طالبِ رام و لچھمن سائلِ امداد ہوے

سرِ تسلیم شہنشہ کو جھکانا ہی پڑا
رِکھ کے ہمراہ لچھمن رام کو جانا ہی پڑا

جگیہ کرتے تھے جو رِکھ گادھ سُون شام و پگاہ
آکے نِرچ کرتے تھے دُکھ دیتے تھے ماریچ و سباہ
تاڑکا جلتی تھی کر دیتی تھی سامان تباہ
تھا امان کا کوئی رستہ نہ کوئی امن کی راہ

کاٹ کرتی تھی زبان تیغِ ستمگاری کی
رِکھ کو منظور تھی یاداشِ دل آزاری کی

بن مین آکر کیا جگ لیکے سری بشن کا نام
سُن کے دوڑے آلے وہین مچ گیا ہنگامۂ عام
ہوے لچھمن جو نگہبان تو محافظ ہوے رام
رام نے تیر سے ہر اک کا کیا کام تمام

جو کوئی آگیا زد پر ہوا بکسر در گرا
اُڑکے ماریچ فقط قعرِ یم شور گرا

اندنون دھوم دھنش جگ کی جنکپور مین تھی
ہوسِ عقد دلِ قیصر و فغفور مین تھی
روشنیِ رُخِ سیتا سے پُرنور مین تھی
قوس توڑین یہ سمائی دلِ مغرور مین تھی

گادھ سُت نے جو سُنا عزمِ جنکپور کیا
ساتھ رگھبیر و لچھمن کے سفرِ دور کیا

رام کا چشمۂ قدرت تھا سفر مین جاری
پہونچے متھلا تو سوئمبر کی ملی تیاری
خاک مین راہ کفِ پا سے اہلیا تاری
آئی دیدار کو دوڑی ہوئی خلقت ساری

باغ مین اُلفتِ سیتا ہوئی چار آنکھون سے
دونون دیکھا کیے جلوون کو ہزار آنکھون سے

جب سوئمبر ہوا۔ ہر کھنڈ سے مہپال آئے
ایسے مستِ مئے زور ایسے قوی بال آئے
دیوتا آئے سلاطین خوش اقبال آئے
پاؤں رکھدیں جو سرِ خاک تو بھونچال آئے
لیکن اندازۂ گرانیٔ کمان مل نہ سکا
لاکھ ہل ہل کے کیا زور دھنک ہل نہ سکا

پانی پانی ہوئے سب شرم سے قسمت پھوٹی
ہوش اُڑے پست ہوا حوصلہ ہمت ٹوٹی
زرد رُخ ہو گئے چہرے پہ ہوائی چھوٹی
دھاک مٹی میں ملی کُھل گئی شیخی جھوٹی
سری متھلیش کا اس ننگ سے جی چھوٹ گیا
ہمتیں ٹوٹی ہوئی دیکھ کے دل ٹوٹ گیا

کرب جی غصّہ سے سلاطین زرہ پوش پہ تُف
دست و بازو پہ ہنر زور اور تن و توش پہ تُف
مجمعِ زور ور و جبر و ہوش پہ تُف
ہمت و حوصلہ و عزم پہ تُف جوش پہ تُف
منہ دکھانے کی کسی کو کوئی صورت نہ رہی
چوڑیاں ٹوٹ گئیں مونچھ کی غیرت نہ رہی

تاب اِن باتوں کی آئی نہ سری لچھمن کو
تمتماہٹ نے کیا سُرخ رُخِ روشن کو
بشن کا جگر ملا۔ قہر بھری چتون کو
نہ رُکا جوش اُٹھے چھوڑ کے سنگھاسن کو
بولے متھلیش کا یہ منہ ہے کہ یوں آئے منہ
میری طاقت ابھی دیکھے تو اُتر جائے منہ

دم وہ ہے کوہ اُلٹ جائیں جو ٹکر دوں میں
ٹھیک کچھ دیر نہ ہو۔ ہوش جنگ کر دوں میں
تہ و بالا طبقِ خاک و فلک کر دوں میں
سارے برہمانڈ میں اس قوس کو چکر دوں میں
رام نے غیظ کم کر کے اشارہ روکا

نہ دکھانے دیا محشر کا نظارہ روکا

خود بخود کوشک کے اشارے سے سر رام اٹھے
پھر تعظیم مہاراجہ عظام اٹھے
کہ کے مرشد کو لب عجز سے پرنام اٹھے
دست محلات دعا و نکو لب بام اٹھے

رام کے زور سے شہزور دھنکا جی چھوٹ گیا
دست نازک سے اٹھاتے ہی دھنک ٹوٹ گیا

آنکھ نیچی ہوئی راجون کو سری گھر سے
آئین بجنے کی صدائین لب ہفت اختر سے
اگ شمس سہم گئے۔ کانپ اٹھے بھاگے ڈر سے
دوندبھی بجنے لگی پھول فلک سے برسے

جانکی جی کی عیان خوبی اقبال ہوئی
رام کے زیب گلو۔ ہاتھ کی جیمال ہوئی

سن کے یہ حال سر بزم پرسرام آئے
سب پہ غراتے ہوے صورت ضرغام آئے
آکے یون۔ موت کا جسطرح سے پیغام آئے
مثل شامت صفت گردش ایام آئے

بولے دل آج مرا تونے جنک توڑ دیا
سچ بتا۔ کس نے سداشیو کا دھنک توڑ دیا

شعلے چہرہ پہ حرارت سے بھڑک اٹھتے تھے
صاعقے ہاتھ کے پرسے مین چمک اٹھتے تھے
چشم پر قہر مین انگارے دہک اٹھتے تھے
منھ مین جو آتا تھا بیساختہ بک اٹھتے تھے

خوف ہر ایک کی گم نبض کیے دیتا تھا
طنطنہ روح جنک قبض کیے دیتا تھا

جرأت و زور مین جو فرد تھا یکتا تھا
تھرتھری جسم مین تھی جان نہ تھی سکتا تھا
خوف سے کوئی ذرا سانس نہ لے سکتا تھا
سب کے رخ ڈھیلے تھے اک ایک کا منھ تکتا تھا

بولتا تھا نہ کوئی بزم مین خاموشی تھی
چشم پوشی تھی۔ نظر پوشی تھی۔ رُوپوشی تھی

تیر بپھرا تھا جسے صرف لکھن نے ٹوکا
بولے۔ جر ٹینکا نہین ٹوٹا دھنک اب شیو کا
چھتری جوش نہ رُکے سے رُکا گو روکا
سامنا خوب ہوا یونہی غرض ان دو کا

بات مین بات نکل آتی تھی تکرارین تھین
میان سے نکلی ہوئین دونو کی تلوارین تھین

میٹھی باتون مین لکھن زہر اُگل دیتے تھے
اور کبھی اینٹھی ہوئی رسی کو بل دیتے تھے
بات کرتے ہی جگر چٹکی سے مل دیتے تھے
رنگِ تقریر ظرافت سے بدل دیتے تھے

ہوے معترضِ سخن مُنھ کو جو کھلتے دیکھا
تڑپے میان مین پرسے کو جو تُلتے دیکھا

آتشِ قہر سے دل ہر رگ و پے جلتی تھی
لاکھ دال اپنی گلاتے تھے نہین گلتی تھی
بس نہ تھا۔ بات بنانے کو انی ٹلتی تھی
پیچ لچھمن کا تھا ایسا کہ نہ کچھ چلتی تھی

دل مین کانٹے کی طرح بول کھٹک جاتا تھا
جسم مین زہر تبسم سے چھٹک جاتا تھا

رنگ بگڑا ہوا رگھبر نے جو دیکھا بھالا
آنے والی جو بلا سر پہ تھی اُس کو ٹالا
آتشِ خشم کے گل کرنے کو پانی ڈالا
یون پرسرام سے بولے کہ جنابِ والا

اب دھنک ٹوٹ چکا۔ عفو خطا ہو کہ نہ ہو
سرِ تسلیم ہے خم حکم سزا ہو کہ نہ ہو

دل پہ اس فقرہ تہذیب نے جادو ڈالا
حلم نے چشمِ حقیقت کا مٹایا جالا

بولے یوں دیکھے دھنک قوس قزح سے اعلیٰ
یہ جو چڑھ جائے تو ہوں قائلِ ذات والا

رام نے چلہ چڑھانے ہی دھنک تان لیا
بشن کا روپ پرسرام نے پہچان لیا

تب نظارۂ انوار نہ دم بھر آئی
راجہ دسرت کی پھر اُمیدِ دلی بر آئی
گئے جنگل میں صفت رام کی لب پر آئی
رام بیاہے گئے چھوٹی سی بہو گھر آئی

پھیر ساگر کا اجدھیا میں سمان دیکھ لیا
گھر میں نورِ قدمِ بشن درمان دیکھ لیا

بعدہ چرخِ ستمگر نے ستمگاری کی
ٹھہری جب رام کے اعزازِ جانداری کی
سری رگھناتھ نے بن باس کی تیاری کی
دفعتہ چھائی دلِ کیکئی پر تاریکی

روئی پیٹی کہ سری بھرت کو کل راج ملے
رام بن باس کریں اور انھیں تاج ملے

طیبِ خاطر سے سری رام کو تھا دھرم کا پاس
نہ ہوا رنج نہ کچھ فکر نہ کچھ ڈر نہ ہراس
کیکئی کا کیا شکوہ کے عوض شکر و سپاس
دل سے منظور کیا چودہ برس کا بن باس

ستعد دشت نوردی سے جو رگھناتھ ہوئے
جانکی جی ہوئیں ہمراہ لچھمن ساتھ ہوئے

سنگ دکھلا گیا مہراجہ دسرت کو سر پہ
جب ہوئے روز عزا ختم ہوا بھرت ملاپ
طائرِ جان غمِ فرقت سے اُڑا آپ سے آپ
رانیاں مِلتی تھیں رگھناتھ سے کر کر کے بلاپ

رشیتیں سن کے گھر بن سے نہ رگھبر پلٹے
بھرت بھائی کی کھڑاؤں کو لیے گھر پلٹے

جابجا رام نے کی سیر بھرے جنگل مین — جنم کھیوٹ کا کیا جا کے سپھل اک پل مین
بھگت کا پایا مزہ سیوری کے جھوٹے پھل مین — میزبان بن گئے رُکھ من گئے جس استھل مین

بعدہ پنچ وٹی جا کے اقامت رکھی
صید و گلگشت کی تفریح سے رغبت رکھی

سپ نکھا بھیس بدل کر پے شادی آئی — دیکھا زہرہ نے تو چار آنکھ نہ کی۔ شرمائی
فعلِ گستاخ سے ناراض ہوئے رگھرائی — کاٹ لی ناک لکھن نے نہ ذرا تاب آئی

رن مین لے آئی اجل گھیر کے کھر دوکھن کو
رام نے قتل کیا تیر سے ہر دشمن کو

حال راون نے سنا جب تو چڑھا جن سر پر — بل پڑے صورتِ گیسوے حسین تیور پر
ہاتھ ڈالا نہ گیا تیغِ ظفر پیکر پر — آکے وارد ہوا ماریچ دیت سے کے در پر

لا کے فقرے سے بیابان مین چرایا اُس کو
سحر و افسون سے کپٹ مرگ بنایا اُس کو

کی جو پیشِ نظر آہوے صبا کی رفتار — رام خود تیر و کمان لے کے اُٹھے بہرِ شکار
دُور بھاگا جو ہرن۔ موت ہوئی سر پہ سواُ — چیخ اُٹھا یون۔ جگر ایسا ہوا ناوک سے فگار

آ لچھمن کہ روان روح ہوئی جاتی ہے
صلب جانِ تنِ مجروح ہوئی جاتی ہے

سری لچھمن نے بہت جانے سے انکار کیا — جانکی جی نے نہ مانا مگر اصرار کیا
گئے لچھمن تو فلک نے جگر افگار کیا — بے منڈھے بیل دشانن کی چڑھی وار کیا

نہ ڈرا کچھ سری لچھمن کو نہ گھرائی کو

یعنے راون ۱۲

لے اُڑا فقرے سے چکمے سے سیا مائی کو

لیکے صید آئے لچھمن رام تو روئے بلکے
چور کی فکر مین ارمان نکلے دل کے
جان اُڑی رہ گیا سینہ مین کلیجہ ہل کے
ہر طرف آنکھ نے دوڑائے گھوڑے تِل کے

عزت دشت فزون برہنہ پائی سے ہوئی
بڑھے آگے تو ملاقات جٹائی سے ہوئی

رام کا بھگت تہ دل سے یہ مشتِ پر تھا
جب گئے رام تو بیتاب تھا یہ مضطر تھا
دل رمان پہ تھا فدا بشن کا دلمین گھر تھا
جسم سے جان نکلنے کو تھی حال ابتر تھا

رام سے بولا کہ قدمون پہ فدا ہوتا ہون
لئے سیتا ہدفِ تیر قضا ہوتا ہون

لے کے لنکیش جو سیتا کو ادھر سے گذرا
بڑھا اِس درجہ ہم شک کہ سر سے گذرا
وہ ہوا غم نہ جو اِس سن مین نظر سے گذرا
مین لڑا خوب مگر تیر جگر سے گذرا

یہ کہا ہی تھا کہ پل مارتے دم ٹوٹ گیا
رُوح سُرپُر مین گئی جسم یہین چھُوٹ گیا

کر کے کرپا کرم آگے بڑھے رگھبر رنجور
بال کے خوف سے سگریو یہان تھا مستور
ہوا افزون شرفِ بادیہ پیما پور
زیر فرمان تھے کرورون سے زیادہ لنگور

دیکھکر رام کو پابوس مہا بیر ہوے
داخل برج شرف اختر تقدیر ہوے

رو برو رام کے جب نامۂ اعمال ہوا
شاہ سگریو کے قبضے مین زر و مال ہوا
ہدفِ تیر اجل بال قوی بال ہوا
چودھوین رات کا چاند اختر اقبال ہوا

حسن خدمت سے مہابیر سرافراز ہوے
فیض طاعت سے مشرف ہوے ممتاز ہوے

خدمت رام جو بجرنگ نے کی۔ موزون کی
فوج راون کی جو سنگی جو اچھے نے چُون کی

گئے سیتا کی خبر لینے تو لنکا پھونکی
مار کر سب کو ندی رن مین بہادی خون کی

رام کے پاس سیتا جی کی نشانی لائے
سندھ کو پھاند کے پیغام زبانی لائے

دل بھبھیکن کا ہوا بھائی سے جل کر گولا
شہر لنکا پہ سر رام نے دھاوا بولا

رام سے مل کے سبھل کر لیا اپنا چولا
قلزم شور کا پل باندھ کے رستہ کھولا

فوج پار اُتری تو انگد گئے فہمائش کو
آگ مین جھونکا عدو نے مگر آسائش کو

اب لڑائی چھڑی رن سور ہوے مار ہوئی
گرز پر گرز چلے۔ تیرون کی بوچھار ہوئی

مورچے بندھ گئے حملے ہوے پیکار ہوئی
بارش آب دم خنجر خونخوار ہوئی

چولین ڈھیلی ہوئین میدان مین لنکا بھرکی
جب ہوا رام کے لشکر نے لڑائی سر کی

ایک دن تاک کے راون نے جو شکتی ماری
رام کی آنکھ سے غم مین ہوے آنسو جاری

سری لچھمن کے لگا زخم۔ ہوا غش طاری
فوج تھی جو الم مائل آہ و زاری

اُٹھے بجرنگ سکھینا کو اُسی دم لائے
بید کو لائے نہین۔ زخم کا مرہم لائے

بید کو لائے سجیون بھی ہم شب لائے

مرض غم کے لیے دارو ئے مطلب لائے

سبکو حیرت تھی کب آئے گئے کب کب لائے ۔ غرض اچھا ہوا بیمار دوا جب لائے

سر پہ منیھ کلپ لتا منیھ کا برسانے لگی
اندر کے لوک سے جے جے کی صدا آنے لگی

بھڑے شیر و نسے غرض تین مہینے جب شیر ۔ لڑے جی توڑ کے منھ جوڑ کے مردان دلیر
طبق خاک جوانون کے لہو سے ہوا اسیر ۔ جو زبردست تھے وہ رام لکھن سے ہوئے زیر

کمھ کرن قتل ہوا۔ سر پہ قیامت آئی
جان دی رن مین۔ جو میگھ ناد کی شامت آئی

آخری رنگ مین شامت جو گھری راون کی ۔ قسمت اُلٹی ہوئی۔ کوڑی نہ پھری راون کی
کر کری ہو گئی تلوار گری راون کی ۔ رام کا تیر لگا۔ لاش گری راون کی

اندر جی پھول کلپ برکش سے برسانے لگے
دیو گندھرب سری رام کا جش گانے لگے

شہر لنکا کی بھبھیکن نے حکومت پائی ۔ رام سیتا سے ملے۔ فتح نے شہرت پائی
سری وکرم نے سرافرازی خدمت پائی ۔ خیر مقدم کی اودھ والون نے عزت پائی

راج گدی سے افق رام مہاراج ہوے
تاجپوشی ہوئی۔ سرتاجونکے سرتاج ہوے

سری رام ستُت

کہت جو من لچھمن رمن رگھبر کے گن گاؤن
دھیوت ہیں گھٹ گھٹ کو سری بکرم ہنومان

دیت ہیں دھور کی رینکا سری سیتا کے پاؤن
رام کے چرنامرت سے جیبھ کرت اسنان

جے جے جے پربھو انتر جامی
سیتا پت کوشلیا نندن
بھرت شتر ہن لچھمن کے بھائی
پرمانند۔ بھگت سب بھئے ہاری
رگھو کل کمل۔ جانکی بھوکھن
دیانند۔ دانی۔ گن ساگر
نرگن تیگن۔ دھرم برت دھاری
جن بھنجن پر جن سکھدائی
کریٹ مکٹ۔ شیش کنڈل سوہے
راجو نین۔ کمل دل پلکین
شش ملین مکھ چھپ کے آگے
کیبل انوپ۔ چرتر انوکھے
ٹیک سیاہ۔ تاڑکا ماری
شیو دھنش توڑ کر دینو
لیلا کینہی شمبھو جو بھاکہی

جے سری رامچندر جی سوامی
دسرت کنور جگت پت ماما
نربھے اٹل۔ اچل بلدائی
شتر دمن۔ کل تیج۔ جگ پاون
پاپ دہن۔ راون کل دوکھن
دین بندھو۔ ایشر۔ سکھدائیک
شیو چینتک شبھ گن۔ شبھ کاری
شیام روپ پنکج لوچن
چندن تلک بھال من موہے
کومل گات منوہر بانی
چپک دیکھ رب سیتل لاگے
راچھس ہنسے۔ نشاچر مارے
گوتم نار اہلیا تاری
جنک کماری بیاہ گرہ لائے
دسرت بچن مات ہٹ راکھی

جے رگھبر دس کندھ نکندن
سم درسی دِیہ بیدہ ندہ داتا
تربھون بدت۔ جگت ہتکاری
سب گھٹ باسی جگ من بھاون
جگ لوچن۔ شولوک ادہ جاگر
سرنایک گندھرب سہایک
رگھنندن۔ رگھبر رگھورائی
بھوبھے۔ شوک دوکھ دکھ موچن
کنچت کیش کپل دو اور الکین
مرگ شاوک سم درشٹ سیانی
ادبھت لیلا۔ سب گن چوکھے
بسوامتر کے شترو مارے
سیاپت مات بچن رکھ لینو
سیتا رمن۔ رام کہلائے
بن بسائے بکرم کو چلینا

لنکا نرپ بھبھیکن کینھا
رُدر۔ بیج۔ اُمان۔ برھمانی
نرنکار۔ نرو وشن نرنجن
رامائن سُکھ بھن پانی
پھل بھنگ جہان لیت بسیرا
رام کتھا کیسہ پھلواری
منہت جاہ سُرمن پُن دھارا
ملت سبے پھل رام لچھمن کا
رامچندر کے درشن پاوے
اُفق آپ کا شبھ گن گایک

لیلا دیکھ سُرن من ہرکھا
ہوئی اک پچن کہت یہی بانی
رام نام شکھ سپنج ورد وا
کہت ہرے سیارام اوانی
رام بھگت شکھ دیپک باتی
بھگتن چت ہنساون ہاری
رام کتھا سُندر کرتاری
ترگنی سُوا پڑ ہاوت گنگا
بجے بجے رگھپت اودھ نواسی
کیجے دیا جگت سُکھ دایک
کیوٹ سم پد درشن دیجے

کبھی سُر برکیش شُمن کی برکھا
رام ہین دُکھ بھنجن من رنجن
لیت جا سورس من مدہ کرودا
رام پریم ترواد عک گھنیرا
بجے بھوشوک پتنگ جراتی
رگھبر بھجن سمدر اُپارا
چت بال بھلاون ہاری
یہ استُت جو چت دھر گاوے
سیا من من جگت گھٹ باسی
جم جگراج ٹیرسن لیجے

ہوسری لچھمن گھاٹ گھٹ سیتا منگل پان
دینھ ہوئے جٹر نگ گدھ کوٹھارام استھان

سری جانکی استُت

بکرم گن جل من ہو کُش کھدیپ پتنگ
سامچرن سب کل ہوے سیاپد چندر چکور

لچھمن پریم مدھ منکا بھگت انج بھرنگ
گاون سیتا اگم گُن سیس نائے کرجوڑ

بجے بجے سری جنک کشوری
دیو نار پہ یہ پرم سینی
مکوکل من جاترگ سواتی

رنج کھ چندر چکور چکوری
جنک جیوتر سمن سو با سُو
کوشلیش کل دیپک باتی

جنک بنس بھوشن بیدیہی
رامچندر رگھ چندر پر کاسُو
پربھو بام انگ جنک کی جائی

لوکُش مات جگت کی مائی
رب کے چند ر بدن گج گامن
بھرت لکھن رپ دمن اُر باسی
راجو مکر کمل مرگ نینی
رامچند ر لوچن مرگ ہرنی
سیندور سوہے مانگ بیچ کیسے
سُر سا بدن پون ست پیٹھے
بھوہن بیچ ناسکا سُہائی
عرول سنو ہر مدھر سہانی
الک شرون باج دل جرنگا
مکھ ٹھور رہین دہن کینان
جنک راج سکھ سمپت دینہی
ہری سدا شیو دہن گنھائی
کوشلیش رنواس سہائین
رہین رام پد بیچ ہست لاگی
بھین ہنومت آوکپ اُرباسی
کال بیش مار و مہر اپن
سیا الم اگنت گن وھلد سی
سیاجہت رامائن ٹیکا

جنک سونبس سندیپک جوتی
رگھبر شیام روپ لکھن دامن
بھان بنس درگ منجل انجن
رام پریم ساگر جسل سینی
دیہ دیت کومل ات گوری
کارن بیچ لال آہ جیسے
للت للاٹ ابان چھپ چھان
لیئے دھن کھنڈ ٹھاڑ ہ گھوائی
بیندی بھال آہن دمن جوتی
پلک بلوچن دیپ پتنگا
کیسر تلک گور من بھے
لیلا اگم بید ہ بدہ کینہی
پرگٹ کینہ بدہنا کر لیکھ
رامچند ر جیون کہلائین
ہر بکھن کشرائی جینی
کمبھ کرن راون کُل ناسی
ہوئی اک جیبہ کہت بچ کنیان
برھا بشن شمبھو سبہ کاری
سیا بھگت سندر کرتاری

رگھو برجیت سیپ کرموتی
لچھمین روپ رما چھپ راسی
رام برند جیت دشمن بھنجن
دُکھ ہرنی نشبھ کرنی کرنی
کوٹ گمان شیو بھار س بوری
جیبھ نکار سیین جن بیٹھے
نکھت چند لسان دیپک دامن
کُوکُل سر نگ سنکھ یک بانی
مدن اَرن دشنن بھے سوتی
کمل نین لیون لوچن تینان
شنکر چند ر چوڑ جم سوہے
دیکھی رام پریم پر بھوتائی
شیو دہن رام بانھ بل دیکھا
پیت برت دھرم کینہ بڑھاگی
لنکا جائے باسنا کینہی
کالی روپ دھرو جگ پاون
سرسوتی سارد گرنیان
سیا نام جیون سیا پی کا
رام بھجن اور سنگت کاری

سیا بجن گت سُرجیت ہرنی
رام کرپا سُرتر پھل چاکھے
جے سری سیتا جنک کُماری
لچھمن چت سیپ کر سواتی

رگھوپت شردن مرگ بس کرنی
ہے دُکھ دُوکھ بھو بھے تیاگی
پیا اُٹھ ٹکر نہارن ہاری
مین توچر نامرت کو بھوکھا

جو سیا پد پنکج اُر راکھے
نرسُر روپ ہوے بڑ بھاگی
رگھوکل کمل پریم مدھ ماتی
ترکھا ویت ہون دیہ پیو کھا

کرو بسرام داس من ماہین
ہوے اجودھیا اُفق من اور کو ٹھا کاس

بجا نو موہ لوکش کی ناہین
نین چکیر ساگر بے چت رام رنواس

رام دُہائی

رام کی دہائی - سری کرشن کی دہائی

لے اوتار تارے بھار - مہ جب گروائی
دھلے شمبھو دھنک توڑ و سیتا ہر کھائی
تاری گوتم کی نار چرن رج اوڑائی
درشن دے ساکشات سری گھر جائی
برکھت جل برج بچایو - ہاتھ گرا اُٹھائی
دروپدی کی لاج راکھی چیر ات بڑھائی
بہت سندھ جل اتھاہ گج لیو بچائی
کوبری کو روپ دیو پد کمل چھوائی
ماری بھرگ اور لات پگ دے دبائی
تارے بدا آدبھکت - مہا جن گائی

ہرے نمت بھگتی کا ہ ناتھ پہ بھوتائی
سورج سود ہرت ناہین کاہے رگھورائی
ہم دُکھ نہین جات کاہے پد رج سرنائی
ٹھنڈی کاہے ہری ہیر پد کمل لگائی
ہر دبھار تاہین اُٹھت : بن ہر کنہائی
ہری لاج جات دیکھ سر لاج نہین آئی
ہری شدھ پران ناتھ کاہے بسرائی
کاہے ہم سورت ملین چرن چت لائی
ہم ایرادھ چھمانہ ہوت سیس پد نوائی
اُفق کرت گُن بکھان کاہے دُکھ پائی



رامائن لاونی

من نیچ لے سیاپت نام جگت سکھدائی
رگھونندن رگھوکل کیت رام رگھورائی

تارن سمت مین چیت ماس جب آیو
بھیو نچھتر پُنربس جوگ سوکرم سُہایو
بھئی شبھ تتھ نومی شکل پکش من بھایو
لے اودھ جنم بیراٹ روپ درسایو

بھئے لکھن بھرت شترگھن پران پریہ بھائی

بن سے سری بشوامتر منیشر گیانی
بھیجے کوشلیا دھیش جوڑ جگ پانی
دسرت گھر آئے رام جنم پہچانی
نج کتھا کہی رگھ چہی اُر دل ہانی

لیوگون بھون لے لکھن رام دو بھائی

رگھ رائے تپوبن جائے جگیہ کیو بھاری
مار بچھیپ کیوانت تاڑکا ماری
پربھوکینہی کر لے دھنش بان رکھواری
بنو سینا سہت سباہ اہلیا تاری

دیو جنک راج کو درس جنک پر جائی

دیکھے کوٹن مہیپال سو نبر ماہین
پربھو اُٹھے کیسے نوکھنڈ ترن کے تائین
دھن لاکھ اُٹھاوت اُٹھت اُٹھائے ناہین
پھری جیمالا۔ دیو نار جس گائین

بھئین راجچندر رام انگ جانکی مائی

جب راج دین کو پتا بھئے ابھلاکھی
بھئے کیکئی کے ہت پتا بچن کے ساکھی

پربھو لیلا کینہی بالمیک جو بھاکھی
تج بھون گون بن کیو مات ہٹ راکھی

لے سنگ لکھن سیا سہت بسے بن جائی

پربھو کھائے بن بن کند مول پھل برسن
دیو چترکوٹ پے جائے رکھن کو درسن

بھاردواج آدک نرکھ روپ بھئے پرسن
ملے آدر سہت بالمیک منورسن

جب اندر سون گیو گریہ تاڑنا پائی

جب پنچ بٹی مین جائے کینہ پربھو ڈیرا
سن پنچ بھگنی کی ٹیر ملن دہی بیرا

کیو بنا ناسکا بدن سب نکھا کیرا
دوکھن کھر آئے دھائے رام کو گھیرا

پربھو سین سہت شر مارنے دو بھائی

جب رام سنو یہ حال اگن تن لاگی
پربھو دھائے مارو کپٹ مرگ در بھاگی

دھا یو رتھ پر چڑھ گئے روپ بیراگی
گئے لکھن سن مرگ ٹیر تراس بھئے تیاگی

ہر لیے بیدیہی اسر کپٹ بھر مائی

پربھو کھوجت سیا کو گدھ راج کو تارد
بھو چرن کمل مین لین انجنی پیارو

سبری کے پھل گھر جائے کھائے دکھ ٹارد
پربھو سگریوہ دیو راج بال کو مارد

درسن کو بانر ریچھ سین جڑ آئی

گئے بکرم سیا کی کھبر لین دش چاری
ل سیا سون باگ اجاڑ مار کلکاری

رکھبر بل پھاندے سندھ لنکنی ماری
بدھ سین لچھے کو مار لنک سب جاری

لی کھبر سیا کی رام چرن سرنائی

گئے سندھ نکٹ مہاراج ۔ سندھ پریہ دھارن
دے دیو بھبھیکن راج لنکپت تارن
سو جو جن باندھو سیت جُدھ کے کارن
چھانڈے دشکندھر دوت نام سنگ سارن

بھئی سندھ پار سب سین، دھن پربھوتائی

بھئی تین ماس ات جُدھ بان گھن برسے
لڑے اسُر مہابل بیر ریچھ بانر سے
برسے بکھد ہاری ناگ جیون دس شر سے
چلی نیکو چال نہ ایک لکھن رگھوبر سے

جب منھ آئے رندھیر پیٹھ دکھلائی

راون سے بانر ریچھ جو تہ سے ہارے
سری لچھمن جی نے بہت نشاچر مارے
بلرم نے لاکھن بیل بیر سنگھارے
پربھو نے راون سہت اسُر سب تارے

سر ہرکھے برکھے سمن بجوم گردائی

لے سیا کو پربھو گھر آئے ساج سب ساجے
سنگھاسن پے مہاراج سہت سیا راجے
چودہ دس برسے سمن بدھائے باجے
سری لکھن مور چھیل چھبلت دھمک چھب چھاجے

پربھو کرداق پر دیا کتھا جن گائی
من بچ لے سیاپت نام جگت سکھدائی

رام نام مالا

دھیان

راجت سنگھاسن پر پربھو۔ لکھن جانکی سنگ
سیس مکٹ۔ کنڈل شرون۔ تلک ماتھا اُرمال
بھنور کیش۔ بھرکُٹی کُٹل۔ راجو شاد کی نین
نیل سروہ۔ شیام تن۔ بھوشن بسن سہائین
اُر بسلے ترگن اُفق۔ یہی بانک سری رام

کھڑے بھرت اور شترگھن چنور جھلت بجرنگ
وہ زمین رکھیار چرن۔ کردھن بان بسال
شرد چندر۔ نندک بدن۔ مردل منوہر بین
کوٹ کوٹ شت چندرمان۔ شوبھا دیکھ لجائین
جیت مال لے پریم کی۔ اشٹوتر ست نام

رام نام

رگھونایک۔ رگھوکل تلک۔ رگھونندن۔ رگھوبیر
رگھورائی۔ رگھونبس مَن۔ رگھوپت۔ رگھوکل بھان
دسرت سُت۔ دسرت کنور۔ دسرت راج کشور
رب نندن۔ سیتا مگر۔ سرت روپ نردھان
رگھوبر۔ رگھوکل کیت۔ ہر۔ رگھوکل دیپک رام
کوشلیش کل چندرمان۔ سورج بنس دنیش

رگھوبنسی۔ رگھوکل کمل۔ رگھوکل ساگر نیشر
لچھمن پت۔ پدمار من۔ راون من۔ سری پران ۱۵
سیا اُر چندن۔ سیاپت۔ سیا مُکھ چندر چکور ۲۱
سورج کُل۔ دنکر تلک۔ اودھ کیت۔ سری مان ۲۸
سری پت۔ کوشلیا کنور۔ بھان بنس ابھرام ۲۵
اودھ بہاری۔ اودھ پت۔ اودھ سورج۔ اودھیش ۳۴

بال دلن ۔ راون دمن ۔ دسرت کل اجیار
سیتاپت سیتارمن ۔ سیاجیون سیاپران
سیابھوکھن ۔ سیاآبھرن ۔ کوشل راج کشور
سیانواس دسرت سون ۔ بھرت پران آدھار
رب کل من ۔ رب کل سمن ۔ سیامانگ سیندور
سیاسہاگ ۔ سیامن من ۔ کوشلیاپت نین
لوکش پت ۔ سری ماپت ۔ سریدھر ۔ رگھوکل چند
سیتامکھ سورج کمل سری مکھ دیپ پتنگ
دوکھن دوکھن ۔ کھر دمن ۔ لادن پ سری پال
گوتم تیہ داارن ہرن ۔ رامچندر بھگونت

سدا چھبیر ساگر شین ۔ جنک ستا شرنگار
اودھ چندر بکنیٹھ پت ۔ سری اجودھیا بھان
سیابلبھ ۔ سیاسیس من ۔ بشولوچن چور
اودھ نواسی ۔ سیابر ۔ سری ادھیش کمار
بیس باہو دس مکھ دمن ۔ لکھن سجیون مور
جانکیش ۔ سیاپران پریہ ۔ جنک ستا رشین
سری کوشلیاپت کنور ۔ بھرت جیو ۔ رگھونند
پدماکھ چھب چندرمرگ رمامکھ انج بھرنگ
رماکنت دسرت تنے ۔ سری سکھ دسرت لال
کملاپت ۔ کملارمن ۔ سندھ ستا پریہ کنت

رماپریم ساگر شیس سکل بشن گن کھان
سیاناتھ ۔ رگھوناتھ ۔ پربھو ۔ نارائن ۔ بھگوان

سری رام پداشٹ

بندون ان سبھ چرن کو من بساون پائون
جن چرنن کی دھور سے مٹو سلا سندیہ
جو پد رب رنجن دھرے پدم پدم کو بھیس
جن پد پد مار من کو ملی سُمدر کی تھاہ
جن چرنن پر سیس دھر تجے جٹایو پران

جن پد پنکج روپ کی پوجی بھرت کھڑاؤن
جن پد ناپے بشن پد بھوم ادر بلد ہیہ
پوجے جوکومل چرن جنک راج متھلیش
جن چرنن مہندی رچی جب بھیو سیا بواہ
پایو بھبھکن راج پد جن پد کو کر دھیان

جن پد کو دھو دُن بھئین سری پد وت گنگ
جو پد کھیوٹ دھوے کے پائے پدارتھ چار
کیو سرن جن چرن کے رام بھکت پہلاد
ولبے جو پد یین لکشمن پریت جبل مین
جن چرنن کے چھون کو باڑھ ہو جمنا نیر
جن چرنن سے کوبری بھئی روپ کی کھان
جن سندر پد پدم کی شبو بھا پدم بڑھاے
لڑکائین کی ہیں مین ٹھمک چلے جو پائون
وہی پدم ہرڈے بسین مٹین دو دکھ کلنک
پد سروج وے ہی افق سکھی رہے دن رین

رہے لکھن اور جانکی جن چرنن کے سنگ
بھئے سیوک جن چرن کے بکرم پون کمار
جن پد کی سیوا کری بھکت ادھین نکھاد
جن پد سے ٹوٹو سکٹ جو پد برج سکھ دین
جن پد درشن سے مٹی اگر سین کی پیر
پھن پے کالی ناگ کے جو پد کین نشان
دھو ون جن شبھ چرن کو شبو کے سیس سُہاے
سُکھ پایو جن چرن سے ادھ پُری نند گانون
سبے کل من پدم کی ہر پد انگ پد الھ
اُنھین پدم پد کو ہین پد پا کر دو ادین

جو ہر پد سیوک پڑھے یہ اشتت مم کرت
چرن دھو سر گیر ششی دین رگھو پد چرنا مرت

رامائن سار

دسرت گرہ لیو جنم۔ بدھ کینے سبا ہو آؤ شیو دھن سے کھنڈ کیے۔ جانکی کو بیاہو پت بچن کو کر پرمان۔ بن بسائے دُکھ نساے۔ بھپٹ مار کر پٹ مرگ۔ گدھ جٹایو داہو بکرم پد سرن آیو۔ پایو سکر یو راج۔ سُدھ جانکی کی پاے راون بدھ چیاہو جُدھ ہیت باندھ سیت۔ راون بدھ کل سمیت افق بھان نین کیت نج پرن نباہو

سیتا ہرن بارہ ماسہ

ارے دیکھوری بن رام بلاپت جنک کشوری

جیٹھ ماس ماریچ کو مار
سیا تلپھین جیسے جل بن بام
د[illegible] گئے لچھمن [illegible] اج
روودت بیتے مہینے چار
لچھمن سیا کو پائے نشان
گئے [illegible]یر برکھن لنک جرائے
بدری بارس کو بان چلائے
[illegible]گھ نا دسون باڑھو بیر
[illegible]ائن جب شُدھ مچی گھمسان
[illegible]ھائے مُرد لچھمن کو تیر
سیا بپت کھوبت رگھوبل کیت
پایو بھبھیکن لنک کو راج
[illegible]رس گئے پر سیا کے ساتھ

گدھ جٹایو گیو ادھار
آتو اساڑھ ملے ہنومان
سیا سُدھ مین ملپے مہراج
گیو لچھمن کے سنگ بسرام
مُدر لے بھئے ہنومان
پوس ماس پُل باندھو رام
راون کو دیو مکٹ گرائے
سین راون کی آئی کام
راچھس مارے رگھوکل بھان
چیت کین کرپا بھگوان
راون مار دسین سمیت
سیا سوں بھینٹے لچھمن رام
گدی پہ بیٹھے رگھناتھ

بھئے سمری گھر پاہن رام
بال کو رگھوبر مارو بان
ساون بھادون کاٹک گنوار
گر پر برکھن پر سر رام
لکھن رگھوبر کی کھبر سنائے
جائے بسایو لنکا دھام
ماگھ جھباکے انگد بیر
کمبھکرن کو تارو رام
میگھناد راچھس رن دھیر
راچھس دل کو موڑا بھان
[illegible]نے سیا کہ مین سارے کاج
ہنر بسایو اجودھیا دھام
اُفق کی پوری ہوئے گئی آس

گاوت نورس بارہ ماس

خاتمۃ الطبع از جانب کارپردازان مطبع

انمین ہے بوے حقیقی نہین گلچین چن لے | باغ جنت مین بھی یہ پھول نہ دیکھے ہو

مریجادا پرشوتم شری کشن بھگوان جی کا ہزار ہزار شکر کہ آج انکی رحمت ایزدی سے ہملوگون
نخل آرزو پھولا اور شاخ امید بار آور ہوئی عرصہ سے ہم کارپردازان مطبع کی خواہش تھی
ملک کے سرمایۂ ناز اور مشہور سخن پرداز خلد آشیان ملک الشعرا منشی دوارکاپرشاد صاحب
افق سابق مالک نظم اخبار لکھنؤ کے قلم سے نکلی ہوئی رامائن یکقافیہ (جو پیشتر ایک مرتبہ مطبع
کے اہتمام سے شائع ہو چکی ہے) دوبارہ زیور طبع سے آراستہ کرین یہ رامائن کیا ہے
گوسوامی تلسی داس اور مہرشی اور بالمیک جی کی رامائن کے چیدہ چیدہ مضامین کی ایک مختصر لڑی
ہے جسکو مصنف نے نہایت جانفشانی سے گوندھ کر ہندو دنیا مین پیش کیا ہے یہ رامائن
مرادیف اور قوافی کی پابندی۔ الفاظ کی شستگی۔ بندش محاورہ اور حسن شاعری کا ایک
مجموعہ ہے خاصکر مصنف نے سری بھگوان رامچندر کے سراپے کو نہایت خوبی سے کھینچا ہے
جسکے پڑھنے سے دل پر سچدانند پرم برمھ پرماتما کا اصلی جلال و جمال پیش نظر ہو جاتا ہی غرض
یہ کتاب لاجواب ہے زیادہ تعریف فضول۔ خوبی کے لیے مشہور مصنف کا خود ہی نام شاہد ہے
آج وہ روز عشرت اندوز آیا کہ یہ رامائن ہمارے مطبع منشی نولکشور لکھنؤ مین
بابو منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ مطبع کے حسن انتظام سے بماہ نومبر ۱۹۱۴ع نہایت
ٹھاٹ باٹ سے شایع ہو کر ہدیہ شائقین ہوتی ہے اور ہم رام چرتر۔ رام پریمیون اور رام بھگتون
کے لیے بطور مخزن سرور حقیقی پیش کرتے ہین بقول شخصے

بک جاتے ہین ہم آپ متاع سخن کے ساتھ | لیکن معیار طبع خریدار دیکھکر

اعلان۔ حق تصنیف بحق مطبع ہذا محفوظ ہی کوئی صاحب طبع نفرمائین جتنی جلدین درکار ہون مطبع سے طلب کرین